کوئی اور ماوفزار استعمال نہین کیا گیا۔ فوتو نمین شگاف کراکے خصیہ نکالے گئے اور فقط ہاتھسے اینٹھکر
توڑ دیئے گئے۔ اور بعدازان سادہ صاف پانی سے اسکروٹم کو دھو دیا گیا اور روزمرہ دو دفعہ صاف
پانی سے دھوکر کاربالک آئیل سے ڈریس کرنا شروع کیا۔ پانچوین روز بجائے دو وقت کے
فقط ایک وقت ڈریس کرنے پر اکتفا کیا۔ ۲ ہفتہ کے اندر بیل اچھا ہوگیا۔ تجربہ سے
ثابت ہوا ہے کہ جو اینٹی سپٹک اور ڈس انفکٹنٹ لوشن میلے خراب پانی سے طیار کیا
جاوے اور اُسے بہت سی بے پروائی اور بے قاعدگی سے استعمال کیا جاوے تو
اُسکی نسبت صاف ستھرا پانی بغیر کسی قسم کی ڈس انفیکٹنٹ ادویہ کی آمیزش کے جبکہ
احتیاط اور قاعدہ سے استعمال کیا جاوے زیادہ مفید ہی۔ اور اِسطرح پر ڈس انفیکشن کی
کوشش بالکل لاحاصل ہوتی ہی۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہوچکا ہی کہ ڈریسر کے ہاتھ کی
میلا پنی سب قسم کی انٹی سپٹک اور ڈس انفکٹنٹ ادویات و عرقیات پر غالب آکر
اپنا مضر اثر ضرور ظاہر کرتا ہے۔ اِسلیئے بڑے زور سے اِسبات کی ہدایت کی جاتی ہی
کہ جراحون اور ڈریسرون کو مریضونکی مرہم پٹی کرنیکے وقت انٹی سپٹک و ڈس
انفکٹنٹ ادویات کی نسبت اپنے ہاتھون کی صفائی اور پاکیزگی کیطرف زیادہ توجہ
ہونی چاہیئے۔ خصوصاً عمل اختہ گری اسپان کے بدنتایج مثلاً اسکرس کارڈ۔
سیکنڈری ایبسس۔ سلفنگ وغیرہ تو ضرور عامل اور ڈریس کے ہاتھ و سامان جراحی
کے میلا پنے سے واقعہ ہوتے ہین۔

(۵) مورخہ ۲۹۔ اپریل کی شام کو ایکراس بیل سفید مملوکہ سردار دیال سنگھ صاحب
مجیٹھہ سکنہ لاہور واسطے معالجے کے شفاخانہ مین لایا گیا۔ امتحان کرنے پر علامات ذیل
پائے گئے۔ نبض اسی فی منٹ حرارت جسمانی ایکسو چار ڈسمل چالیس۔ کھانا۔ جگالنا
بند۔ مُنہ آنکھ کی جھلی سُرخ۔ قدرے قبض بال کھڑے۔ مقل یعنی تھوتھنی خشک سستی
اور کمزوری۔ دَم لینے مین جلدی۔ اور ہانپنا۔ علاج مریض کو پہلے ایک فیور مکسچر

حسب ذیل دیا گیا:- نسخہ قلمی شورہ ڈیڑھ تولہ- نوشادر ۲ تولہ- لیکوار ایمونیا انیس ۲ چھٹانک -پانی- ا چھٹانک مریض کے سر پر سرد پانی مین بھگو کر پٹی لگائی گئی - پینے کے پانی مین صبح وشام سلفط آف مگنیشیا ۲ چھٹانک فی وقت کے حساب پلایا گیا - اور ۲ روز تک فیور مکسچر ۳ دفعہ یومیہ جاری رکھا - ۲ دفعہ کے مکسچر پلانے سے فیور گھٹنے لگا - اور آخر دوسرے روز حرارت اعتدال پر آگئی - بعد ازان یہ سب دوائین بند کر کے اُسے سُرخ سنکونہ بارک کا جوشاندہ ۲ دفعہ دن مین دیا گیا - مریض روح بصحت لایا خوراک کھانا و جگالنا شروع کیا تیسرے روز مریض بالکل اچھا ہوگیا اور اپنی خوراک معمولی اچھی طرح کھانے لگا اور جگالی بھی اچھی طرح کرنے لگا - اسلئے شفاخانہ سے ڈسچارج کر دیا -

( ۶ ) مسمے علیم الدین زمیندار لاہور کی گائے سُرخ بعارضہ ممائٹس بیمار ہو کر برائے معالجہ مورخہ ۲۹ - اپریل ۱۹۰۶ء کو شفاخانہ مین لائی گئی - امتحان کرنے پر معلوم ہوا کہ اگلی طرف کے دونون تھنون کے سُوراخ بند ہین اور انفنگرز یعنی سوراخون کی بالائی طرف کے چھلے متورم اور سخت مثل گلٹی کے ہو رہے ہین - اِسلئے اُن سے دودھ نہین نکالا جا سکتا - حیوانہ اور سب طرح سے تندرست ہی - پچھلے دونون تھنون سے دودھ بخوبی نکالا جا سکتا ہے - سامنے کے دونو غدود دودھ سے پُر اور پھولے ہوئے ہین اور تیسرے روز سے گائے نے بچہ دیا ہوا ہے - علاج حسب ذیل ہوا:-

پہلے باریک پروب سے دونون اگلے تھنون کے سُوراخ کھولکر آلہ ٹیٹ سائفن داخل کیا گیا گلٹی تک تو ٹیٹ سائفن بخوبی سیدھا چلا گیا لیکن وہان جا کر رُک گیا - اِس لئے کسیقدر زور سے دبا کر اُسی غدود کے تالاب شیر تک پہونچانا ضروری ہوا - لیکن اِسمین یہ احتیاط کیگئی کہ پروب اور ملک سائفن براہ راست جہان سے قدرتی سُوراخ بند اور تنگ ہو رہے ہین گذری اور نیا راستہ نہ بنا دیوی - چنانچہ ٹیٹ سائفن کو باقاعدہ ایک تھن مین داخل کیا گیا جتسے دودھ کی دھار بہنے لگی - اب اِسی طرح

دوسرے تھن مین بھی باحتیاط تمام سائیفن داخل کیا اور اُس سے بھی دودھ کی دھار جاری ہوگئی۔ مگر دودھ دیر تک بند رہنے اور جمع ہوجانے سے (اور نیز پہلے دنون کا دودھ تھا اِسلئے بھی) پیلے پیلے رنگ کا اور گاڑھا چیچپا ہو رہا تھا۔ قریب ½ گھنٹہ تک سائیفن دونون تھنون مین لگی رہی اور دودھ جاری رہا آخر دودھ کے حیوانہ خالی ہوگیا۔ سائفن نکال لئے گئے۔ غدود پر گلا سیرین آف بلاڈونہ کی مالش کی گئی اور تھن کی جڑ پر جہان گلٹی تھی اُس پر آیوڈین لیمنٹ لگا دیا اور یہ احتیاط کی گئی کہ لیمنٹ نیچے تھن پر نہ بہ جاوے۔ اِسیطرح ایک ہفتہ تک علاج جاری رکھا اور روزمرہ ۳ دفعہ سائفن سے دودھ نکالتے رہے۔ لیکن چار روز کے بعد تھنون کے سُوراخ بھی اِسقدر کشادہ ہوگئے کہ ہاتھ سے دُھنے پر بھی باریک دھار دودھ کی نکل سکتی تھی۔ جو رفتہ رفتہ سوراخ کے چوڑا اور گلٹی کے کم ہونے سے بڑہتی گئی اور چند روز اور بھی علاج جاری رکھنے سے مریضہ شفایاب ہوگئی۔ اِس قسم کے مریضون مین سب سے ضروری یہ ہی کہ آلۂ سائیفن داخل کرنیمین بہت جلدی اور سختی نکرنی چاہیئے۔ بلکہ آہستہ آہستہ غور اور صبر سے اور ہلکے ہاتھ سے داخل کرین اور روزمرہ جتنی دفعہ داخل کرین ایک ہی سُوراخ سے داخل کرین یہ نہو کہ ہر دفعہ ایک نیا چھید گلٹی کے مقام پر بنایا جاوے ورنہ اِسّے گلٹی روز بروز سخت اور متورم ہوجاویگی اور باقی تندرست تھن بھی مریض ہوجاوینگے۔

(۷) مورخہ ۳۰۔ اپریل کو ایکراس بیل سفید مملوکہ امام دین زمیندار لاہور بعارضہ اسہال مبتلا ہوکر شفاخانہ مین واسطے معالجہ کے لایا گیا۔ مالک نے بیان کیا کہ یہ بیل عرصہ تین چار ماہ سے اِس مرض مین مبتلا ہے ہر وقت پتلے پتلے دست خارج کرتا رہتا ہے۔ اور کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ کھانے مین بھی اب کسیقدر سُستی اور کمی کرتا ہی۔ دستون سے سخت ترش بدبو آتی ہی۔ اور سب طرح سے اچھا ہے۔

حسب ذیل علاج کیا:- پہلے ایک معتاد سادہ تیل کی پلائی جس سے اور بھی کھلکر اسہال جاری ہوئے - دوسرے روز نسخہ ذیل دو دفعہ دن مین دینا شروع کیا:-

| ہیراکسیس | کھریا مٹی | سوڈی بائی کارب | سفوف کوئلہ |
|---|---|---|---|
| ڈیڑھ تولہ | ۳ تولہ | ۴ ماشہ | ایک مٹھی بھر |

سب اجزا کو پانی مین گھونٹ کر اور لعاب السی مین پتلا کرکے پلا دیا گیا - تیسرے روز مریض بالکل اچھا ہوگیا - اور باوجودیکہ اُسکی خوراک وغیرہ کی بھی نگرانی اور احتیاط نہ ہوسکی - جانور گو بتندرستی کی طرح کرنے لگا -

(۸) مسمے نوردین سکنہ لاہور کی بھینس سیاہ بہت جسیم - بعارضہ ٹمپی نائیٹس یعنی نفخ شکم مین مُبتلا ہوکر مورخہ یکم مئی ۱۹۰۷ء کو برائے معالجہ شفاخانہ مین لائی گئی - مالک نے بیان کیا کہ اس جانور کو عرصہ چند روز سے یہ عارضہ ہو رہا ہے کہ جب خوراک کھا لیتی ہی تو اِسے اپھارہ چڑھ جاتا ہے اور جب خوراک ہضم ہوجاوے تو اپھارہ کم یا معدوم ہوجاتا ہے مگر دوسرے روز سے تو بہت تنگ ہو رہی ہے اور اب اس نے کھانا جگالنا بھی بند کردیا ہے - جانور کا ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اُس کا پیٹ تنا ہوا اور ریح سے بہت پھولا ہوا ہے مریضہ بہت کمزور اور اُداس نظر آتی ہے - اور معدہ مین بہت مقدار غذا کی بھی رُکی ہوئی ہے اِسلئے پہلے ایک خوراک متحرک نسخہ کی دیکر بعدازان جلاب دیا - نسخہ

| کھانے کا نمک | سلفٹ آف مگنیشیا | عرق مصبر | سفوف سونٹھ | پانی |
|---|---|---|---|---|
| پاؤ پختہ | ۸ اونس | ۲ چھٹانک | ۳ تولہ | ۱۰ چھٹانک |

جب اسہالون سے فراغت ہوئی تو نسخہ ذیل دو دفعہ دن مین دینے کی ہدایت کی گئی:-

| سفوف سونٹھ | سفوف اجوائن | سفوف کوئلہ | پانی |
|---|---|---|---|
| ۲ تولہ | ۳ تولہ | ½ چھٹانک | حسب ضرورت |

تیسرے روز تک مریضہ شفایاب ہوگئی -

(۹) مسمے کالو جاٹ کی بھینس سیاہ۔ بعارضہ ٹمپی نائٹس یعنی اپھارہ مبتلا ہوکر دوسری مئی ۱۹۰۷ء کو شفاخانہ مین واسطے علاج کے لائی گئی۔ اس جانور کو بھی مزمن قسم کا اپھارہ تھا۔ جو خالی معدہ مین اُتر جاتا اور خوراک پانیکے وقت پھر چڑھ جاتا تھا۔ اسکو دو دفعہ دن مین نسخہ ذیل دینے سے تیسرے روز مریضہ بالکل اچھی ہو گئی۔

کلورئیڈ لائم ایک اونس۔ کوئلہ کا باریک سفوف ۲ تولہ۔ پانی ایک پائینٹ۔

(۱۰) مورخہ ۳۔ مئی ۱۹۰۷ء کی صبح کو ایک بھینس سیاہ۔ ملکیتہ غازی زمیندار سکنہ لاہور بعارضہ گارجڈ ریومن مبتلا ہوکر ہسپتال مین علاج کی غرض سے لائی گئی۔ مالک سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تیسرے روز سے جانور بیمار ہے۔ پہلے کھانا جگالنا کم کیا۔ اور اب بالکل بند ہے۔ چلنے پھرنے مین بھی بڑی سُست اور کمزور ہے اور ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ پیٹ پھولا ہوا ہے۔ نبض اور حرارت جسمانی قریب تندرستی کے ہے۔ قبض۔ گوبر کم اور میوکس سے ڈھکا ہوا آتا ہے۔ پیاس زیادہ۔ اور مریضہ بار بار دَھنے جانب لیٹ جاتی ہے۔ بائین کوکھ خوراک کے اجتماع سے اُبھری ہوئی اور دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ علاج پہلے مریضہ کو ایک مُحرِک نسخہ پلاکر بعد ازان جلاب مصبر اور سلفٹ آف مگنیشیا کا دیا۔ اور بعد جلاب کے بھی مقوی معدہ اور محرک نسخہ جاری رکھا۔ آخر دوسرے روز اسہال شروع ہوئے جو دن باره گھنٹہ تک برابر جاری رہے مریضہ کو ۲ روز تک فاقہ مین رکھا اور بغیر پانی کے اور کچھ نہین دیا۔ جب اسہال رُک گئے۔ اور مریضہ نے کچھ خوراک کھانے کی رغبت ظاہر کی تو مالک کو کہا گیا کہ قدرے سبز چارہ اور کچھ چوکر کھلائے اور نسخہ ذیل ۳ روز تک جاری رکھا مریضہ تندرست ہو گئی۔

(۱) سفوف کچلا — ایک ماشہ۔ (۲) ایکسٹریکٹ آف بلاڈ ونہ (اگر یہ نہ ملے تو اسکی جگہ دہتورہ) ۲ ماشہ۔ (۳) سفوف ہینگ ۳ ماشہ۔ (۴) پانی حسب ضرورت۔

سید سردار شاہ گیلانی

# نتیجہ سالانہ امتحان بی کلاس کلکتہ ویٹیرنری اسکول کا

جو ماہ مارچ ۱۸۹۶ء مین ہوا درج ذیل ہے۔

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نام | سرجری | میڈیسن | میٹیریا میڈیکا | ہیومن فزیالوجی | اناٹومی | میزان | نمبر ترتیب | کیفیت |
| | ۱۰۰ | ۱۰۰ | ۱۰۰ | ۱۰۰ | ۱۰۰ | ۵۰۰ | | |
| بروجی لعل سور .. .. | ۴۵ | ۸۴ | ۷۰ | ۶۵ | ۸۳ | ۳۴۵ | اوّل | |
| کرشن ناتھ دت .. .. | ۳۳ | ۷۱ | ۷۰ | ۵۲ | ۸۳ | ۳۰۹ | دوئم | |
| نند لعل مترا .. .. | ۳۵ | ۸۲ | ۷۰ | ۳۶ | ۸۲ | ۳۰۸ | سوئم | |
| سیتا چرن مکرجی .. | ۳۸ | ۴۱ | ۷۵ | ۵۵ | ۹۵ | ۳۰۴ | چہارم | |
| نگندرا ناتھ سور .. | ۳۵ | ۵۵ | ۴۰ | ۷۵ | ۹۱ | ۲۹۶ | پنجم | |
| سسادہر چکر بوتی .. | ۴۵ | ۳۸ | ۴۰ | ۴۴ | ۹۵ | ۲۶۲ | ششم | |
| من موہن مترا .. | ۵۰ | ۴۸ | ۵۰ | ۴۲ | ۶۳ | ۲۵۳ | ہفتم | |
| اشو توش دست .. | ۳۵ | ۳۳ | ۶۵ | ۳۵ | ۷۸ | ۲۴۶ | ہشتم | |
| نماین چندرا راے .. | ۳۳ | ۴۶ | ۵۵ | ۳۶ | ۷۵ | ۲۴۵ | نہم | |
| ڈیبو کرڈے .. .. | ۲۸ | ۴۱ | ۶۰ | ۵۴ | ۶۸ | ۲۵۱ | دہم | یہ چارون جماعت ناکامیاب رہے |
| پردتولیس سورداس گپتا | ۳۰ | ۳۷ | ۳۵ | ۳۸ | ۸۰ | ۲۲۰ | یازدہم | |
| جوتندرو ناتھ گھوس | ۳۰ | ۴۱ | ۶۰ | ۲۸ | ۶۰ | ۲۱۹ | دوازدہم | |
| رنجیت سنگہ .. .. | ۲۰ | ۱۰ | ۴۵ | ۱۵ | ۶۰ | ۱۵۰ | سیزدہم | |

خیرل حسین
پرو بودہ چندرا بنرجی
رادھا کرشن نندیا
ہیتنر کمار راے
انکول چندرا مکرجی
لیلت موہن سرکار
ستیندر ناتھ مترا
جوتندر ناتھ پال
ہری پادو داس

} یہ طلباء امتحان مین شامل نہین کئے گئے۔

# انڈین ویٹیرنری جرنل

یعنے

# رسالہ طب حیوانات ہند

بابت ماہ اکتوبر ۱۸۹۷ء

مصنّفہ

ایچ-ٹی-پیپز صاحب-ایم-آر-سی-وی-ایس-لنڈن




لاہور

دی آفیشیل مشین پرنٹنگ پریس مٹر میں چھپا

یہ

# سہ ماہی رسالہ

باملاد

عُہدہ داران لاہور

وٹیری نیری کالج

شایع ہوتا ہے

[illegible]

# مالابد منہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

# زخمون کا بیان

## مضمون مصنفہ کپتان ایچ - ٹی - پیز صاحب بہادر پرنسپل لاہور ویٹیری نیری کالج

مترجمہ

## بابو پربھو لعل ہیڈ کلرک لاہور ویٹیری نیری کالج

**زین سے پیدا شدہ نقصانات**:- گھوڑے کی پشت کو زین کے صدمات سے بچانے کے لئے مفصلہ ذیل احتیاط عمل مین لانی چاہئین :- اوّل یہ کہ پشت پر زین کا دباؤ پشت کی بہت ہی سطح پر برابر رہے جس سے وہ جہانتک ممکن ہو بلا نقصان پہونچنے کے دباؤ کو برداشت کر سکے - دوئیم زین کا دباؤ پشت کے صرف اُن حصّون پر رہنا چاہیے جو اُسکو برداشت کرنیکے قابل ہون - سوئیم زین کے اُن حصّون مین جنکا دباؤ جسم پر پڑتا ہو مناسب گدیان لگانی چاہئین - مگر احتیاط رکھو کہ گدیون مین ٹکڑے اور سخت جگہ نہ رہنے پاوین - علاوہ برین پشت پر ایک کمبل لگا کر زین کے نیچے رکھکر یا اُسکے نیچے ایک نمدے کا ٹکڑا رکھنے کے ذریعہ بھی پشت کو اُسکے نقصان سے بچانا مناسب ہے - یہ یاد رکھنا چاہیے

کہ بوجہ پشت کے صرف اُن حصّون پر برداشت ہوسکتا ہے جہان جلد کے نیچے عضلات اور چربی موجود ہون اور زین یا ساز کے کسی حصّے کا دباؤ اُس مقام پر نہ پڑنے دینا چاہیے جہان جلد کے نیچے صرف ہڈی ہی ہو۔ ریڑھ کی ہڈی کے دونون طرف جلد کے نیچے عضلات اور چربی ہوتی ہے۔ پشت اور شانہ کی درمیانی لکیر مین جلد کے نیچے ہڈیان ہوتی ہین۔ لہٰذا اگر اُن پر دباؤ پڑے گا تو وہ مجروح ہوجائینگی یا کنٹیوزن عمل مین آئے گا۔ اسلیئے زین ایسے بنائے جاتے ہین کہ دباؤ محفوظ حصّون پر یعنی پشت کے اطراف پر رہے زین کے رہنے کی جگہ یا اُس سطح کی جلد جہانکہ زین رہتا ہے موٹی ہوتی ہے اور اُسکے اندر ڈارسل پینی کیولس کی فیشیا ہوتی ہے اِس سے نیچے ایک عضلاتی گدی ہوتی ہے جو لیٹی سی مس اور لانگی سی مس ڈارسائی سے اور اسپائی نیلس ڈارسائی اور ٹرے پی زیس اور روم بای ڈنس اور ایلیو کاسٹی لس عضلات سے بنی ہوئی ہوتی ہے۔

اس حصّے کے نقصانات عموماً زین کی تنگ کے ناہموار یا اس مین سخت ٹکڑون کے ہونے سے پیدا ہوتے ہین۔ اِس طور پر جلد اور ٹیشو کے تھوڑے حصّہ پر دباؤ پڑنے سے خون کی نالیان پھول کر پھٹ جاتی ہین۔ جب تک اِن نالیون پر زین کا دباؤ پڑتا رہتا ہی تو اُن کے اوّل دفعہ واقع ہونے مین تو خون کا پھیلاؤ کم ہوتا ہے۔ مگر جب زین اُتار لیا جاتا ہے اور دباؤ رفع ہوجاتا ہے۔ تو پھٹی ہوئی خون کی نالیون مین سے خون بہنے لگتا ہے۔ اور اِس طور پر ضرب کے موقعہ پر ورم ہوجاتا ہے۔

پشت کے وہ حصّے جن مین زین کے نقصانات کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ ویدرس اور کینٹل کے حصّے ہوتے ہین۔ ویدرس عموماً زین کے خالی طبق کے

نیچے کو دبنے سے رگڑ کھا جاتی ہے۔ یا جبکہ اِس طبق کی محراب بہت تنگ ہوتی ہے تو جانبین پر دباؤ پڑنے سے بھی رگڑ لگجاتی ہے۔ یا نیز جبکہ وہ بہت موٹے نمدے سے پُر ہوتی ہے تب بھی رگڑ کھا سکتی ہے۔ خراب یا ناقابل زین بھی جو خاص کر دُلکی کے وقت اِدھر اُدھر متحرک رہے۔ ویدرس کو مجروح کر دیتا ہے۔ بہت ہی چھوٹے زین استعمال کرنا بھی اکثر پشت کے گھاؤ کا باعث ہوتے ہین۔ کیونکہ زین کے نیچے پشت کے اِس حصہ پر اِس وقت بہت ہی بوجھ پڑتا ہے اگر گھوڑے کو تیز چلایا جاوے یا کودایا جاوے تو زین کے ٹھیک پیچھے کی جلد کے نیچے کی اور پیچھے کی طرف دباؤ پڑنے سے وہ جانور کی ہر ایک پھلانگ کے وقت پُرشکن ہو جاتی ہے جسکا قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس مین سوزش ہو کر ایک گٹھلی سی پیدا ہو جاتی ہے اور جب گھوڑے پر پھر سواری کیجاتی ہے تو یہ زیادہ خراب ہو کر اُس مین پیپ بنجانے سے گھوڑا ایک مہینہ یا زیادہ کے لئے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ مین نے سیٹ فاسٹ کے بہت سے کیس دیکھے ہین جو ایسے زین سے پیدا ہوئے جو اُنکے سوارون کے لئے کافی لمبے نہ تھے۔ لہذا مین اُن کا سبب صرف زین کی چھوٹائی خیال کرتا ہون۔ جن گھوڑون کی ویدرس اونچے ہوتے ہین۔ اُن مین اِس نقصان کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز چپٹی پسلیون کے گھوڑون مین یا اُنمین بھی جنپر تنگ کا ٹھیک ٹھیک لگانا مشکل ہوتا ہے اِس کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔

خراب بنے ہوئے زین اِن نقصانات کا عام سبب ہوتے ہین۔ زین نہ بہت تنگ ہونا چاہیئے اور نہ بہت چوڑا اور جانور کی حالت کے مطابق تبدیل ہوتا جانا چاہیئے جبکہ گھوڑے چھاونیون سے اوّل کوچ کرتے ہین۔ اور جب تک کوچ جاری رہتا ہے تو وہ عموماً دُبلے ہوتے جاتے ہین۔ اِس لئے ہر ایک زین کو گھوڑے کی

پشت کے موافق رہنے کے لئے روزمرّہ ضرور ملاحظہ کرنا چاہیئے اگر جانور اتنا دُبلا ہو جاوے کہ زین پشت کے موافق نہ ہو سکے تو گھوڑے کی ویدر مجروح ہو جائیگی - جب زین بہت چوڑا ہوتا ہے تو اُسکے ویدر پر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جب بہت تنگ ہوتا ہے تو تنگ کے بیرونی کنارے سے پسلیان مجروح ہو جاتی ہین - زین کا پیشین حصّہ بہت ہی نیچا نہ ہونا چاہیئے ورنہ اِس سے ویدرس مریض ہو جائیگی - زین کی خراب بندش بھی پشت کے گھاؤ کا عام سبب ہوتی ہے - ایک بہت عام سبب کمبل کا ٹھیک طور سے نہ لگانا بھی ہوتا ہے - یعنی جبکہ اُسکے کنارے ناہموار ہون یا زین کے رکھنے کے وقت پشت پر سے نمدہ اچھّی طرح پر اُٹھا ہوا نہ ہو - خراب طور سے سواری کرنا بھی پیٹھ لگجانیکا عام سبب ہوتا ہے - جبکہ سوار بہت ہی پیچھے زین کی کینٹل پر بیٹھتا ہے اور اپنی ٹو گھوڑے کے شانون کے سامنے لگاتا ہے تو یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ گھوڑے کی ہر ایک پھلانگ کے وقت بجاے زین کے بیچ مین بوجھ پڑنے کے کینٹل پر بوجھ جا پڑتا ہے - زین پر سو جانا یا اِدھر اُدھر ہلتے رہنا یا بار بار چڑھنا اور اوترنا - اور زین کو ہر دفعہ ٹھیک ٹھیک نہ لگانا بھی پیٹھ لگجانے کا سبب ہو سکتا ہے اِس سے بچانیکے لئے زین کو ٹھیک ٹھیک لگانا چاہیئے - پسینہ کے جذب ہو جانیسے اندر کی گدّی سخت ہو سکتی ہے اِس لئے اُسکو خشک کرکے جھاڑ کر حسب ضرورت بُرش وغیرہ کرنا چاہیئے - اکثر چمڑے کے نمدے استعمال کئے جاتے ہین - یہ بہ نسبت گدّی کے قدرے بڑے ہونے چاہیئن اور پیٹھ لگجانے سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ نہایت عمدہ ہوتے ہین - اگر متواتر استعمال کئے جادین تو کسی قسم کی صفائی کی ضرورت نہین ہوتی کیونکہ پسینے کے چکنے مادے سے یہ ملایم رہتے ہین - اگر کام سے واپس لانیکے بعد فوراً ہی

زین کے نیچے سے گھوڑے کو خشک کر لیا جاوے تو جبتک گھوڑا گرم ہے زین کے اوتارنے پر کچھ نقصان نہ ہوگا - لیکن اگر اسمین غفلت کیجائیگی تو پیٹھ لگجا سکتی ہے - اگر کام سے لوٹنے کے بعد فوراً گھوڑے کی پشت کو خشک کر لینا ممکن نہ ہو - تو تنگ ڈھیلے کر دینے چاہئین اور زین کم از کم بیس منٹ تک نہ اوتارنا چاہیے - اس طور پر اگر گھوڑے کو ٹھلایا جاویگا - تو اس عرصہ مین سب ٹھیک ہو جائیگا - شاید یہ بتلانا ضروری نہین ہے - کہ جوان گھوڑون سے جب اوّل اوّل کام لیا جاتا ہے - یا اُن گھوڑون مین جو کہ بہت عرصہ تک بیکار رہنے کے بعد کام مین لائے جاتے ہین - بہ نسبت اُنکے جو کہ باقاعدہ کام کرتے رہے ہون زین اور ساز کے زخمون کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے - اس کا یہ سبب ہے کہ جیسے آدمی کے ہاتھ کام کرنے سے زیادہ سخت ہو جاتے ہین - ایسے ہی ساز وغیرہ کے لگتے رہنے سے گھوڑے کی جلد اور ٹیشو بھی سخت ہو جاتے ہین - اسلئے لمبے سفر کے شروع کرنے سے پیشتر یہ نہایت ہی ضروری ہی کہ گھوڑون سے کچھ ورزش اور کام لیا جاوے - اوّل اسلئے کہ فاضل چربی تحلیل ہو جاوے - جس سے جانور کے دُبلا ہو کر زین کے ناقابل ہونیکا خطرہ نہ رہے - دویم اس لئے کہ جلد اور ٹیشو موٹے اور سخت ہو جاوین تاکہ پتلے اور نرم ہونے کی بہ نسبت اُنکے مجروح ہونیکا کم خطرہ ہو - جب گھوڑونکو کوچ کے لئے طیار کیا جاوے تو اُنکی پشت کو نمک اور پانی یا پھٹکری اور پانی سے دھونا عمدہ تدبیر ہے تاکہ وہ زیادہ سخت ہو جاوین - پشت کے گھاؤ مختلف درجون کے ہوتے ہین یعنی بیرونی رگڑ یا چھنٹ سے لیکر گہرے صدمات کے جاذپذیر ہونے تک جسکا نتیجہ ایب سس کا بننا بلکہ وریبڑا کے اسپائنیس کا فرکچر بھی ہو جاتا ہے ہوسکتا ہے - جب ویدرس سخت مجروح ہو جاتے ہین تو اُن مین پیپ بنجاتی ہے جس کے ٹیشو مین گذرنے سے فسچیولس ویدرس یعنے

ویدرس مین ناسور بنجاتے ہین۔ پشت کی بیرونی سطح یا کنارے پر اگر رگڑ یا دباؤ
پہونچے تو کم و بیش ورم کا باعث ہو سکتے ہین جو کہ فی الواقع ایک چھوٹی سیرسس
سسٹ ہوتی ہے۔ اگر اُسکے سبب کو رفع کیا جاوے تو وہ اغلباً زیادہ نہ بڑھینگی
اور رقیق رطوبت اغلباً جذب ہوجائیگی۔ لیکن اگر دباؤ یا رگڑ جاری رہے تو
دیرینہ موٹائی کا باعث ہوگی بلکہ ایبسس بھی بن سکتا ہے زین کی جگہ کے
سادہ نقصانات بہت عموماً اس سبب سے ہوتے ہین کہ زین کے نیچے کی گدی
کا دباؤ صرف ایک ہی حصہ مین پڑتا رہے۔ اس سے جلد کے تھوڑے سے حصّہ
پر فضول دباؤ پڑنے سے وہان کی خون کی نالیان پھول کر پھٹ جاتی ہین اور
جب تک کہ حصّہ پر زین کا دباؤ پڑتا رہتا ہے خون کی نالیون مین سے زیادہ خون
نہین نکلتا مگر جب زین اوتارنے سے دباؤ رفع ہوجاتا ہی تو پھٹی ہوئی خونکی
نالیون مین سے خون نکلنے لگتا ہے اور اُس جگہ پر کسیقدر ورم نمودار ہوجاتا
ہے۔ جب ویدرس یا اسپائن پر دباؤ پڑنے سے ورٹیبرا کے بیرونی اسپائنیس
پر اُسکو غلاف دینے والی جلد مجروح ہوجاتی ہے تو یہ بہت عیان نہین ہوتا
اور دباؤ پر اکثر کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ یہ سادہ کنٹیوزن یا گالس کہلاتے ہین
اور عموماً ایک روپیہ کے قد کے مساوی تناؤ دار و سخت پُر درد اور گرم ہوتے ہین
اُنمین اکثر خارش ہوتی ہے اور گھوڑا ان کو کاٹا کرتا یا رگڑا کرتا ہے۔ یہ زین اُتارنے
کے قریباً نصف یا ایک گھنٹہ بعد اچھی طرح پر عیان ہوجاتے ہین اور اُن کے نمودار
ہونے کے لئے یہ عرصہ ضروری ہے ویدرس۔ اسپائن اور زین کی جگہ پر ہاتھ پھیرنے
سے یہ بہت اچھی طرح پر معلوم کئے جاسکتے ہین۔ جنکی موٹائی سختی یا ملائمت معلوم
کی جاسکتی ہے۔ جب اِس ملائم جگہ کو دبایا جاتا ہے تو جانور ہٹتا اور پرے کو سرک
جاتا ہے۔ جب یہ صدمہ بہت سخت ہوتا ہے تو جِلد مردہ ہوکر السریشن کے ذریعہ

علیحدہ ہوجاتی ہے اور ایک خام سطح جسمین سے پیپ خارج ہوتی ہے باقی رہجاتی ہے یہ ایک آلسر ہوتا ہے جسکا اگر ٹھیک طور پر علاج نہ کیا جاوے تو پیدا شدہ پیپ جلد کے کنارون مین گذر جانیکو راغب ہوتی ہے اور اُسکو ٹیشو سے ڈھیلا کر دیتی ہی کالج ہذا مین اس قسم کے بہت سے کیس دیکھے جاتے ہین۔ یہ بہت دفعہ دیکھا جاتا ہے کہ جلد کے مردہ ٹکرے جلد سے بذریعہ زندہ حصے کے جو کہ اپنے مرکز مین رہتا ہے چسپیدہ رہتے ہین اور جب ایسا واقع ہوتا ہے تو ہم اسکو سیٹ فاست کہتے ہین یہ بہت تکلیف دہ مرض ہی کیونکہ اس سے گھوڑا کچھ عرصے کے لئے بیکار ہوجاتا ہے۔ جب یہ ضرب سخت اور سب کیوٹینیس ٹیشو مین ہوتی ہے تو بہت سی پیپ بن سکتی ہے جو کہ ٹیشو کے اندر گذر جائیگی اور فسیچیولس ویدرس کو پیدا کریگی جو کہ لیگیمینٹم نیوکی کے مرض سے پیچیدہ ہوسکتی ہی جب یہ واقع ہوتا ہے تو ورم زیادہ ہوتا ہے اور پیپ بھی زیادہ بنجاتی ہے۔ گہرے حصون کا نکروسس اور سپوریشن زخم پر پلپلی سیاہی مایل سُرخ گرینیولیشنش کے بننے سے ظاہر ہوتا ہے جنسے بہ آسانی خون جاری ہوجاتا ہے بعض اوقات یہ ورٹیبرا کے بالائی اسپائنیس پراسس کے نکروسس سے پیچیدہ بھی ہوتا ہے اور اُسوقت درد بہت شدید ہوجاتا ہے

دوران مرض جہان خون کا پھیلاؤ خفیف رہا ہو تو جلد کے نیچے کے ورم جذب ہوکر عموماً جلد غائب ہوجاتے ہین۔ ٹھیک علاج کرنے سے ایسا ورم جبکہ نو پیدا شدہ ہو۔ چندروز ہی مین رفع ہوجاتا ہی۔ لیکن اگر فوراً ہی اس پر توجہ نہ دیجاوے تو بہت زیادہ عرصہ لگجاتا ہے خون کے سب کیوٹینیس جماؤ ایسے جلدی رفع نہین ہوجاتے اور عموماً ۱۴ سے ۱۸ روز تک یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک رہتے ہین۔ جتنا بڑا ورم ہوگا اوتنا ہی اُس کے رفع کرنے مین زیادہ عرصہ لگتا ہے۔ ویدرس کے ورم کا رفع کرنا بہ نسبت پشت کے ورم کے ہمیشہ زیادہ مشکل ہوتا ہی

پشت کے ورم کے بعد اکثر جلد مردہ ہوجاتی ہے اور اُسکے اچھا ہونے مین ایک مہینہ یا اِس سے بھی زیادہ عرصہ لگتا ہے۔ تیسری حالت پیپ کا بننا ہے۔ یہ کیوٹمین یس ورم کے حالات مین کم واقع ہوتا ہے لیکن سب کیوٹمین یس درمون مین عام ہوتا ہے یہ نتیجہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ جلد زخمی یا مجروح ہوجاتی ہے۔ یا نیز جب کہ درمون مین بلاضرورت شگاف دیا جاتا ہے۔ یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ پیپ اندر گذر کر لیگے مینٹم نیو کی کی بیماری کو پیدا کردیتی ہے یا وریٹبرا کے اسپائنیس پراسس کا نکروس ہوجاتا ہے۔

**پراگ نوسس یعنی فال زخم**۔ پراگ نوسس حسب ذیل طریقون سے کرنا چاہیے۔ اوّل ورم کے موقعہ سے اسمین کیوٹمین یس ورم بہ نسبت سب کیوٹمین یس ورم کے کم خوفناک ہوتا ہے۔ دویم ورم کے موجود رہنے کے وقت کی طوالت سے یعنی یہ کہ جتنا زیادہ عرصہ ورم موجود رہیگا اوتنا ہی وہ زیادہ زیادہ سخت اور روکاوٹ دار معلوم ہوگا۔ سویم لمفیٹک نالیون کی سوزش سے فسچیولس ویدرس کا پراگ نوسس کرنے مین ورم درد اور پیپ کی مقدار کے درجے کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ اگر دباؤ دینے سے یا جانور کی حرکت کرنیکے وقت اخراج ہو تو ورم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پیپ اندر گذر گئی ہے سخت درد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالائے اسپائنیس پراسس مجروح ہوگیا ہے۔

**علاج**:۔ ورم سے بچانے کے لئے ہم عموماً یہ احتیاط عمل مین لاتے ہین کہ گھوڑے سے اُوترنے کے بعد بیس یا تیس منٹ تک زین کو گھوڑے کی پشت پر رہنے دیتے ہین۔ اگر پشت مجروح ہوگئی ہوگی تو خون کی نالیون کے دبنے سے اُن مین سے قریباً تمام خون نوچڑھ جائیگا۔ برخلاف اِسکے اگر دفعتہً زین اُوتار لیا جاوے یعنی خون کی نلیون پر سے دفعتہً دباؤ اوٹھ جاوے تو اُنمین خون کے

متحرک ہونے سے وہ پھٹ جائیگی - اگر زین کچھ عرصہ تک وہین چھوڑ دیا جاوے تو دوران خون رفتہ رفتہ اپنی اصلی حالت مین آجاتا ہے اور خون کی نالیان مجروح نہیین ہوتین - اِس بات سے کہ ورم صرف زین کے اوتارنے کے بعد وقوع مین آتا ہے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ بات ٹھیک ہے - جبکہ مندرجہ بالا بیان کے مطابق جلد متورم ہوگئی ہو تو سب سے بہتر تجویز یہ ہے کہ اُس پر کچھ عرصہ تک ٹھنڈ لگاتے رہو - کیونکہ اِس سے خون کی نالیون کے سُکڑنے سے اُنمین سے رقیق مادّہ کا بہاؤ بند ہو جائیگا جب یہ ہو چکے اور ہمکو یہ منظور ہو کہ وہ مادّہ جو کہ باہر نکل جا چکا ہی پھر جذب ہو جاوے تو بذریعہ گرمی اور نمی لگانے کے یہ بہت اچھی طرح پر کیا جا سکتا ہے - میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ تازہ کیس مین ٹھنڈ استعمال کرنی چاہیئے - یعنی اُن حالات مین جو کہ ورم کے ہوتے ہی معلوم کئے جاسکین ٹھنڈ لگانی چاہیئے - ورم کے پیدا ہونے سے چوبیس گھنٹہ بعد گرمی اور نمی کو ترجیح دینی چاہیئے - اگر ٹھنڈ کا استعمال معہ ہاتھ کی مالش کے کیا جاوے تو زیادہ مدد دیگا - بہت سے کیوٹمین کیس ورم اگر سخت قسم کی نہ ہون تو ٹھنڈ اور ہاتھ کی مالش لگانے سے چوبیس گھنٹہ مین رفع کئے جاسکتے ہین - جبکہ علاج کے شروع کرنے سے پیشتر چوبیس گھنٹہ تک ورم موجود رہا ہو تو ہم پولٹس اور سینک کا استعمال کرتے ہین - جہان جلد مردار نہ ہوئی ہو اِس علاج سے عموماً کامیابی ہوجاتی ہے جب جلد مردار ہوجاتی ہے تو ہم یہ کوشش کرتے ہین کہ السریشن کی ترتیب جلد شروع ہو اِس سے بہت سے علیحدہ ہوجاتے ہین اور اِس کام کے لئے ہم پولٹس یا گرم سینک کرسکتے ہین - جون ہی کوئی جلد کا ٹکڑا بالکل ڈھیلا ہوجاوے تو ہمین اُسکو بذریعہ فارسیپ کے کاٹ دینے مین وقت ضایع نہ کرنا چاہیئے پولٹس لگانے مین بہت سا وقت ضائع نہ کرنا چاہیئے - مردار جلد کو جہانتک ممکن ہو جلد علیحدہ کرکے اگر ضرورت ہو کچھ زور لگانا چاہیئے - سیٹ فاسٹ کے

کیس مین جلد کو چاقو کے ذریعہ کاٹنا چاہیئے۔ جب یہ کیا جاتا ہے تو حصّہ جلد گرینیولے شس سے پُر ہو جاتا ہے السریشن کے لئے جو علاج بتلایا گیا ہے اب کرنا چاہیئے حصون کو اسیپ ٹک رکھنا چاہیئے۔ پشت کے خفیف کنٹیوزن مین جبکہ گھوڑے سے کام لینا ضروری ہوتا ہے جیسا کہ کوچ کے وقت وقوع مین آتا ہے مجروح حصہ پر اور کسیقدر اُس کے آس پاس کی جگہ پر زین کی کساوٹ نہ رہنی چاہیئے تاکہ پشت پر دباؤ نہ پڑے۔

**ویدرس کے صدمات کا علاج**:۔ یہ جب وہ سخت قسم کے ہون مختلف ہوتا ہے۔ تازہ کیس مین ٹھنڈ مفید ہوتی ہے مگر ہاتھ کی مالش دباؤ کے بدون ہونی چاہیئے اور چوبیس گھنٹہ بعد نمی دار گرمی استعمال کرنی چاہیئے۔ پیپ کی پیدائیش کو روکنے کے لئے اینٹی سیپ ٹک پولٹس کا لگانا بہتر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک اور ایک ہزار کی طاقت کے سبلی منٹ کے سلوشن کو پولٹس کے ساتھ شامل کرلو۔ اِس موقعہ کے ورم مین شگاف دینے کے لئے خاص احتیاط درکار ہوتی ہے اور تاوقتیکہ پیپ کی موجودگی تحقیق نہ ہوجاوے شگاف نہ دینا چاہیئے اگر ضرورت ہو تو ایک بلسٹر کا لگانا قابل ترجیح ہوتا ہے ویدرس کے مقام مین پیپ بنجانیسے علاج بہت مشکل ہوجاتا ہے اِن حالات مین پیپ اور کسی موجودہ مردار مادّہ کا نکالنا اور نئی پیپ اور مردار مادہ پیدا نہ ہونے دینا خاص باتین ہوتی ہین۔ اکثر چاقو کا آزادی سے استعمال کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اگر فسچیولا یا سائینس یعنے ناسور موجود ہون تو پروب کے ذریعہ سے اُنکی سمت کو تحقیق کرنا چاہیئے۔ اگر ممکن ہو تو اُنکو کُھلا رکھنا چاہیئے یا ایک شگاف تو ضرور ہی چھوڑ دینا چاہیئے جسمین سے اخراج اچھی طرح نکلتا رہے زخمون کو اچھی طرح کھول کر تمام مردار ٹیشو۔ لیگے مینٹ یا ہڈی وغیرہ کو نکال دینا چاہیئے۔ ورنہ اندمال نہین ہوسکیگا۔ ایسے نقصانات میں

دیر کرنا بے فائدہ ہے اور جہانتک جلد ممکن ہو چھری استعمال کرنی چاہیئے - اُسکی تہ مین ایک شگاف کے بنانے کے لیئے سیٹن بہت مفید ہوتی ہے اگر عضلات کے نیچے پیپ بنگئی ہو تو انکو کہلا رکھو مگر احتیاط رکھو کہ پشت کی درمیانی لکیر کے اوپر جلد کو ٹیڑھا نہ کاٹو کیونکہ اس طریقہ مین ایسے زخم پیدا ہوجاتے ہین - جنکا اندمال ہونا مشکل ہوتا ہے کیونکہ اُنکے کنارے اندر کو لوٹے ہوئے ہوتے ہین بعض اوقات سپوریشن گردن کے عضلاتی ٹیشو تک پھیل جاتا ہے اگر ایسا ہو تو اُسکو کہلا رکھنا چاہیئے - جبکہ ورٹیبرا کے اسپائین ٹوٹ جاتی ہین تو بڑی مشکل درپیش آتی ہے اگر مریض نشانات رفع ہوجاوین تو نکروسس عموماً پھر واقع ہوجاتا ہے ٹوٹے ہوئے اسپائنیس پراسس کے علیحدہ کرنے سے صرف اُسوقت کامیابی ہوتی ہے جبکہ زخم کو کامل طور پر آبپاشی کیا گیا ہو اور نیز اُسکو پورے طور پر اینٹیسیپٹک رکھا گیا ہو پیپ کا اسکے پیولا کے نیچے گذر جانا اس سے بھی زیادہ خراب ہوتا ہے - ایسے حالات مین اسکے پیولا اور اُسکی کارٹیلج کا بڑھاؤ جلد وقوع مین آتا ہی اور پیپ کے خارج کرنے مین بہت مشکل ہوتی ہے -

**سازکے کالر یعنی حلقہ کے صدمات** :- یہ حلقہ اسکے پیولا کے متوازی ہونا چاہیئے - مگر اُسکو چھوتا نہ رہے اگر بہت زیادہ چوڑا ہو تو اسکے پیولا پر دباؤ پڑنے سے اُسمین کنٹیوزن پیدا کرنیکا باعث ہوسکتا ہے اکثر اُس کا بالائی حصہ نقصان کا باعث ہوتا ہے - اگر وہ بہت تنگ ہو تو کچلنے کا باعث ہوتا ہے اگر بہت چوڑا ہو تو جلد رگڑ کہا جاتی ہے - عموماً وہ کالر ٹھیک ہوتا ہے کہ جب اُسکے اور ویدرس کے درمیان ہاتھ کے گذرنے کو کافی جگہ ہو - حلقہ اتنا چوڑا ہونا چاہیئے جو گھوڑے کے سر پر کو آسانی سے ادتارا جاسکے اور شانون کے ساتھ لگا رہے تاکہ دائین یا بائین طرف کو گھسر نہ سکے - کالر کے

صدمات بالکل ایسے ہی ہوتے ہین جیسے کہ زین کے ۔جب تک ورم متحرک رہتا ہے تو صرف جلد مجروح رہتی ہے ۔

**علاج** :۔ یہ بالکل اُنہین اُصول پر مبنی ہوتا ہے جیسے کہ سیڈل گال کے باب مین بیان کئے گئے ہین ۔

**تنگ کے صدمات** :۔ یہ اکثر بے احتیاطی سے وقوع مین آتے ہین یعنی جبکہ تنگ آگے کی طرف بہت فاصلہ پر کوہنی کے قریب لگائی جاتی ہے یا خود فراخی کی خراب حالت سے بھی ہو سکتی ہے ۔یعنی جب چمڑا یا نیواڑ کی تنگ تر ہو کر سخت ہو جاتی ہین تو اُس کا باعث ہوتی ہین ۔ وہ گھوڑے جنکی چھاتی تنگ اور شکم بڑے ہوتے ہین اکثر اِسمین مبتلا ہو جاتے ہین ۔کیونکہ زین اور تنگ گھوڑے کے شکم کے مطابق قدرتی طور پر آگے کو دبایا کرتی ہین ۔تنگ کے نقصانات سے بچانے کے واسطے توجہ درکار ہوتی ہے ۔ بلالحاظ اس بات کے کہ تنگ کس چیز کی بنی ہوئی ہے اُسکو استعمال کے بعد خشک اور صاف کر لینی چاہیئے اور چمڑے کی تنگ کو تیل لگا کر ملایم رکھنا چاہیئے ۔بچھیرون پر جب اوّل اوّل زین لگایا جاتا ہے تو تنگ کے نیچے جلد اکثر ملایم ہوتی ہے ۔بعض گھوڑون مین تنگ کے نقصانات سے بچانے کے لئے تنگ اور جلد کے درمیان ایک بھیڑ کی کھال کا ملائم ٹکڑا رکھنا ضروری ہوتا ہے ۔اِس کا علاج معمولی طور سے کرنا چاہیئے ۔

**پچھاڑی کی کاٹ اور نقصانات** :۔ اِسی سے پچھلی ایڑی کا کٹجانا اُن گھوڑون مین جنکا سر اور ٹانگین رسّی سے باندھی جاتی ہین بہت عام اور تکلیف دہ ہوتا ہے اِسکا علاج یہ ہے کہ حصّہ کو ایک اور چالیس کی طاقت کے کاربالک سلوشن سے کامل طور پر صاف رکھو ۔ اور کاربالک سے ملی ہوئی خشک

چوکر کی پولٹس لگاؤ جسکو ہر چوبیس گھنٹہ کے بعد بدلتے رہو۔ کاربالک سے ملی ہوئی چوکر بطریق ذیل آسانی سے طیار کیجاتی ہے یعنی چوکر کو ایک اور چالیس کی طاقت کے کاربالک سلوشن مین بھگو کر خشک کر لو بعدہٗ ملکر باریک کر لو۔ تیل کو حصے سے علیحدہ رکھنا مناسب ہے ورنہ اس پر جلدی سے گرد اور میل جم کر فائدہ کی نسبت نقصان زیادہ ہو جائیگا۔ کسی قسم کا مرہم پٹی مثلاً اگر زنک کا مرہم لگا یا جاوے تو زخم کو پٹی سے ڈھک کر رکھنا چاہیے تاکہ میل اور ہوا اندر نجا سکے۔

**شکم کے زخمون کا بیان**:۔ شکم کی دیوارون کے زخم حسب ذیل منقسم کئے جا سکتے ہین۔ اوّل صرف سطح کے زخم یعنی وہ جن مین شکم کی دیوارین چاک نہین ہو جاتین دوئم وہ جو اُسکی دیوارون مین سے گذر جاتے ہین سوئم شکم کے زخم معہ اندرونی اعضاء کے زخمون کے جو کہ شکم مین سے باہر تک گذر جاتے ہین چہارم شکم کے زخم معہ اندرونی اعضاء کی ضربات کے۔

**سطح کے زخم** ۔ اگر بہت پھیلے ہوئے نہ ہون اور چاک شدہ عضلات کے کمزور ہو جانے کے بعد اُسکے زیادہ پھٹ جانے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اُن کو صرف صفا رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور عموماً ٹار کے پلاستر سے ڈھکے ہوئے رکھنے چاہئین۔ پٹیون کو ٹھیک جگہ مین قایم رکھنا عموماً مشکل ہوتا ہے اور صاف بچالی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب اخراج زیادہ ہو تو اینٹی سیپٹک اشیاء استعمال کرنی چاہئین۔ اُن زخمون مین جنکے بعد عضلات کے زیادہ چاک ہو جانے کا اندیشہ ہو حصّون کو بہ احتیاط سوچر لگانا اور پٹی سے ڈھکنا چاہیے۔ سوچر مضبوط اور کافی گہرے لگانے چاہئین اور حصّے کو آرام دینا چاہیے۔ آرپار گذرے ہوئے زخم عموماً برچھی نیزہ اور سنگین کے چبھنے سے یا جھاڑیون پر کودنے مین تیز نوکدار لکڑیون پر گر جانے سے وقوع مین آتے ہین یہ یاد رکھنا

چاہیئے کہ ایسے زخم کا امتحان کرنے مین پروب بہت ہی احتیاط کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے بلکہ اگر ممکن ہو تو بالکل استعمال نہ کرنی چاہیئے - کیونکہ اسکا فائدہ تو کم ہے اور اسکے ہمراہ سیپٹک مادہ کے زخم مین چلے جانیکا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے - پیری ٹونیم کا چاک ہو جانا پیری ٹونائی ٹس کے علامات چھوٹے کمزور اور لگاتار نبض اور دینزیبل میوکس ممبرین کے زردی مائل یا میلے سرخ رنگ سے تھوڑی دیر بعد ظاہر ہو جائیگا اور نیز خفیف یا متواتر کا اک کا حملہ بھی دیکھ پڑیگا - شکم کا چھدنا بلا پیری ٹونائی ٹس کے بھی واقع ہو سکتا ہے - شکم کا ہر ایک زخم جو آر پار گذر گیا ہو خوفناک خیال کرنا چاہیئے - بہت سے ناگہانی صدمات جنمین شکم چھد جاتا ہے - باوجود خراب حالات ہو جانے کے بھی اکثر اچھے ہو جاتے ہین مین نے کبھی کبھی ایسے صدمات جنمین اگرچہ زخم مین سے آنت باہر نکل گئی تھی اچھے ہوتے دیکھے ہین -

ایسے زخمون کا مال صرف اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ آیا آنت کے نکلنے اور پیری ٹونائی ٹس سے بچا سکتے ہین کہ نہین چونکہ آدمیون کے موافق جانور بہت عرصے تک پشت کے بل لیٹے نہین رہ سکتے اس لئے زخم مین سے آنت کے گذر جانیکا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے پیری ٹونائی ٹس سے تو اکثر زخم کا اینٹی سیپٹک علاج کرنیکے ذریعے بچا سکتے ہین جبتک زخم مین کوئی سیپٹک یعنی زہریلا مادہ نہ جانے پائے تو صحت کی ناامیدی نہ کرنی چاہیئے - اگر پیپ بھی بن گئی ہو تو تب بھی صحت ناممکن نہین ہوتی - شکم کے زخم جو آر پار گذر گئے ہون کتون اور مویشیون مین کم اور گھوڑون مین زیادہ خوفناک ہوتے ہین -

**علاج** :- اس مین خاص اصول یہ ہوتا ہے کہ زخم کو ایسیپٹک رکھو یعنی اسمین زہریلا مادہ نہ جانے پائے اور اندرونی اعضاء کو صدمے سے بچاؤ پہلا

اُصول زخم اور اُسکے گرد نواح کو بہ احتیاط صاف رکھنے اور ڈس ان فیکٹ کرنیکے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر ضرورت ہو تو مجروح خون کی نالیون مین لیگےچر لگانے کے ذریعے جریان خون کو بھی بند کر دینا چاہیئے۔ غیر اشیاء اور ملایم ٹیشو کے ڈھیلے ریزے جنکے مردہ ہو جانیکا اندیشہ ہوتا ہے نکالدینے چاہئین زخم کو ڈس ان فیکٹنٹ ادویات سے بہت احتیاط کے ساتھ دھونا چاہیئے۔ میرے تجربہ مین کیروسیو سبلی مینٹ اس کام کے لئے قابل ترجیح ہے بعدہٗ اُس مین خشک ریشم کے ٹانکے لگا دینے چاہئین۔ کیونکہ کیٹ گیٹ کافی مضبوط نہین ہوتا۔ شکم کے عضلات اور جلد کو گہرے ٹانکون سے علیحدہ علیحدہ باہم ملانا چاہیئے تاکہ اگر بعدہٗ دھونے کی ضرورت ہو تو صرف بیرونی ٹانکون ہی کو ڈھیلا کرنا پڑے ٹانکون کی زیادہ کساوٹ کی وجہ سے خاص کر گھوڑون اور مویشیون مین کوئیلڈ سوچر کے استعمال کے واسطے اسکے غلافون کو باہم ملانا بہتر ہوگا۔ زخم مین جہان اخراج کی بہت سی مقدار کے جمع ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ اخراج کے جاری ہونیکے لئے جگہ رکھنی چاہیئے۔ اور حصّون کو ڈس ان فیکٹنٹ اشیاء سے ایک مرتبہ پھر دھو دینا چاہیئے۔ بعدہٗ اسٹرے لائیزڈ ڈریسنگ یعنی خشک روئی کا لگانا قابل ترجیح ہے۔ اور باہر سے ایک موٹے کاغذ کے ٹکڑے سے ڈھکدینا مفید ہوگا۔ اِس روئی کو قایم رکھنے کے لئے پٹی باندھ دو اس طرح سے کہ پٹی اگلی ٹانگون کے بیچ مین سے گذار کر گردن کے گرد باندھو۔ اگر کسی بڑے جانور کو زخم مین ٹانکے لگانے کے واسطے گرانا منظور ہو تو گرانیسے پیشتر ایک موافق پٹی باندھ دینی چاہیئے تاکہ جانور کو گرانیکے وقت آنت باہر نکلنے سے باز رہے۔ ٹانکے لگانے کے واسطے جانور کو کلورافارم کے ذریعے اپریشن کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ زخم مین سوچر لگانے اور ڈریس کرنے کے بعد جانور کو جہان تک ممکن ہو پُر امن رکھنا چاہیئے۔ چند دنون تک غذا زود ہضم

پرورش کرنے والی اور مقدار مین کم دینی چاہیئے۔ اور پانی بھی کم مقدار مین دینا چاہیئے۔ اِس عرصہ مین بخار غالب آسکتا ہے۔ اگر یہ زیادہ نہ ہو۔ اور کالک کی علامتین بھی موجود نہ ہون تو عمدہ نتیجہ کی امید کرنی چاہیئے۔ مرہم پٹی کو قایم رہنے دو تاوقتیکہ وہ اخراج سے آلودہ ہو یا بخار اور دیگر خراب علامتین پیدا ہون اور جب اسکو اوتارو تو زخم کو صاف اور ڈس ان فیکٹ کرکے پھر مرہم پٹی کردو اگر کسی جگہ کسی سبب سے مرہم پٹی نہ لگائی جاسکے تو زخم مین ٹانکے لگانے اور اُس کو صاف کرنے کے بعد کسی اینٹی سیپ ٹک پانی مین دھو ڈالو۔ ایسے زخم کے سیپ ٹک مادے سے عفونت دار ہو جانے کا اوّل تین روز تک زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔

**شکم کے زخم جنمین اندرونی اعضاء باہر نکل آتے ہین**۔ اومینٹم یوٹرس یا شکم کے دیگر اعضاء کا نکل آنا ایک خوفناک پیچیدگی ہوتی ہے اسکو ٹھیک قائم رکھنا اور مجروح ہونے سے بچانا ہمیشہ بہت مشکل ہوتا ہے۔ اومینٹم کا نکلنا نسبتًا کم خوفناک ہوتا ہے کیونکہ اگر اسکا لوٹانا ناممکن ہو تو بلا خراب نتائج پیدا ہونیکے اُسکا ایک بڑا ٹکڑا کاٹا جاسکتا ہے۔ گھوڑون کے اختہ کرنے مین اسکے کاٹنے سے اکثر کوئی خراب نتیجہ نہین پیدا ہوتا۔ جب اومینٹم زیادہ نکل جاتی ہے اور اسمین ضروری خون کی نالیان ہوتی ہین تو ایک اسٹریلائنز ڈ لیگےچر لگاکر اِسکے نیچے کا حصہ کاٹ کر باقی کو پری ٹونیل کیویٹی یا شکم کے زخم مین پیچھے کو چڑھا دیتے ہین جس مین وہ لگجاتا ہے اور اس طور پر دیگر اعضاء زخم کے باہر گذر جانے سے رُک جاتے ہین۔ اومینٹم کا یہ حصہ جوکہ زخم مین اس طور سے چڑھایا گیا ہے سوزش دار ہونے کو کم راغب ہوتا ہے اگر نکلی ہوئی اومینٹم میلی ہوجاوے تو اُسکو تھوڑی سی اور باہر کھینچکر کاٹ دینی چاہیئے۔ زخم مین سے آنت کا نکل آنا

بہت خوفناک ہوتا ہے کیونکہ اُسکو پیری ٹونیل کیوٹی مین لوٹانا چاہیئے۔ لیکن اگر لوٹایا ہوا حصّہ بالکل صاف ہو اور اپنی جگہہ مین پھر قایم ہو جاوے اور نیا نکاس بند ہو جاوے تو صحت یابی ہو سکتی ہے کولن کا اوترآنا عموماً کم تکلیف دہ ہوتا ہے گھوڑے مین سیکم یا کولن کا اوترنا جو کہ شکم کے غلافون کی اندرونی حصّہ کی ضرب کے بعد واقع ہوتا ہے بہ نسبت چھوٹی آنتون کے آسانی سے لوٹایا جاکر اُسکی اصلی جگہہ مین قایم کیا جاسکتا ہے۔ اِس کا سبب یہ ہے کہ کالک میسنٹری نسبتاً چھوٹی ہوتی ہے۔

**علاج**:۔ آنت۔ یوٹرس یا شکم کے دیگر اعضاء کے نکل آنے کے علاج مین خاص بات یہ ملحوظ رہنی چاہیئے۔ کہ نکلے ہوئے حصّے مین کوئی صدمہ یا میل وغیرہ لگنے نہ پائے اِس کام کے لئے اگر بڑے جانورون کو گرانا پڑے تو کسی چوڑے کپڑے کو ڈس ان فیکٹنٹ عرق مین بھگو کر جسم کے گرد لپیٹ دو بعدہٗ زخم اور اُسکے گرد نواح کو معہ نکلے ہوئے حصّے کے نیم گرم ڈس ان فیکٹنٹ عرق مثلاً کاربالک سلوشن یا سالے سیلک یا کیرو سیو سبلی میٹ کے سلوشن سے بہ احتیاط صفا کر دو اور نکلے ہوئے حصّہ کو اُسکی اصلی جگہ مین قائم کرنیکی کوشش کرو اور پھر زخم کو ایک بار اور صاف کرو اور اگر کوئی غیر چیز ہو تو بہ احتیاط نکال دو اور حصّہ مین ٹانکے لگا دو بعدہٗ وہ علاج جو آر پار گذرے ہوئے زخمو نمین بتلایا گیا ہے کرتے رہو اگر باہر نکلی ہوئی آنت مردہ ہو گئی ہو تو صحت یابی شاذونادر ہوتی ہے۔ لہذا اِسکو کاٹ کر صرف زخم کے سرون کو باہم ملا کر سیدینے سے ہی جان بچانیکا موقع ہو سکتا ہے۔

**شکم کے زخم معہ اُسکے اندرونی اعضاء کے ضربات کے**:۔ کولن اپنے قد اور خوراک سے پُر ہو جانیکی وجہ سے اکثر مجروح ہو جاتی ہے۔ گھوڑو نمین

کولن اور سیکم کے صدمات اکثر اچھے ہو جاتے ہین - ایک کیس ایسا واقع ہوا کہ جسمین گھوڑے کی امبلالی کس کے سامنے ایک چھ انچہ لمبا زخم تھا جو کہ ایک بیل کے سینگ کے لگنے سے ہو گیا تھا - اِسمین سے ڈبل کولن کا اندر کا حصّہ آدمی کے سر کے برابر مقدار مین باہر نکل آیا تھا اور آنت مین بھی ایک چار انچہ لمبا زخم تھا جسکے راستہ سے خوراک نکل گئی - پھر اِسمین ٹانکے لگا کر آنت کو صفا کر کے اُسکی اصلی جگہ مین قایم کیا گیا اور شکم کی دیوار کے زخم کو بھی سیا گیا اور پھر تمام سطح پر مرہم پٹی کی گئی اور بہت متورم ہو جانیکی بجائے صحت یابی ہو گئی -

**علاج**:- مجروح آنت یا یوٹرس مین اسٹرے لائینزڈ ریشم یا کیٹ گٹ سے ٹانکے لگانے چاہئین - بعدہٗ مجروح حصّون کو بہ احتیاط صاف اور ڈس انفیکٹنٹ کر کے پھر زخم اور اُسکے گرد نواح پر توجہ دینی چاہیے - بعض اوقات پری ٹونیم کو بھی ڈس انفیکٹنٹ اشیاء سے صاف کرنا ضروری ہوتا ہی - پری ٹونیم کے زیادہ پھیلے ہوئے نقصان مین کیویٹی کو شیر گرم سالٹ سیلک سلوشن یا ایک اور پانچ ہزار کی طاقت کے کیر وسیو سبلی مینٹ سے دھو دینا چاہیے - بعد کا علاج بتلایا جا چکا ہے -

شکم کے زخم جو کہ گردون کے صدمات سے پیچیدہ ہون خون آمیز قارورہ کے نکلنے سے شناخت کئے جاتے ہین - اور ان کے ساتھ عموماً فالج ہوتا ہے - ایسے حالات مین جانور کا جلد ہلاک کرنا مناسب ہے - مثانہ کے نقصانات مین قارورہ شکم کی کیویٹی مین داخل ہو جاتا ہے اور ایسے کیس مین بھی اکثر موت واقع ہوتی ہے -

سلسلہ از رسالہ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۹ء

# مقالہ دوم

## ہندوستانی مویشیون کے پاؤن کے امراض اور حوادث

مرسلہ سید امیر شاہ خان بہادر اسسٹنٹ سرجن لاہور ویٹرنری کالج

سوارون کا یہ مقولہ کہ گھوڑون کے لنگڑے ہونیکا مقام اکثر کر کے سمون مین پایا جاتا ہے کارآمد مویشیون کی نسبت بھی یہی راست آتا ہی - ایسے مویشیون کی زیادہ تعداد ایسی ہوتی ہے جنمین یہ شکایت بہ نسبت کسی صدمہ کے پیدا ہوتی ہی - اور باقی مین یہہ تکلیف جسمانی خرابیون کے باعث سے ظاہر ہوتی ہے - بلحاظ سرجیکل اغراض کے کئی ایک صورتون مین جیسا کہ ہمکو معلوم ہو جائیگا کُھر کا پھٹا ہوا ہونا بہت ہی مفید ہے - لیکن بعض صورتون مین تو بہت ہی ہٹیلی خرابیان ظاہر ہوتی ہین - اور اس شگاف مین خراب خراب قسم کی تبدیلیان واقع ہوتی ہین - مویشیون کے مختلف گلّون کے کُھر صورت مین اور کام کی استعداد کے لحاظ سے بہت ہی مختلف ہوتے ہین - بڑے بڑے گجراتی مویشیون کے قبضے چھوٹے چھوٹے اور کھڑے ہوتے ہین اُن کے کُھر بڑے بڑے اور اُن کے شگاف بھی زیادہ پھٹے ہوئے اور وسیع ہوتے ہین - اِن کے کُھر سخت سڑکون پر کام دینے کے نامناسب ہوتے ہین - اگرچہ نرم زمینون پر زراعت کے کامون مین کام دیسکتے ہین - پہاڑی اور بلند قطعات کے مویشیون کے پاؤن چھوٹے صاف نازک اور خوبصورت ہوتے ہین - اور کُھر سخت

اور سڈول اور کھڑے ہوتے ہین - کام کرنے والے اور مضبوط مویشیون کے گھر اکثر اوقات کسیقدر بڑے اور نرم ہوتے ہین - بوڑھے اور کم حیثیت محنتی بیلون مین بغیر اسکے کہ وہ پیشتر کبھی لنگڑے ہوی ہون کرانک لیمے نائیٹس پیدا ہو جاتا ہے - بازارون مین ایسے بیلون کا کام کرتے ہوئے نظر آنا جنکے کھر بہت بڑھے ہوئے ہون کچھ عجیب بات نہین - یہ کھر سامنے کی طرف خم کھائے ہوئے ہوتے ہین - اور اِن مین آڑی لکیرین اور نشیب پائے جاتے ہین - اِنکا بوجھ زیادہ تر ایڑی پر ہی اُٹھایا جاتا ہے - جب اِنکو بغور امتحان کیا جاوے تو اِن سے ہمیشہ تھوڑا تھوڑا گرتے رہنے کے نشان معلوم ہونگے - اور یہ بھی کچھ کم واقع نہین ہوتا کہ اُنکے چھوٹا کرنیکے واسطے اُنکو اُنگلی کے قریب سیدھا کاٹ دیا جاتا ہے کسی پاؤن کا کھر بہ نسبت دوسرے کھر کے زیادہ تر ماؤف معلوم ہوتا ہے - بعض اوقات چارون پاؤن جداگانہ بڑھکر اِسطرح پر خراب ہو جاتے ہین - مجھے ایسی صورت شفا پذیر معلوم نہین ہوتی - اور اِس سے جانور کی قیمت مین فرق آجاتا ہے واضح ہو کہ جب بیل سرکار کے واسطے خریدنے ہون تو اُسوقت اِس قسم کی بے احتیاطی عمل مین نہ آوے عمدہ قسم کے بیلون مین اِس قسم کی بے احتیاطی عمل مین نہ آوے عمدہ قسم کے بیلون مین اِس قسم کی شکایات بہت کم ہوتی ہین - اور یہ صرف خراب سینگون والے - چھوٹے کوہان والے اور کمزور جسم والے جانورون مین پائی جاتی ہے -

انٹر نگبولیٹ ٹیومر گجراتی جانورون مین علی الخصوص پایا جاتا ہے - اور جن مقامات مین شگاف کی جلد بہت کچھ سینگ کے مادّے مین تبدیل ہونے لگتی ہے اور اِس سے لنگڑا پن اِسطرح پر پیدا ہوتا ہے کہ دونون پنجون کے باہم ملنے کے وقت دباؤ اور درد کے باعث سے تکلیف ہوتی ہے اور اِس ٹیومر کی وجہ سے باہر کا پنجہ علی العموم باہر کی طرف مڑ جاتا ہے - اور اِسطرح پر پاؤن بدصورت ہو کر ہمیشہ کے لئے لنگڑا

ہوجاتا ہے۔ اِس ٹیومر کے ہونیکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ دونون پنجون کے درمیان کوئی غیر شے گھسکر وہان پر قایم ہوجاتی ہے۔ بلکہ میل بھی جمع ہوجاتا ہے اور اس طرح پر وہان خارش ہوتی رہتی ہے۔ بعض اوقات ایسا لنگڑاپن ظاہر ہوتا ہے کہ اُس مین کوئی ٹیومر نہین پایا جاتا۔ بعض اِس قسم کے بیمارون مین بڑے بڑے حجم کے ریشہ دار بڑھاؤ پیدا ہوجاتی ہین۔ یہ یا تو کسی گرانیولیشن والے ٹشو سے بنتی ہین یا کنکٹو ٹشو یعنی کسی الحاقی مادہ سے۔ اور اِن کی پیدائیش شگاف کے مقام سے شروع ہوتی ہے۔ پہلی صورت مین یہ نرم نازک اور اِس سے خون کے رستے رہنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور اِس پر زخم پیدا ہوجاتے ہین اور پچھلی صورت مین اسباب نامعلوم رہتے ہین۔ کھر کے شگاف کا ٹیومر اگرچہ نرم رفتار مین کسی جانور کو تکلیف نہین دیتا لیکن دوڑانے کے وقت اُسکو بالکل لنگڑا بنا دیتا ہے۔ اور اِسکے قدم کی تیزی اور مضبوطی مین بہت کچھ خلل پیدا کر سکتا ہے۔ اِس قسم کے مریضون کو آرام ہونا بہت مشکل ہے۔ کاسٹک ادویات کے استعمال سے سوا نقصان کے کوئی فائدہ متصور نہین ہے۔ اگر اِن کو گرم لوہے یا چاقو سے علیحدہ کر دیا جاوے تو یہ ایک اچھا علاج ہے۔ اور اِس عمل کے بعد جانور اور اُسکے پاؤن کو آرام سے رکھے۔ اور پنجون کو کسی مضبوط پٹی سے اچھی طرح پر کس کر اُنکو پھیلنے نہ دین۔ بعض اوقات اِن مقامات پر مکمل التیام حاصل ہونیکے بعد شگاف مین ایک چھوٹی سی دراڑ باقی رہ جاتی ہے۔ اور وہ کسی طرح آرام ہونے مین نہین آتی۔ جب جانور کام پر لگایا جاتا ہے تو یہ بڑھ کر اور بھی شست ہوجاتی ہے۔ اور یا اِس مین کوئی غیر شے گھسکر یا اُس مقام پر کیڑے پیدا ہو کر وہان پر خراش جاری رہتی ہے۔ اور پھر اِس سے فاؤل ان دی فٹ یعنی (کھر کی بیماری) نتیجہ ہوتا ہے۔

ہندوستان مین اپنی مقدار سے بڑھے ہوئے کھر بھی اکثر مشاہدے مین آتے ہین

کھُر خمدار ہوکر اُنکی صورت بھیڈو کے سینگون کی طرح کی ہوجاتی ہے۔ ہر ایک پنجراپول مین اس طرح کی کئی مثالین دیکھنے مین آتی ہین۔ یہ مثالین یا تو فرکچر مین اتصال پیدا ہونیکے بعد ظاہر ہوتی ہین یا جنمین لنگڑاپن اُسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ پانون مین بوجھ نہین سہار سکتا۔ ان غیر معمولی بڑھاؤ کے رُخ کا معلوم کرنا ایک عجیب امر ہے۔ اور نیز وہ صورتین بھی جو ایسے مریضون کے کھُرون مین پیدا ہوتی ہین۔ اور ممکن ہے کہ گھوڑے کے سمون ہین جو تغیّرات پیدا ہوتے رہتے ہین۔ اُنکی تحقیق اور تفتیش سے آئندہ کو قابل قدر ثابت ہو۔ واقعات سے معلوم ہوتا ہی کہ ایسی صورتون مین بہ نسبت کھُرون کے سامنے کے حصّے کی ایڑی جلد بڑھتی ہی۔ کھُرون کا اگلا حصّہ آڑے طور پر مقعر اور لکیر دار لکیر ہوجاتا ہے۔ اور خشک اور بے قاعدہ طور پر پھٹی پھٹی معلوم ہوتی ہین۔ ان بڑھاؤ کے حالات مین سے بعض میکانیکل اور بعض وائی ٹل خیال کئے گئے ہین۔ چنانچہ اوّل وائی ٹل (ا) محس حصّے سے تازہ مادہ پیدا ہوکر سینگ والا مادہ بنتا رہتا ہے۔ اور اس سے پُرانے سینگ کا طبق دبکر معمولی حالات مین کھُر کی طوالت مین نیچے کی سطح کے رگڑ کے اثر سے گھستا رہتا ہے (ب) جاندار حصون سے بیجان حصون کے واسطے کسیقدر رطوبت آتی رہتی ہے (ج) دوران خون اور اعصابی کیفیت سے یہ بڑھاؤ متاثر ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ کیفیتین مقامی اور بالترتیب اثرات کے باعث سے واقع ہوتی رہتی ہین۔ زمین کے محاذ مین سُم کی حرکت اور اُسپر دباؤ کا واقع ہونا دوران خون اور نزاکت سُم کی نمو کی تائید کرتا ہے۔ ان اثرات کی عدم موجودگی سے پاؤن مین کھنچاؤ واقع ہوکر غیر مکمل سینگ کا مادہ کثرت کیساتھ بڑھنے لگتا ہے۔ اور میکانیکل حالات یہ ہین۔ چنانچہ اوّل (ا) محس حصّہ پر اور اس سے کچھ فاصلے پر خشکی کی طرف مائل ہونا۔ (ب) محس ساختونکی ترتیب سُم اور سینگ کی بالیدگی کے رُخ ظاہر ہوتے ہین۔ (ج) چند حصے باہم ایک دوسرے کو

متاثر کرتے ہین اور نیز سُم کے پچھلے حصے کو۔ اور یہی وجہ ہے کہ تلوا بہ نسبت دیوارون کے جلد جلد بڑھتا ہے۔ اب یہ بات واضح ہو کہ محسس حصون سے جسقدر سینگ کا طبق دور ہوگا اُسی قدر اِس پر محسس حصّہ کی تاثیر کم پڑیگی اور میکانیکل اثر زیادہ ہوگا۔ یہ میکانیکل کیفیتین اوپر اور سامنے کی طرف پیچ کھاتی رہتی ہین۔ اور یہ امر اُس دیوار کے سامنے کی سطح کے سخت اور خشک ہوجانیکے باعث سے منتج ہوتا ہے۔ اور کھُر کے پیچھے کا حصّہ بہ نسبت سامنے کے جلد جلد بڑھنے لگتا ہے۔ اور محسس حصّون کے اتصال مین جو کہ ایک صحتور صورت ہوتی ہے فرق آجاتا ہے۔ اور شاید یہ بھی امر واقعی ہے کہ جب ایک دفعہ کوئی بدوضعی پیدا ہوجاوے تو دباؤ کی تاثیر اُس بدوضعی کو اور بھی خراب کرتی رہیگی۔ ڈیوار صاحب ایک تھوڑے عرصے کے جرنل آف کمپریٹو پیتھالوجی انڈ تھیراپیوٹک کے کسی جلد مین ابتدائی سمون کے جداگانہ غیرمعمولی طور پر بڑھ جانیسے بمعہ انفعالی صورت کے یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ اِس قسم کے ایک مریض مین سینگ والے مادّے کی ایک بڑی فاضلہ تیزی پائی گئی اور جسکو وہ اس طرح پر بیان کرتے ہین۔ "اِس خیال سے میرا اِتفاق ہے۔ مگر یہ غیرمعمولی بڑھاؤ کی صورت بہ سبب عروقی کنجسچن کے ظاہر ہوتی ہے۔ اور سینگ والا مادّہ ایسی صورتون مین بہ نسبت حالت صحت کے ناقص رہتا ہے۔ سُم اور ناخنون کا حد سے تجاوز کرجانا ہمیشہ ٹانگ مین پر اِلس واقع ہونیکی ایک دلیل ہے۔

انفلامیشن اور اکزوڈیشن کے نتائج مین کھرون کا گرجانا مقامی اور عام حالات مین کچھ عجب نہین ہوتا۔ لیکن علے العموم اِس امر کے اجازت دینے کے واسطے یہ کافی طور پر نامکمل ہوتا ہے کہ پُرانے سم کو محسس حصّے کی حفاظت کرنیکی اجازت دے تاوقتیکہ ایک خفیف پرت نئے سینگ کا بن جاوے۔ جب گھوڑے کے اِنہین حصّون مین اِس امر کا مقابلہ کیا جاتا ہے تو سینگ والے طبق کا تعلق محسس حصّہ کے ساتھ

بہت خفیف سا معلوم ہوتا ہے۔ لی می نی تو نسبتاً بہت ہی چھوٹے ہوتے ہین۔ کارونری ہیس ٹنس اور فراگ بڑھجاتے ہین۔ اور عملی طور پر کوئی تلوا نہین پایا جاتا۔ اس لحاظ سے کھرون مین کسی تغیر و تبدل کا واقع ہونا کچھ عجیب اتفاق نہین ہے۔ اور جو کہ اسوقت واقع ہوتا ہے کہ جب کسی بڑے اژدہام کے تنگ راستے سے جانور کو لایا جاتا ہے اس طرحپر کہ پاؤن تو ایک جگہ پر قائم ہوتا ہے۔ اور جانور کو جبراً اسکی طرف گھسیٹا جاتا ہے۔ یہ حالت بہت ہی دردناک ہوتی ہے۔ لیکن جلد درست ہوجاتی ہے۔ اور اسکے واقع ہونے مین ایک ٹار بنڈیج یعنی پٹی لگانا چاہیئے۔ اور یہ اسوقت تک لگا رہے کہ جب محسن حصہ کی حفاظت کے واسطے کسی حد تک نئے سینگ کا ایک کافی طبق بن جاوے اسوقت جانور اپنے بوجھ کو سالم پنجون یا کھرون پر سہاریگا اور کمزور پنجون یا کھرون کی حفاظت رکھیگا یہانتک کہ اسکا کھر کام کے لائق ہوجاوے۔

نعلبندی کے وقت چوبھ کا واقع ہونا ایک ایسی کیفیت ہے جو گھوڑون کی نسبت مویشیون مین کم مضر پڑتی ہے۔ نتائج تو ٹھیک ٹھیک ویسی ہی ہوتے ہین۔ لیکن اُن سے ضرر کم ہوتا ہے کیونکہ پیپ بہت جلد خارج ہوجاتی ہے۔ اور یہ امر کارونیٹ کے مقام پر واقع نہین ہوتا بلکہ کھر کے اندر کی طرف ظاہر ہوتا ہے۔ یہ حادثہ عام طور پر واقع ہوتا ہے۔ اور اس سے ہماری ضرب المثل کی تائید ہوتی ہے "ہر ایک طرح کے لنگڑاپن مین نعل کو اوتار دو"۔ اور یہ مثل جیسی گھوڑے پر وارد ہوتی ہے ویسے ہی بیل پر آفت آتی ہے۔ جو جانور شروع سے ہی معالجہ مین آجاوین اُنکے نعل اوتار کر کیلون کے سوراخ کو کھول دین۔ اور اس طریق سے پیپ کا نکالدینا کفایت کرتا ہے زخم کو کاربولائزڈ ٹار سے ڈریس کرین۔ اس طرح پر تھوڑے سے عرصے مین جانور کام کے لائق ہوجائیگا۔ جن جانورون مین غفلت رہی ہو اُنکو اچھی طرحپر پولٹس لگا دین اور تمام سینگ والی ساخت کو نکالدین۔ اور محسن ساختون کو اچھی طرح سے برہنہ کردین

یہ ساختین اوبھری ہوئی فنگس گروتھ کی صورت مین نظر آئین گی۔لیکن اس طرح کی ورم کو کاسٹک کے ذریعے سے کم کرنیکا لالچ نہ کرین۔جون جون خراش کم ہوتی جائیگی یہ ٹشو کم ہوتی جائیگی اور تندرست سینگ کے مادّے کے انپر پرتہ جمنے لگیگی۔جب بیلون سے سڑکون پر کام لیا جانا ہوتا ہے اُسوقت اُنکو نعلین چڑھائی جاتی ہین۔اور ہر ایک پنجے یا کُھر کے معمولی فعل گھوڑی کے فعل کے کوارٹر اور ایڑی کے مشابہ ہوتی ہے۔اور اِسمین انگلیان یا کُھر ایک مقام پر کٹی ہوئی ہوتی ہین۔بعض اوقات میخون کے واسطے نشیب بھی ہوتا ہے لیکن عام طور پر نہین۔جنوبی فرانس مین کارآمد بیلونکی نعلین بہ نسبت ہندوستان کے بڑی ہوتی ہین اور وہ کُھر کا تمام نیچے کا حصّہ ڈھانپے رکھتی ہین اور ایڑی کے مقام پر چوڑی اور اُنگلیون یا کُھر کے سامنے اُنگلیون کے مقام پر تنگ ہوتی ہین۔ہندوستانی فعل مین میخون کے شوراخ یا تو گول یا طویل ہوتے ہین۔تعداد مین تین اور آر پار ہوتے ہین۔اِنکی میخین گھوڑی کی میخونکی طرح چھوٹی ہوتی ہین۔یا اِن کے سر بڑے اور چوڑے ایک جانب سے دوسری جانب کو پائے جاتے ہین۔یا اِن کے سر بٹن کی طرح گول ہوتے ہین یہ تھوڑی ہی دور تک کھبوئے جاتے ہین۔اور جب کُھر کی دیوار مین سے اُن کو نکالکر معمولی طور پر کاٹ دیا جاتا ہے۔یا میخ کا سرا موڑ کر کُھر کی دیوار پر بچھایا جاتا ہے۔نعلین ٹھنڈی لگائی جاتی ہین۔بہت سے کام والے مویشی کمزوری کے باعث سے ٹانگین گھسا کر چلتے ہین یعنی اپنے پچھلے پاؤن کے سامنے حصّے کو گھسیٹ کر چلتے ہین۔اُن کو ایسی نعلین لگائی جاتی ہین جنکے سامنے کا حصّہ اوپر کی طرف پھیلایا جاتا ہے۔اور اُس مقام پر جو کہ گھسا رہتا ہے۔ایسی نعل راست آتی ہے۔اور صرف یہی ایک ساخت ہے جو پتھالو جیکل اور خاص طور پر استعمال مین آتی ہے۔گھوڑی کی معمولی نعل یا بیل کی ڈبل نعل شگاف کے آرام کے واسطے بہت ہی مفید

ثابت ہوتی ہے جبکہ اُسمین ہٹیلے زخم پیدا ہو جاتے ہین - لیکن مجھکو اِنکے آزمانیکا
ابھی موقعہ نہین ملا - اور محض صلاح کے طور پر اس تجویز کو پیش کیا گیا -

نعلبندی کی لنگڑاہٹ - یہ تکلیف جب چوبھ کے باعث سے واقع نہین ہوتی تو معمولی طور پر نعل کے ایک عرصے دراز تک لگے رہنے سے ظاہر ہوتی ہے - اس صورت مین وہ ٹوٹ کر خم کھا جاتی ہین - اور محس ساختون پر دباؤ پیدا کرتی ہین - اور وہان پر ایک معمولی طور کا انسایزڈ وونڈ یا سادہ زخم بنجاتا ہی یا نعل کی ایڑی سینگ والے مادّے مین بال آف دی فٹ (تلوے) کے مقام پر کھبکر محس حصّے چھل جاتے ہین - ایسے مریضون کا علاج بہت سادہ سادہ ہوتا ہے - سبب کو رفع کرنا - پولٹس لگانا اور کاربولائیزڈ ٹار سے ڈریس کرنا - پاؤن کا دُکھنا زیادہ گھساؤ کے باعث سے اُسوقت واقع ہوتا ہے جب جانور سے سڑک پر نعلون کے بغیر کام لیا جاتا ہے یا آنکہ جب نعل کے بدلنے مین غفلت کی جاتی ہے - بھاری جسم کے مویشیون کو اس طرح پر زیادہ تکلیف ہوتی ہے - اور بعض نسلون کے کھُر ایسے سخت ہوتے ہین کہ وہ بغیر نعلبندی کے کام دیسکتے ہین - کھُرونکو آسٹرنجنٹ یا قابض اشیا کے لگانے سے مصنوعی طور پر سخت بنا سکتے ہین - اس مطلب کے واسطے ریٹھہ ایک اچھی چیز ہے - کھُرون کے زیادہ گھساؤ مین آرام اور مصنوعی محافظ بہت ہی مفید پڑتے ہین - لیکن اِس قسم کے بیمارون کو جلد آرام ہو جاتا ہے صرف ایسے مریضون مین دیر لگتی ہے جنمین زیادہ گھساؤ کے ساتھ زخم بھی ہو جاتے ہین - اِنمین درد اور انفلامیشن یا سوزش کم کرنیکے واسطے پولٹس کا استعمال کرنا چاہیے - مویشیون کے شفاخانہ مین کیٹل فٹ پولٹسنگ بوٹ (یا توبری) مفید ہوتے لیکن بعض ایسے جانور بھی ہوتے ہین جو اِن کو پھن نہین سکتے - لگانے کے بعد اگر یہ جلد ڈھیلے پڑ جاوین یا نکل جاوین تو جوش دی ہوئی السی اور چوکر کا یا چیکنے والا مرکب اڈھیزو مکسچر

پاؤن کے گردا گرد بذریعہ پولٹس کے کپڑے کے لگانا چاہیئے - یہ لیشی مقدار مین ذرا کم ہو اور اسکو بنڈج یا رسّی کے ذریعے سے اچھی طرح پر کسدین - شفاخانون مین پاؤن کے مریضونمین ایک خاص توجہ اور احتیاط کرنی پڑتی ہے - کیونکہ انکا ڈریس کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے اسلئے ڈریسر اس کام کے واسطے زیادہ متوجہ نہین ہوتے پھر پاؤن کے ڈریسنگ سرک بھی جایا کرتے ہین اور انکے درمیان مین میل کچیل گھسکر یہ اور بھی خراب ہوجاتے ہین - گرم ممالک مین یہ امر علے الخصوص واقع ہوتا ہے کہ یہ بودار پیپ اور کرم سینگ کے مادّے کے نیچے جمع ہوکر پاؤن کے امراض مین مختلف عوارض پیدا کرتے ہین مویشیونمین وقتاً فوقتاً شگاف سم یا سینڈ کریک بھی دیکھا جاتا ہے - اور اسکا علاج بھی گھوڑون کے طور پر کیا جاتا ہے - سیڈی ٹو اور کنکر جہانتک میرا تجربہ ہے - بیلون مین دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا - مجھکو اکوٹ لے می نائی ٹس کا کوئی کیس نہین ملا - لیکن مجھکو اس امر سے کوئی انکار نہین ہے کہ یہ امراض ہندوستان کے بیلون مین ہوتے ہی نہین -

کارآمد بیلون کی پیڈل سرجری مین "گرشڈ فٹ" سے واقفیت پیدا کرنا ایک ضروری امر ہے یہ اکثر چوٹ وغیرہ کا نتیجہ ہوتا ہے - اسمین معمولی طور پر پچھلے پاؤنکا باہر کا پنجہ یا کھر مبتلا ہوتا ہے - اپنی شدت مین مختلف طور پر ظاہر ہوتا ہے - یعنی جسقدر ضرب اور ٹشو کی مقدار ہوگی اُسی قدر اسکی سختی پائی جائیگی - ایسے مریضون مین ذیل کی ایک یا زیادہ کیفیتین پائی جاتی ہین -

اوّل کھر کے سینگ کے مادہ کا ڈھیلا یا علیحدہ ہونا -

دوم سینگ کے مادہ مین فرکچر کا واقع ہونا -

سوم کیراٹی جی نس سٹرکچر مین کینٹوزن یا لاسریشن کا ہونا -

چہارم جائنٹ کا کھل جانا -

پنجم۔ سیمپل یا کامی نیوٹڈ فرکچر جو کہ اکثر اوقات کمیاؤنڈ قسم کا ہوتا ہی۔
ششم۔ کھر کے سامنے کے حصّے کے ڈسٹل انڈ کا ضایع ہو جانا۔

ایسی قسم کے مریض کے داخل ہونے کے وقت اوّل اوّل یہ ضروری ہی کہ احتیاط کے ساتھ امتحان کرے اور ضرب و زخم کی اصلی ماہیت کو معلوم کر لین۔ بعض اوقات اِس مقام پر بہت سا ہمورج یا جریان خون بھی پایا جاتا ہی لیکن یہ خود بخود بند ہو جاتا ہے اور اگر اِسپر سرد پانی ٹپکا یا جاوے خواہ بذریعہ ایری گیٹر کے اور خواہ بذریعہ مشک کے تو جلد بند ہو جاتا ہے جو مریض امتحان سے کچھ عرصے پہلے زخمی ہون تو اُن پر پیپ نکالنے کی غرض سے پولٹس باندھی اور کرم وغیرہ کے خارج کرنیکے واسطے معمولی طریقون کو عمل مین لاوین۔ پورے انسپکشن ملاحظہ کے اول اول اِن امورات کو اچھی طرح دیکھ بھال لین بیلون کی صحتوری کے امتحان مین اِس قسم کے ضرر کا معلوم کر لینا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بعض اوقات بہت اور سخت تبدیلیان پاؤن مین پائی جاتی ہین۔ حالانکہ خارجی طور پر بدوضعی اور ورم کا کم سُراغ ملتا ہے۔ کہرون کو نہایت احتیاط کے ساتھ دوسرے پاؤن کے کُہرون کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیے۔ اور علے الخصوص اِس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہ اندر کی طرف اپنے رقیق کُہر کی طرف اچھی طرح پر مڑ سکتی ہین یا نہین۔ انگوٹھی کی نوک پر سیننگ کا مادہ پایا نہین جاتا۔ اگر ایسے کیس مین غفلت ہو جاوے تو یہ ایک بھاری خرابی کا مرکز بن سکتی ہے۔ اور اسکو بمشکل آرام ہوتا ہے۔ کیونکہ اِس مقام پر ایک کرانک السرن جاتا ہے مجھکو پورا پورا یقین ہے کہ بہت سے گم کرانک لیمی نٹس کے مریض بیل جو ہمیشہ ہمارے شفاخانون مین آتے رہتے ہین وہ کرشڈ فٹ کے نتایج ہوتے ہین مجھکو بھی ایک کیس مین اِس قسم کی شہادت ملی ہے۔ اور اِسمین کسی جسمانی عارضہ کی نوبت کے بعد فرکچر پایا گیا جو کہ طویل طور پر ایک کُہر کی پاسٹرن ہڈی مین پایا گیا۔ تھوڑے

عرصے کے مریضون مین اُنکی تشخیص کے واسطے کوئی مشکل نہین پڑتی لیکن اُنکا انجام بتلانا مشکل ہوتا ہے۔صرف خفیف بیمارون مین تو بلا تامل کہہ سکتے ہین کہ اِنکو آرام ہوجاویگا۔اور اُسکی صحت مین بھی کوئی نقصان واقع نہ ہوگا۔بعض قسم کی بدوضعی۔اور قدم کی ٹھیک اور مضبوط ہونیکی نسبت البتہ دھڑکا رہتا ہے۔اور ضرر رسیدہ کُھر عملی طور پر نکمے ہوجاتے ہین۔سخت قسم کے مریضون مین ہمیشہ کے لئے لنگڑاپن لاحق ہوجاتا ہے۔اور پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہو کہ ایسے جانورون سے کام لینا بے رحمی مین داخل ہے یا نہین۔اِس امر مین یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا جانور کو کام کرنے مین درد محسوس ہوتا ہے۔یا یہ لنگڑاپن کسی ناقابلیت کیوجہ سے ہے یا پاؤن کے افعال کے اچھی طرح پر صادر ہونے مین کوئی رکاوٹ ہے اور یا کُھر کے اوپر کے حصّون مین کوئی مقامی کمزوری ہے۔یا کسی کھر کے ضائع ہوجانے پر کوئی بیقاعدہ زور لگانا پڑتا ہے۔جب مدامی لنگڑاپن کسی طرح جب پاؤن کے جوڑون کے انکی لوسس کے باعث سے ہوتی ہے۔جب ہڈی اُکھڑ جاتی ہے یا ٹوٹ جاتی ہے اور اُسکی مرمت ابھی غیر ممکن ہوتی ہے۔یا کسی قسم کی بدوضعی موجود ہوتی ہے۔تو میری رائے مین ایسی صورتون مین جانور کو کام پر لگانا بے رحمی مین داخل نہین ہے۔لیکن جب بظاہر کوئی موچ آئی ہوئی معلوم ہو کھلا زخم موجود ہو۔یا ضرب و زخم کے لگنے کے بعد اِسقدر وقت نہ گذر چکا ہو جسمین پوری پوری مرمت ہوسکے تو ایسی صورتون مین کام لینا بے رحمی مین داخل ہے۔یہ ایک بڑا ضروری سوال ہے اور اِسمین زیادہ تر خرابی واقع ہوتی ہے۔اِس خرابی کے نتائج ذیل مین درج کئے جاتے ہین:۔

اوّل سینگ والے مادے کے بیقاعدہ طور پر بڑھ جانے سے بدوضعی کا واقع ہونا۔
دوم پیڈل جائنٹ مین انکی لوسس کا پیدا ہونا۔سوم کرانک السر۔

چہارم کھر کا ضائع ہو جانا۔ پنجم مدامی لنگڑا پن بلا کسی ظاہری سبب کے واقع ہونا۔ مثلاً کامی نیوٹڈ فرکچر۔ بعض اوقات کرشڈ فٹ سے جانور ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ نتیجہ اُسوقت معلوم ہوتا ہے جب جانور بیٹھکر اُٹھنا نہین چاہتا۔ یا صرف کھڑا ہی رہتا ہے۔ یہ صورت کسی ضروب زخم کے لگنے کے بعد شدید درد مین مبتلا ہونے سے واقع ہوتی ہے۔ اور ایسے مریض جسم پر ایک بڑے شاق کا اثر ظاہر کرتے ہین۔ ایسی صورت اکثر اوقات کسی نہ کسی وجہ سے علے الخصوص دردناک معلوم ہوتی ہے۔ یہ درد ایک عرصے دراز تک رہتا ہے۔ اور اخیر مین یہ جانور ایسا بیٹھتا ہے کہ پھر اُٹھ نہین سکتا۔ کیونکہ یا تو اُسکو اُٹھنے کے وقت سخت تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یا اِسلیئے کہ اُسکو لیٹا رہنے کی صورت مین زیادہ آرام حاصل رہتا ہے۔ یہ بے اطمینانی کی حالت علے الفرض اُسوقت پیدا ہوتی ہے۔ جب دو یا دو سے زیادہ پاؤن ایک ہی وقت مین مبتلا ہوتے ہین۔ اور علے الخصوص جبکہ دونون پاؤن جسم کے ایک ہی جانب پر واقع ہون۔ جب جانور بیٹھ جاتا ہے تو پھر علے العموم ویسا ہی پڑا رہتا ہے۔ گو خوراک کھاتا پیتا رہتا ہے لیکن بہ تدریج گھٹتا جاتا ہے۔ اُٹھنے کے واسطے کوشش ہی نہین کرتا۔ اور اگر اُسکے جسم کے نیچے بمب یعنی بانس لگانیسے اُسکو اُٹھایا بھی جاوے تو وہ پھر بیٹھ جاتا ہے۔ مویشیون کیلیئے شلنگ علی الفرض نامناسب ہے۔ پھر جیسا کہ ولیم صاحب انگریزی مویشیون کی نسبت فرماتے ہین۔ جانور اپنی جان چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ اب زیادہ خدمت کرانیکے قابل نہین رہتا۔ رفتہ رفتہ جسم پر بیڈ سور بننے شروع ہو جاتے ہین۔ خواہ جانور کے بستر کا کیسا ہی انتظام کیا جاوے۔ جانور دُبلا اور لاغر ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر اسہال مین مبتلا ہوکر ہلاک ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مجھکو خیال ہوا ہے کہ ایسے مریضون کے جسم الکٹرسٹی یا تار برقی کی دھار سے شاق پیدا کرنے سے بہت فائدہ حاصل ہو۔ کیونکہ

ایسے شاقون سے جانور فی الفور کھڑا ہوجائیگا - اور بجلی کی دھار گویا نروس سیوٹ کے طور پر کام دیگی - لیکن اس معالجے کے آزمانیکا مجھکو اتفاق نہین ہوا ضرر رسیدہ مقامات پر انوڈائین ادویات کے استعمال سے خراب نتائج کی اصلاح کے واسطے کوئی کامیابی حاصل نہین ہوئی - نیورائمی کا تجربہ نہین کیا گیا - اور ایسے کیس بھی نہین ہوتے جو ایسی دستکاری کو پسند کرین - ایک کیس مین مین نے دردناک کھر کا امپوٹیشن یا قطع کرنا بھی کردیا تھا اور اِسمین صرف سوا اُس تکلیف کے آرام کے ضرر رسیدہ مقام کے التیام مین کوئی عمدہ نتیجہ حاصل نہ ہوا - مریض تین روز کے اندر اندر ہلاک ہوگیا - حالانکہ معمولی حالات مین وہ ایک عرصہ تک زندہ رہ سکتا تھا - ہمارے ہندو صاحبان عدم شفاپذیر جانورون کے ہلاک کردنیکے برخلاف ہین - حالانکہ اِس تکلیف مین ایسے جانورون کا رکھا جانا خرچ اور محنت کو رائیگان کرتا ہے - مجھے ابھی تک کہین اور دوسرے انستھیٹک ادویات کے استعمال کا اتفاق نہین ہوا - جو وقتاً فوقتاً جانور کو اپنے مرضی پر کھڑے ہونیکی غرض سے استعمال مین لائے جاتے ہین - تجربے سے پایا جاتا ہے کہ جانور بیٹھ جاتے ہین اُنکا اہتمام اکثر خوفناک ہوتا ہے - مین ایک ایسی مثال پیش کرسکتا ہون جسمین جانور نے ایک اچھا مقابلہ کیا - لیکن بعد اِسکے کہ اُسنے چند بار اپنے مرض سے اُٹھنے کی کوشش کی اُسکی تندرست ٹانگون کے بیڈ سور مین وسیع طور پر انفلامیشن پیدا ہوگیا - اور آخر پھر وہ ایسا گرا کہ پھر اُٹھ نہ سکا - بیلون کی سرجری مین ایسا خراش آور اور سخت کوئی عارضہ نہین ہے - اور مجھکو یہ بات معلوم ہے کہ انگریزی بیلونکی نسبت ہندوستانی بیل کم روبصحت ہوسکتا ہے - ایا سٹی میولنٹ اور نروٹانک سخت قسم کے پاؤن کے صدمات مین ایسے حالات کے روکنے کے واسطے اور جانور کی عام حالت کے بحال کرنیکے واسطے مفید ہوسکتے ہین - آیا اِس قسم کے مریضون کے نروس

سسٹم مین کوئی خاص ہرج واقع ہوتا ہے جس سے وہ اُبھر نہین سکتے اور اُنکی طبیعت بیڈ سورون مین مبتلا ہونیکے واسطے مائل ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضون کے واسطے کونسا عملی سہارا تجویز کیا جا سکتا ہے اور جانور کے بیٹھ جانے کے واسطے کونسی منذرہ علامات ہین۔ اور نیز یہ امر کہ آیا اُن علامات کے شروع ہی مین معلوم ہو جانے پر اِن عوارض کے روکنے کا ہم انتظام کر سکتے ہین۔ یہ ایسے سوالات ہین کہ اِن کی نسبت ابتک کوئی فیصلہ نہین دیا گیا۔ لیکن اِنکا ذکر کر دینے سے اِسقدر ہو جائیگا کہ اِن امورات کی نسبت تفتیش شروع ہو جائیگی۔ اور یہ بھی واضح ہو جائیگا۔ کہ اِس امر مین ابھی اور کسقدر اطلاع کا حاصل ہونا باقی ہے۔ کرشنڈ فٹ کا معمولی علاج یہ ہے کہ ہموریج (جریان خون) کو بند کرین۔ کوئی فارن باڈی ہو تو اُسکو نکالدین۔ عملی طور پر اُس مقام کے التیام کے واسطے کوشش کرین۔ لیکن ایسے مریضون کے واسطے قرین مصلحت تو یہی ہے کہ سرجری کے عمل مین لانیکی نسبت بہت ہی محتاط رہین۔ اور ہر ایک طرح پر نیچر کی تائید کرین۔ اُکھڑا پکھڑا سینگ مادہ تمام نکال دینا چاہیئے۔ مگر گرانوجی نس ٹشو کے تمام حصے جہانتک ممکن ہو بچا لینے چاہئین۔ بلکہ ہڈی کے ٹکڑے بھی تا وقتیکہ وہ اُکھڑے پکھڑے نہ ہون۔ اُنکو رہنے دین۔ اور اُنکو اپنی طبیعت پر چھوڑ دین۔ مگر نسبتاً یہ ٹکڑے شاذ و نادر ہی اُکھڑتے ہین۔ کیونکہ آس پاس ہڈیس کی ساخت بہت ہی عروقی ہوتی ہے۔ اِسکی کیفیت سینگ کے فرکچر کی کیفیت سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ اِسمین کسی بڑے جوف کا ڈھانپنا نہین ہوتا۔ اِسمین عروق اور مغز کی کمی نہین ہوتی۔ بلکہ برخلاف اسکے اِن مقام کی ہڈیون کی ترکیب اعلےٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ اور یہ ایک بہت ہی عروقی جھلی سے پوشیدہ رہتی ہین۔ اِس لحاظ سے ہم دیکھتے ہین کہ اِس مقام کی مرمت جلد جلد ہونے لگتی ہے۔ اور اسکا پسیٹ مکمل ہوتا ہے۔ ٹسم کی اصلاح ہو کر نقل مطابق اصل ہو جاتا ہے۔ اِسمین صرف اِسکے

آخری درجہ مین دقت پیدا ہوتی ہے - اور تب ہم ایک بڑا ہٹیلا لٹوالسر دیکھتے ہین جسکی نسبت پہلے ذکر بھی کر چکے ہین - اِسکے پیندے کی ساخت ادنیٰ قسم کے گرانیولر ٹشو سے بنتی ہے - اسکے کنارے ریشہ دار چھلون اور سینگ کے سے مادے سے بنتے ہین - اور اخیر پر یہ صورت مین گول ہوجاتے ہین - ایسی صورتون مین ابتدا پرکلورائڈ آف ایرن کا سولیوشن لگانے سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے - بوبٹر آف انٹی مونی سے - یا خفیف طور پر گرم لوہا لگانے سے - اِن سے ایک اسکار بن جاتا ہے اور ساتھ ہی زخم کے پیندے مین تحریک شروع ہوجاتی ہے - اور اِسطرح پر وہان پر التیام تکمیل پاتا ہے - ایک دو دن کے عرصہ مین بغیر اِسکے کہ اسکار مین کوئی خلل واقع ہو پاؤن پر نعل لگانے چاہیئے - اور جانور کو کام پر بھیجا جاوے لیکن اُسکو کچھ عرصہ تک زیر نظر ضرور رکھنا چاہیئے - بعض اوقات تو اور کوئی تکلف پیدا نہین ہوتی - اور دوسری حالت مین زخم کو اکثر اوقات بذریعہ کاسٹک کے ڈریس کرنا چاہیئے - اِس طرح پر یہ بتدریج کم ہوتا جائیگا - لیکن تاوقتیکہ یہ بالکل غائب نہ ہوجاوے اِسکی طرف پوری توجہ مبذول رکھنی چاہیئے - کیونکہ اکثر نازک حالت مین رہتا ہے اور اِسمین فارن باڈی کے گھس جانیکا اندیشہ رہتا ہے بلکہ غفلت کی صورت مین اسمین کرم تک پیدا ہوجاتے ہین - کاربولائیزڈ ٹارنیٹ جمپل اور میڈی کیٹڈ پولٹس - اسٹرنجنٹ اور انٹی سپٹک ڈریسنگ کی ضرورت پڑتی ہے - جو ٹشو ابھرے ہوئے ہون اُنکو فنگس نہین سمجھنا چاہیئے اور نہ اُنکو جلاوین - اگر اُنکا بآرام علاج کیا جاوے یا اُنکو اپنے طور پر چھوڑ دیا جاوے تو وہ خود بخود بیٹھ جائینگے - لیکن اگر اُن مین خراش پیدا ہوگئی تو پھر سخت ہٹیلی اور اصلی فنگس گروتھ بن جائینگے -

مین خیال کرتا ہون کہ قبضے کی ہڈیونکا فرکچر بھی لنگڑے پن کا ایک متواتر باعث

ہوتا ہے۔ لیکن اِسکا تشخیص کرنا بہت مشکل ہی۔ ایسے بہت سے بیمارونمین بیرونی کیلس طیار نہین ہوتا۔ اور ٹوٹی ہوئی ہڈی باہم ٹھیک طور پر ملی رہتی ہین۔ اس طرح پر اُنکی درمیانی حرکت سے بہت ہی کم رگڑ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ امر ہمیشہ پایا جاتا ہے۔ صدمہ کے بعد ایک عرصے کے گذر جانے پر بھی اُس مقام کے التیام کی صورت نظر نہین آتی۔ باقی کے مریضونمین معمولی طور پر مرمت شروع ہو جاتی ہے اور تھوڑی سی بدوضعی ہو کر التیام واقع ہوتا ہے یہ فرکچر علے العموم سمپل اور راو بلیک ہوتے ہین جو کبھی اپر ہوتا ہے اور کبھی لو ور اور کبھی کبھی آمین دو یا اِس سے زیادہ ہڈیان شامل ہوتی ہین۔ غالبًا یہ صدمہ ہمیشہ سیدھی ضرب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ صرف شاق کے طفیل ہڈی کا ٹوٹ جانا اور پھر گھوڑے کی پاسٹرن ہونیکا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ کھُر کا شگاف لچک کے دینے اور کنکشن یعنی شاق کے کم کرنیکا کافی ذریعہ ہے۔ پاسٹرن کے ترچھا ہونیکے علاوہ ٹانگ کے نیچے کے حصے مین پیٹ سے چھوٹی چھوٹی ہڈیان اور جوڑ ہوتے ہین اور کھُر کا کل خانہ بھی ایلاسٹک ہوتا ہے۔ بیل اور دوسرے جگالی کرنیوالے جانوروں کے پاؤن مین انٹروسیس لگامنٹ اور کنیکٹنگ لگامنٹ کی موجودگی کے باعث سے اُس قطار کی حدود کے اندر چاہیے انحراف کا ہونا ممکن ہوتا ہے۔ اِس امر کو تسلیم کرنا چاہیے کہ اِس طرح جو زیادہ لچک حاصل ہوتی ہے اور نیز بیل سے ایسا سخت کام بھی نہین لیا جاتا جس سے کہ وہ دوڑ دوڑ کر چلے۔ تو ایسے امراض جو گھوڑون مین بسبب کنکشن کے پیدا ہونے مین وہ بیلون مین ایسے امور کا نتیجہ نہین ہو سکتین۔ تاہم بعض شکایات ایسی ہین کہ وہ بعض دیگر اسباب سے پیدا ہوتی ہین۔ مثلًا رنگ بون لنگڑے پن اور بدوضعی کے واسطے کوئی انوکھا سبب نہین ہے جس سے یہ باتین بغیر اسکے کہ مریض کے افعال متاثر ہون واقع ہوتی ہین۔ اگرچہ ہم اِس امر سے قطعی طور پر نتیجہ نہین نکال سکتے کہ یہ تکالیف بالکل صدمہ سے ہی

واقع ہوتی ہین - کیا اس خیال کی تائید مین وجوہات بھی ہین - فرکچر اور ان کی
لوسس کی صورت مین بطور معالجہ کے بہت کم فائدہ حاصل کر سکتے ہین - اس قسم
کے کرانک مریضون کو کام سے خارج کر دینا غلطی مین داخل ہے اس خیال کی تائید
مین ہمارے پاس کافی شہادت موجود ہے کہ حیوانات سفلی کے جوڑون اور ٹانگون
کے امراض مین جبتک جانور کام کر سکتے ہین اُنکو کام کرنے دین - گو وہ کام شروع
کرنیکے اکڑے ہوئے کیون نہ معلوم ہون - کیلس یا انکے لوسس والے جوڑون مین
روماٹیزم کے درد جاری رہتے ہین - علے الخصوص مرطوب موسم مین - ایسی صورت
مین جانور کو ایک عرصے تک کام مین لگا رکھنا چاہیئے - جون جون وہ کام مین گرم ہوتا
جائیگا - اُسکا درد بھی کم ہوتا جائیگا - اور اسمین اگر کوئی نقص بھی رہ جائیگا تو وہ خالص
میکانیکل اور جوڑ کی لچک کی کمی کے باعث سے واقع ہوگا - یا ٹنڈنون کے افعال
مین سینگ والے مادے کے ڈیپازٹ ہارج ہونگے جو انسپکٹر جانورون پر بیرحمیون کے
روکنے کے واسطے نگران ہین اُنکو یہ امورات صاف طور پر سمجھ لینے چاہیئے - علاوہ
اسکے اُنکو یہ امر بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ بعض اوقات جانورون کو اکڑی ہوئی ٹانگون
کے ساتھ کام پر لگانا مفید ہوتا ہے - اس خیال سے کہ جن جوڑون مین معطل رہنے
سے فاس انکی لوسس ہوگیا ہے اُسکی طاقت بڑھ جاوے - اور اُن مقامات پر
جو ڈیپازٹ علے العموم اور جوفون کی ساخت مین پیدا ہوگئے ہین وہ جذب ہونے
لگین - اور اس طرح پر ٹنڈن اپنا کام ادا کرنے لگین -

اب ہم مریضون کی اُس بڑی جماعت کی طرف توجہ کرتے ہین جنکو السر آف
دی فٹ کے عنوان مین شمار کیا جاتا ہے - یہ اپنی سختی مین اور اسباب مین بہت
ہی مختلف ہوتے ہین اور اگر ان پر باحتیاط تمام غور کیجاوے تو اس نے باظہار
اس امر کے کہ ایسے سرجیکل حالات فن بیطاری کی ہر ایک شاخ مین اکثر معالجے مین

آتے رہتے ہین ایک عمدہ سبق حاصل ہوتا ہے۔ صرف اکسکوری ایشن اور بلسٹرون سے یہ ایسے خوفناک ہوجاتے ہین کہ انمین امپوٹیشن کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے حالانکہ ان کے اسباب سادہ طور پر یا توٹرامیٹک ہوتے ہین یا موروثی اور یا ایسے جسمانی حالات جو بطور اکتساب حاصل ہون۔

**اوّل۔ السریشن آف دی کلفٹ** ۔ یہ فارن باڈی کا نتیجہ ہوتا ہی مثلاً کوئی نوکدار کنکر یا خشک مٹی پنجون کے درمیان پھنس جاتی ہے۔ جب جانور بگڑکر اِدھر اُدھر دوڑنے لگتا ہے تو اُسکے رستے کے سرے کی گانٹھ کے شگاف مین پھنس جانے سے بھی یہ پیدا ہوجاتے ہین۔ باقی کے ایسی قسم کے السر بھی ہوتے ہین جو فٹ انڈ ماؤتھ ڈزیز کے باعث سے پیدا ہوتے ہین۔ اور اگر ان کی اچھی طرح سے نگرانی کی جاوے تو غیر مخصوص زخمون کی طرح یہ جلد اچھے ہوجاتے ہین۔ بشرطیکہ جانور کو ستھرا اور آرام سے رکھین۔ لیکن اگر جانور اپنا کام برابر کرتا رہے تو پھر کوائیٹر کا اندیشہ ہوجاتا ہے۔ کاربولائیزڈ ٹار اور انٹی سپٹک بنڈجون سے اکثر شفا حاصل ہوجاتی ہے۔ لیکن اِس مقام پر جیسے کام کرنے والے جانورون کے امراض کا دستور ہے۔ غفلت یا بدسلوکی سے مرض ایسا خراب ہوجاتا ہے کہ اسوقت سرجن کو سارا زور لگانا پڑتا ہے بلکہ شفا کا حاصل کرنا ہی مشکل ہوجاتا ہے۔ اِنمین کیڑون کا پڑجانا اور پیپ کا سینگ نما مادّے کی تہون مین گھس جانا ایسے امور ہین جنکی سخت نگرانی ہونی چاہیئے۔ اِن پر ڈریسنگ ٹھہر نہین سکتی۔ اور علے الخصوص پاؤن کے پیچھے کے حصے مین کیونکہ جو درد اور ٹیس مین مقام زخم پر خواہ بسبب مرض کے یا دواؤن کی خراش کی پیدا ہوتی ہین اُنکو جانور سہار نہین سکتا اور جھٹ ڈریسنگ کو جھٹک دیتا ہے۔ پاؤن کے مریضون کے واسطے ایک دہقانی اور طیار علاج ہے۔ اور اُسوقت جبکہ کئی ایک مریضون کا علاج کرنا ہوتا ہے علے الخصوص فٹ

انڈماؤتھ ڈزیز مین - اور وہ یہ ہے کہ اوّل اوّل جانورون کو کسی مرطوب چراگاہ یا
زمین یا ندی مین سے گذرنے دین اور پھر اسکے بعد اسٹرینجنٹ فٹ باتھ مین سے
انکو گذارین - لیکن یہ امر صرف اُسیوقت جائز ہے کہ جب بیقین طور پر معلوم ہوجاوے
کہ مرض کی کسی ڈی کنٹیجیس حالت کا وقت گذر چکا ہے - ایسے مریض جب معالجے کے
واسطے آوین تو اُنمین سے ہر ایک کو اچھی طرح سے امتحان کرین اور پھر اس امتحان
کو کم سے کم ایک ہفتہ بعد ضرور کر لیا کرین - جن پاؤن کے زخمون کی نسبت غفلت
ہوجاتی ہی - وہ مزمن ہوکر علاج پذیر نہین ہوسکتے - کاسٹک یا گرم لوہی کا استعمال
اِس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُس حصّے کے قوائے زندگی تیز کئے جاوین
اور زخم کے اوپر جو سُست یا کیلس بن گئے ہین اُنکو نکال لیا جاوے - دیگر اقسام
کے زخمون کی طرح شفاخانو نمین خاص خاص تدابیر عمل مین لانی چاہئین جس سے
صدمے کے مقامات مکھیون اور مریض کی زبان کی تیز چاٹ سے محفوظ رہین - اور
نیز کوؤن کے حملات سے بھی بچے رہین - یہ ایک تعجب خیز امر ہے کہ یہ کوئی ان جانورون
پر پیشتر اسکے کہ وہ کوئی خفگی ظاہر کرین کس کس قسم کے ظلم ڈھاتے ہین بطور ممکن
یہ کسیقدر بھلا بھی کرتے ہین کیونکہ تمام کیڑون کو جن جن کو کھا جاتے ہین جیسیکہ
کیڑے بارٹ کو پشت کی جلد سے نکال لیتے ہین -

دوم - کوئیٹر - یہ پاؤن کا ایک سائینس السر ہوتا ہے - اور یہ بیلون مین سادہ
طور کا ہوتا ہے - اور اِنمین بہ نسبت گھوڑون کے ہٹیلا بھی کم ہوتا ہے - یہ سیدھے
طور پر ہر ایک کُھر کی سادگی کا نتیجہ ہوتا ہے - اور اسمین نہ تو لمبائی یا چوڑائی مین
پیپ بھرتی ہے پھر گھوڑے کے پاؤن کی کاٹلیج (لیٹرل) کوئیٹر کے پیندے مین
زخمی ہوکر مردار ہونی شروع ہوجاتی ہین اور اسطرح پر اسکے مدامی ہونیکا ایک سبب
بن جاتی ہین - یہ کاٹلیج بیلون مین یا تو بالکل ابتدائی صورت مین ہوتی ہین ریا

ہڈی نہجاتی ہین۔ کلی نی کل طور پر اور صورت واقعہ کے طور پر ہم اِس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ جب بیلون کے پاؤن مین مدامی طور پر اور گہرے قسم کا السرلشن پایا جاوے تو ایسی صورت مین یا تو کوئی ڈھیلی ہڈی پائی جائینگی یا کوئی جوڑ کھلا ہوا پایا جائیگا۔ یہ صورتین غالباً کرشڈ فٹ کا نتیجہ ہوتی ہین لیکن فٹ اینڈ موتھ ڈزیز کا بھی نتیجہ ہوسکتی ہین۔ اور یا سکرافیولس اوتھرائی ٹس کے پتھالوجیکل حالت کا بھی کوئی حصہ ہوسکتی ہین۔ کوئٹر کے سادہ طور کا ہونے کی صورت مین سینگ والے مادے کو کاٹ ڈالین اور سائینسون کو کھولدین۔ لیکن پنکچرڈ ووونڈ یا ڈیپ السر کی صورت مین جسکو بمشکل کوئیٹر تسلیم کیا جاتا ہے۔ نرم نرم معالجون سے شفا حاصل ہوسکتی ہے۔ مثلاً فی نائل کا کلورائیڈ آف زنک سولیوشن یا کاربالک ایسڈ کا ڈائیلوٹ سولیوشن بہت مناسب معلوم ہوتے ہین۔

**سیوم اوپن جائینٹ** ۔ یہ علے العموم انکی لوسس مین انجام پاتا ہے۔ اور اِسمین معمولی زخم کے طور پر معالجہ کرنے سے شفا حاصل ہوسکتی ہے اور یہ کہ زخم کے جوف کو بذریعہ گرانیولیشن کے بھرنے کی اجازت دین۔ ٹنکچر آف مریاٹرین ٹائی اینٹ مینٹ کے ڈریس بہت مفید معلوم ہوتی ہے اور حسب دستور ڈائیلوٹ ٹر کلورائیڈ آف انٹی فونی سولیوشن بہت ہی فائدہ بخش ہی۔ چونکہ ماؤف جوڑ بہت چھوٹا ہوتا ہے اِسلئے جسم مین سمپتھیٹک فیور کم واقع ہوتا ہے۔ علاوہ اِسکے جوڑ مین لچک کے کم ہوجانے سے کچھ کم خرابی واقع نہین ہوتی۔ اردگرد کے حصون کی تبدیلیان جلد پاؤن کی لنگڑاہٹ اور رگڑ کو گھٹانے لگتی ہین۔ اور کچھ عرصے کے بعد جانور بالکل تندرست ہوجاتا ہی۔ البتہ یہ وہ علاج نہین ہی جسکی نسبت کھلے ہوئے جوڑون کے واسطے سرجری کی معمولی کتابون مین سفارش کی گئی ہے۔ لیکن علمی تجربہ بلحاظ جسمانی مناسبت کے ایسے علاج کے اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ہمکو طب بیطاری مین یہ امر ہمیشہ ملحوظ

ہوتا ہے کہ جب ہم اپنے مریض کو اچھا ہوتا دیکھ رہے ہوتے ہین "وہ اپنا سر کھا رہا رہتا ہے" اور نیز کھلے جوڑون کے مکمل علاج کے ابتدائی اصول جنمین قواعد انٹی سپٹک کی سخت پابندی کرنی پڑتی ہے - اور مریض کو پورا پورا آرام دیا جاتا ہے - جیسے گھوڑے مین کم مفید ہو سکتے ہین ویسے ہی کام کرنیوالے بیلونمین اور بھی کم فائدہ بخش ہوتے ہین -

چہارم - سکرافیولس آرتھرائی ٹس - جہان تک مجھکو تجربہ حاصل ہی ہندوستان کے کام کرنے والے بیلون مین شاذ ہی پایا جاتا ہے - نہ اس وجہ سے کہ ہندوستان کے مویشی ٹیوبرکیولوسس مین مبتلا نہین ہو سکتے بلکہ اسلیئے کہ یہ مرض انمین (علے الخصوص سخت کام کرنے والے جانورونمین) بہت ہی کم واقع ہوتا ہے - ان مریضون مین سوا اسکے اور کچھ نہین ہو سکتا کہ یا تو ڈجٹ کا یا پاؤن کا امپوٹیشن کرین -

اس اپریشن کی تفصیل کوئی خاص امر نہین ہی - اور عملی طور پر یہ ایک محدود عمل ہی جب صرف ایک ڈجٹ کو علیحدہ کرنا ہوتا ہے - اسمین فلیپ بنانا ذرا مشکل ہے - کیونکہ ماؤف حصون کے اردگرد کا کنکٹو ٹشو انجمادون کے باعث کھچ جاتا ہی - اسلیئے اسمین ٹانکے لگانا بے سود ہے - کیونکہ وہ بھی کھچے رہتے ہین - مین ٹانکے لگانے پسند ہی نہین کرتا لیکن ٹھونٹھ ایک گدی اور سن سے جو کہ انٹی سپٹک ڈرسنگ مین بھگوئی جاتی ہے - اور وہ نکلنے والے مواد کے جذب کرنیکے واسطے کافی بھی ہوتی ہے ڈھانپ دیا کرتا ہون - تاہم مویشیون کے ڈجٹ مین امپوٹیشن کرنیکے واسطے مجھکو پورا پورا اطمینان حاصل نہین ہی اور اگر سارا پاؤن علیحدہ کیا جاوے تو سوا شیر دار اور بیت والی اور نسل بڑھانیوالے جانورون کے دوسرے مویشیون مین کسی طرح مفید نہین ہو سکتا - ہندوستان مین درد کا روکنا ضروری ہے - کیونکہ جب جانور لاعلاج ہو جاتا ہے تو مالک اسکو پنجراپول مین بھیج دیتے ہین - یہ اپریشن یا تو فلیپ کے

یا سرکیولر طریق کے ذریعے سے کیا جاتا ہے۔ اور اگر شیا کارپل یا ٹارسل بون کو ذرا اوپر کر کے کاٹا جاوے تو ایک عمدہ ٹھونٹھ بن جائیگا۔

مویشیون کی ٹانگون مین جو مخصوص باتین پائی جاتی ہین اُنمین سے پالی جی لی اے نیزم کی صورت قابل ہے۔ جو کہ ابتدائی ڈجٹ کے افعال کی صورت پذیر ہونے سے بنتی ہی بعض اوقات ایک چھوٹی میٹا کارپل یا شیا ٹارسل بون مع اسکے متعلق ابتدائی پنجے کے فبٹ لاک کے پیچھے اس طرح پر صورت پذیر ہوتی ہے کہ ایک پوری اور مکمل ڈجٹ بنا دیتی ہے۔ اور یہ جانور کے جسم کے بوجھ کا کچھ حصہ سہار لیتی ہے۔ اصلی صورت مین ایسے امر کا بار دگر واقع ہونا گھوڑون مین اکثر دیکھا گیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اسکی نسبت بیلون مین کم توجہ کی گئی ہے۔ یہ بمقابلہ انکو این جیوانات کے بودائین حیوانات مین کم پائی جاتی ہے۔ لیکن اسکے نمونے اناٹمی کے میوزیم مین دیکھے جاتے ہین۔ بلکہ ایک ایسا نمونہ میرے پاس بھی موجود ہے۔ علاوہ اس کے میرے پاس ایک نمونہ تھا جسمین ایک گھوڑے کی پچھلی ٹانگون مین کسٹر کے وضع قیام سے۔ یعنی ہاک کے اندر ایک ایسی فنکشنل فالتو ڈجٹ کا پایا جانا بہت ہی قابل لحاظ ہے۔ اور پھر اوّل کی کیفیت کا معلوم کرنا کیونکہ بچھڑون مین جب اس قسم کے نادرات پائے جاتے ہین۔ تو انکو بطور عجائبات کے شہرت دیجاتی ہے اور اُنکو دیکھ کر ہمین تعجب نہین کرنا چاہیے۔ بلکہ اُنکی کیفیت وتھی سے واقف ہونا چاہیے۔

**فنکشنل ڈجٹ کے مرض فیٹ لاک کے پیچھے** ہندوستان مین عام طور پر پائی جاتی ہے علے الخصوص شیر دار گائیون مین۔ اور یہ اکثر اوقات بہت ہی تکلیف دہ ہوتی ہے جس سے جانور کی قیمت مین فرق آجاتا ہے۔ اسکی جو صورت زیادہ تر واقع ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک سادہ قسم کا ابری تھیما یا چھوٹے چھوٹے بلسٹرون کا اپریشن ابتدائی پنجون کے اردگرد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ اپریشن جانور کے

چاٹتے رہنے سے (کیونکہ اس مقام پر اُسکو بہت کھجلی ہوتی رہتی ہے -) اور بھی خراب ہوجاتا ہے حسب دستور اگر زخم کو محفوظ رکھین تو سیدھی سادی اکسائڈ آف زنک اینٹ منٹ یا سب ایسٹیٹ آف لڈ اینیٹ منٹ سے ہی کافی فائدہ حاصل ہوسکتا ہی لیکن بعض مریضونمین جو بہت ہٹیلے ہوتے ہین اور جنمین ایری تھیما کے بعد عمیق السریشن پیدا ہوجاتا ہی - اُن سے مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ آمین فالس ڈی جبٹ مین سلفنگ پیدا ہوجانیکا میلان پایا جاتا ہے اور یہ کہ اسکا سبب جانور کے عام جسم مین موجود رہتا ہی - اس آخری وجہ کی تصدیق کسیقدر اُس اپریشن سے بھی واضح ہوتی ہی جو اُسیوقت اکثر اوقات جسم کے دوسرے حصونمین بھی پایا جاتا ہی - اور علے الخصوص وہ ایری تھیما جو گھٹنے کے موڑ پر پایا جاتا ہی اور جسکو ملنڈرس کہتے ہین - مین نے فٹ انڈ موتھ ڈیزیز کے ایسے بیمار بھی دیکھے ہین جنمین فالس ڈی جبٹ کے اردگرد السریشن پایا گیا ہے - لیکن وہ مرض جسکی نسبت مین اب بیان کرنا چاہتا ہون غیر مخصوص معلوم ہوتی ہے - گو در اصل کانسٹی ٹیوشنل ہوتی ہے - میری دانست مین مریضون کو عمدہ خوراک اور مقوی ادویات سے اچھا فائدہ حاصل ہوتا ہی - اور اُن سے قوت التیام تیزی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے - السریشن کا ڈی جبٹ کی فائبرس کاٹلی جی نس - اور سینگ کے مادے کی ساختون پر حملہ ہوجاتا ہے - اور یہی وجہ اسکے زیادہ ہٹیلے ہونیکی بھی ہے - ایسے مریضونمین فالس ڈی جبٹ کے امپوٹیشن کی آزمایش کی گئی ہے - مگر نتائج سے اطمینان حاصل نہین ہوا - مثلاً ایک مریض مین جسکا حال مجھکو معلوم ہے امپوٹیشن مین ابتدائی پاسٹرن کارٹلیج اور ہڈیون کے کچھ حصے اُسی مقام پر رہ گئے تھے - اور وہ گویا ہر ایک نتیجہ مین ایک بڑے زخم کا باعث ہوگئے - اور ان کے اردگرد کی جلد موٹی جھری دار اور کٹی کٹی بن گئی تھی - اور انکی مرمت صرف بتدریج اور ناکافی طور پر ہوئی جبکہ یہ غیر مکمل عروقی ساختین نکالی گئی تھین اور بجائے اُنکے کاٹری کا استعمال کیا گیا تھا - مجھکو اپریشن علے العموم غیر ضروری

معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اِس امر کی صلاح دیتا ہون کہ اِن مریضون کی طرف شروع سے ہی توجہ ہونی چاہیئے۔ اور علے الخصوص ایسے قسم کے چمڑے کے بسکن بنانے چاہیئں جو ٹانگ کے وسط مین سے پاسٹرن ریجن تک برابر آسکین۔ اور باہر کی طرف بذریعہ لیس کے اچھی طرح سے کسے رہین۔ اور یہ ایسی نرم مادہ کے بنے ہوے ہون کہ جو کاربولائزڈ سوپ کے ذریعے سے خم کہا سکے۔

اگلی ٹانگون مین گھٹنا اور پچھلی ٹانگون مین ہاک ایس مرض کا مرکز ہوسکتے ہین جس سے لنگڑاپن عائد ہوتا ہے۔ پچھلی صورت مین تو یون سپی ون واقع ہوتا ہے۔ جو کام کرنیوالے بیلون مین زیادہ تر پایا جاتا ہے۔ علے ہذا القیاس اِس سے تھاروپن اور باگ سپی ون بھی ضعیف العمر جانورون مین پیدا ہوتے ہین۔ لیکن بیلون مین یہ حالتین ایسی تواتر کے ساتھ ظاہر نہین ہوتین جیسے گھوڑون مین۔ میرے پاس کام کرنیوالے جانورون کی نسبت کوئی شہادت موجود نہین ہی جنمین آکلٹ سپی ون واقع ہوا ہو۔ لیکن ہاک کو اکثر اوقات ایک بڑی مشتبہ صورت مین دیکھا ہے۔ جبکہ یہ معلوم ہوا ہے کہ جانور اپنے انگوٹھون کے بغیر کسی ظاہری سبب کے بڑی لنگڑاہٹ کے ساتھ گھسیٹتا ہے۔ بون سپی ون کا حجم اکثر اوقات بہت بڑا ہوجاتا ہے اور جو لنگڑاہٹ اِس سے پیدا ہوتی ہے وہ بلحاظ اِسکی جسامت کے ہوا کرتی ہے۔ اِس امر کا معلوم ہونا بہت ہی دلچسپ ہوگا کہ بیل اور گھوڑے کے ہاک مین جو تشریحی تفاوت ہے۔ پاؤن کے شگاف دار ہونے کی وجہ سے کن کشن مین جو کمی واقع ہوتی ہے۔ اور بیل اور گھوڑے کے بوجہ لیجانے کے طریقون مین جو فرق بیّن پایا جاتا ہے۔ وہ موخرۃ الذکر پر بون سپی ون کی عدم موجودگی کا کچھ کم استحقاق نہین بخشتا۔ اِس مشاہدے مین ہمارے پاس بطور ممکن ہماری نظرونمین حالات کی تبدیلی کا جرم ہے جسپر مرض کا انحصار ہوتا ہے۔ بلکہ گھوڑے مین بھی

یہی حال ہوتا ہے۔ بیلون مین سپی ون کا علاج بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔ بجز اُس صورت کے کہ جب اِنکی لوسس بیل کے مڈل جائنٹ کو شامل کرلیتا ہے اُسوقت اِسکی تاثیر ہاک کے سُکڑنے پر بہ نسبت گھوڑی کے سُست ہوتی ہے۔ کیونکہ پہلی قسم کے جانور مین انٹرٹارسل جائینٹ کی حرکت کا سلسلہ بہت بڑا ہوتا ہے۔

روماٹائیڈ ارتھرائی ٹس کام کاج والے بیلون مین گھٹنون کو مبتلا کرلیتا ہے۔ اگرچہ ایسا امر علے العموم واقع ہوتا ہے لیکن اِسکی تشخیص کی صحت پر مجھکو اعتبار نہین ہے۔ مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ اِس شکایت مین روماٹیزم کی موٹی موٹی علامات موجود نہین ہوتین۔ جائنٹ سرفس مین کوئی حقیقی عاجی تبدیلی نہین واقع ہوتی۔ گو دونون گھٹنے ایک ہی وقت مین مبتلا ہوکر اکثر اوقات اُس لنگڑاہٹ کا مٹیاس ٹی سس جسم کے دوسرے حصّو نمین پایا نہین جاتا۔ اِسمین بظاہر کوئی جسمانی علامات پائے نہین جاتے۔ اور یہ مرض مستقل رہتا ہے۔ اِسمین وقفہ نہین ہوتا۔ بہت سے بوڑھے بوڑھے کام کرنیوالے جانورون کے گھٹنے بڑے بڑے ہوجاتے ہین۔ مگر اُنمین لنگڑاپن نہین پایا جاتا۔ اگرچہ وہ اپنے افعال مین سست معلوم ہوتے ہین۔ لاش کا امتحان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اِسمین اگر جائنٹ شامل بھی ہوتے ہین تو بہت کم۔ اور یہ کہ گھٹنے کی تمام ہڈیون پر اگزاسٹوسس پائی جاتی ہین اور اِن سے ایک قسم کا فالس اِنکی لوسس واقع ہوتا ہے اِسلئے کہ گھٹنے کے فلکسر کی وسعت محدود ہوجاتی ہے لیکن ٹنڈنون مین کوئی ہرج واقع نہین ہوتا۔ کاربل بون کے اِس مرض کو مین ایک حقیقی سمپل کارپائی ٹس خیال کرتا ہون۔ اِسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جانور زور کے ساتھ اپنے گھٹنون پر گر پڑتا ہے۔ علے الخصوص اُسوقت جبکہ بہت تھک جاتا ہے۔ یہ بتدریج واقع ہوتا ہے۔ اور حالت اکبوٹ مین اِسکے ہمراہ لنگڑاپن بھی پایا جاتا ہے۔ آیا نی کیپ کے استعمال کرنے سے اِسکی ترقی

کہانتک رُک سکتی ہی - اور اِن حفاظتون کے ذریعے سے جانور کسقدر کام کر سکتا ہی بظاہر ابتک معلوم نہین ہو سکا - سرد پانی کے ذریعہ سے ایری گیشن کرنے سے ڈیپازٹ کم ہو جاتے ہین - اور ضرب رسیدہ مقامات سے انفلامیشن بھی رفع ہو جاتا ہے -

ایک اور حالت جو بیلون مین کچھ کم واقع نہین ہوتی کیپڈنی کی حالت ہے - گھٹنے کی جلد نارمل طور پر موٹی اور سخت ہوتی ہے - لیکن وقتاً فوقتاً متواتر صدمات اور سڑکون کی سخت سطح کے مدامی دباؤ اور اصطبلون کے فرش سے ایک سیرس الیس بنجاتا ہے - اس قسم کی بہت خراب مثالین مویشیون مین پائی جاتی ہے - اسطرح پر لنڈن ویٹیری نیری کالج کے میوزیم مین ایک گائے کی دو اگلی ٹانگون مین جن پر یہ ٹیومر موجود ہین - ہر ایک ٹیومر کا بڑا بھاری حجم ہے - اِن صورتون مین گھٹنے کی جلد دباؤ پڑنے کے باعث سے بہت بڑھگئی تھی - اور اِسکے ایپی ڈرمس مین سینگ کے خواص پائے جاتے تھے - جو مریض زیادہ تر سخت نہ ہون اُنمین ایری گیشن یا فومن ٹیشن کرنے سے اڈیما کم کرین - اور اِسکے بعد اُس مقام پر بذریعہ ٹنکچر آف آرنیکا کی مالش کرین - بلکہ ٹیومر کے نیچے کی سطح مین ایک آزاد اور کھلا شگاف دینے سے بہت فائدہ متصور ہے - لیکن تاوقتیکہ گھٹنے کو محفوظ نہ کیا جاوے - اور جانور کے آرام کرنیکے واسطے کوئی نرم مکان منتخب نہ کیا جاوے - اسکے مکرر واقعہ ہونیکا ہمیشہ خدشہ لگا رہتا ہے - اِن مریضونمین سیٹن کا استعمال ناجایز ہے گاڑی کے بیل کے گھٹنے کے ٹوٹ جانے پر اسکے ترادی کی نسبت مین کوئی سفارش نہین کر سکتا - یہ جانور بمقابلہ گھوڑون کے مختلف طور پر گرتے ہین - اِن کی ٹانگین اِن کے نیچے سے پھسل جاتی ہین اور یہ چوپٹ اپنے پہلو پر گر جاتے ہین - شاید ایک ٹانگ کم و بیش اُنکے نیچے دوہری ہو جاتی ہے - اِسمین جوئے سے بوجھ کھینچنے والون اور گردن سے بوجھ کھینچنے والون کا کچھ تعلق ہے - لیکن میری رائے مین یہ صرف

مونڈھے اور کولھے کے ڈھیلے پڑنے سے منتج ہوتا ہے۔ اور رفتار کے استحکام اور انتظام مین فرق آنے سے۔ اور نیز اِس وجہ سے بھی کہ بیل کی ٹانگین نسبتًا زیادہ تر مضبوط نہین ہوتین۔ اِس امر مین بیل مین بہ نسبت گھوڑی کے کوئی خوبی بھی ہے۔ اِسلئے کہ اِسکی ٹانگون کی ساخت ایسی واقع ہوئی ہے جس سے یہ بسہولت لیٹ سکتا ہے اور اسکو خواب کے واسطے صرف تیورانے کی ہی ضرورت پڑتی ہی اور اِسپر ایک اور بات یہ ایزاد ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اطمینان کے ساتھ کسی آدمی کو زور کی دولتی سے چونکا دیتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ بو وائین مین پیٹیو فیمورل لگامنٹ صرف ابتدائی حالت مین ہوتے ہین۔

# ترقی نسل اسپان

بقیہ رسالہ ہذا بابت ماہ جولائی ۱۹۰۶ء

## ہاتھ سے دودھ پلانے کا حال

ہاتھ سے دودھ پلانا اُسکو کہتے ہین کہ بچے کو دودھ کسی دوسری گھوڑی یا کسی جانور کا بالٹی کے ذریعے سے پلاکر پالا جاوے۔ یہ دودھ کتنے ہی جانورون کا لیکر دیا جاتا ہے۔ عرب کے لوگ اونٹنی کا دودھ جو عمدہ معلوم ہوتا ہے دیتے ہین اور کہتے ہین کہ بکری یا بھیڑی کے دودھ سے یہ عمدہ ہوتا ہے کیونکہ بکری اور بھیڑی کا دودھ بچے کو سست کر دیتا ہے۔ عرب کے بچے کو اونٹنی کا دودھ بہت دنون تک جبکہ وہ پالا جاتا ہے ایک خاص غذا یعنی خوراک سمجھکر دیا جاتا ہے کیونکہ دوسرے مہینے مین جاکر اُسکو اُسکی مان سے الگ کر لیتے ہین اور اُسوقت مین سوا اونٹنی کے دودھ کے اور کچھ نہین دیتے ہین۔ ہندوستان کی اُن جگہ مین جہان کہ اونٹنی کا دودھ جسقدر مل سکے عمدہ اور اچھے بچون کو خاصکر کے اُن کو تو ضرور ہی جو کہ عربی کے نطفے سے ہون دیا جاوے۔ مُلک پنجاب کی خاص جگہ مین خاصکر ضلع منٹگمری مین یہ رواج ہے کہ گھوڑی کے دودھ کے اوپر وہ اونٹنی کا دودھ گوڑ یا شکر ملاکر دیتے ہین۔ اول تو تھوڑا سا دودھ دیا جاتا ہے مگر پیچھے قریب جب بچے کو چکھی پڑ جاتی ہے۔ دودھ پلانیکا ڈھنگ ابھی بتلا چکے ہین۔ یہ مان لیا گیا ہے کہ اونٹنی کا دودھ تیزی لانیکے لئے خاص وصف یعنی جوہر رکھتا ہے اور حقیقت مین دماغ اور نسوان کو

طاقت دیتا ہے اور چربی نہین بڑہنے دیتا ہے۔

ملک انگلستان مین یہ رواج ہے کہ وہان گائے کا دودھ عمدہ طور سے پانی مین ملاکر دیتے ہین مگر یاد رہے کہ دو حصے دودہ مین ایک حصہ پانی ہو اور تھوڑی سی شکر اُسمین ڈالدیجاوے۔ مگر کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ انگلستان مین اچھی گائے کا دودھ ملنے پر بھی بچہ نہین بڑھیگا۔ اگر ملے تو گھوڑی کے دودھ کی جگہ گدھے کا دودھ بہت ہی فائدہ دینے والا ہے۔ ہندوستان مین بھینس کا دودھ جو کہ گائے کے دودھ سے عمدہ ہوتا ہے پتلا کر کے اور میٹھا ملا کر دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ کسی بچے کی مان مرجائے تو اُسوقت مین یاد رکھو کہ جہان تک ہو سکے بچے کو بہت ہی جلدی دانہ کھلانیکی کوشش کی جاوے ترو تازہ اوبلی ہوئی جئی یا جو جو ملجاوے تھوڑا سا نمک ڈالکر اور اسی کا پانی پتلا کر کے پلانا بھی موٹا کرنیکی چیزین ہین۔ اگر ٹھیک طور پر دیکھا جاوے تو اُنہی مین سے بچے کا دودھ پینا ذرہ مشکل بات ہے۔ دو ہنے مین خاص طریقہ پلانے دودھ کا یہ ہے کہ تھوڑا سا دودھ اُسمین ڈالو اور پھر اونگلیون کو ملاکر اور گاؤ دُم کی شکل بنا کر ہاتھ اُسمین ڈالو اور اُسمین دودھ نکال کر بچے کے مُنہ مین لگاؤ تو بچہ جلدی سے چاٹ لیگا اور اسی طرح پر تھوڑا سا دودھ اُسکے پیٹ مین چلا جاویگا۔ تھوڑی دیر پیچھے وہ اپنے آپ پینے لگے گا مگر اُسوقت مین احتیاط کی خبر رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلدی سے دودہ نہ پیوے کیونکہ جلدی پینے سے بدہضمی ہو جانیکا ڈر ہے۔ اصلی دودھ کی برابر اور کوئی طریقہ پالنے کا اچھا نہین ہے اور بچہ جسکو کہ ترکیب سے پالا جاتا ہے اکثر ویسا اچھا نہین نکلتا جیسا کہ وہ اپنی مان کے پاس پلنے سے ہوتا ہے۔

---

# گھوڑی کے دودھ پلانے کیوقت خبرگیری کرنیکا حال

جب کہ گھوڑی بچے کو دودھ پلاتی ہے اُسوقت مین اُسکو اچھے اچھے کھانے کھلانا ضروری ہے۔ اگر گھوڑی خوب دودھی اور طاقت ور ہو تو دِن بھر مین دو نہاری دانے یا ناج کے دینا بس ہے۔ بشرطیکہ دن مین تو اچھی گھاس اور رات کو سوکھی گھاس بہت سی اُس کے آگے پڑی رہی۔ جبکہ بچے دینے والی گھوڑیان دودھ پلاتی ہون تو اُنکو چرنے کی جگہ مین نہین لیجانا چاہئے۔ بلکہ اگر ہوسکے تو اُسکے لئے وہین عمدہ ہری گھاس۔ سوکھی گھاس۔ اوبلے ہوئے جو اور گاجر اور اگر ملجاوے تو بھنی ہوئی چنی اور بہت سا پینے کو پانی لادیا جاوے۔

دودہ پلانیوالی گھوڑیون کے تھن سخت اور لہو بھر آنے کا خیال یعنی دہیان ضرور رکھا جاوے (یا اسبات کا ضرور دہیان رکھے کہ دودہ پلانیوالی گھوڑیون کے تھن سخت اور دردناک نہ ہوجاوین) جبکہ گھوڑی کے تھن بھر آوین اور درد ہو تو اُسوقت مین اس تکلیف کے دور کرنیکا لحاظ ضروری ہے کیونکہ یہ بہت بڑی بیماری ہے جس سے کہ نتیجہ خراب پیدا ہوجاتا ہے۔ اگر بالکھ شیردان بہت درد والا اور لہو بھرا ہے تو اُسوقت مین گھوڑون کے ڈاکٹر کو دکھلانا اور صلاح لینا ضروری ہی اور نہین تو تھن کے ناکارہ ہوجانیکا ڈر ہے اور جو تھوڑا ہی سا درد اور سوجن ہے تو چوکر اور پانی کی گرم سیک اور آہستہ لیپ کرنے اور بار بار دودہ نکالنے سے یہ جلدی سے دور ہوجاویگا۔ کھانے کے کم کرنے اور لیپ دینے سے بھی شاید بچے کو کچھ ہرج ہوجاوے۔

جبکہ گھوڑی کے بہت دودہ اوترتا ہو یا کچھ دیر کے پیچھے باہر سے کام دیکر آوے تو اُسوقت مین تھوڑا سا دودھ نکالنا کبھی مت بھولو اور خاصکر جبکہ تھن بہت

پھول گئے ہون اور اُسوقت مین جو بچے کو چھوڑ دوگے تو اُسکے ہاضمہ مین فرق آجاویگا بہت سی گھوڑیان اور خاصکر اُنمین سے وہ جنکے کے بچے پہلوٹی کے ہوتے ہین۔ اتنا دودھ نہین دیتی ہین کہ بچے کا اچھی طرح سے پیٹ بھر جاوے۔ ایسی گھوڑیون کے دودھ کا شیرِدان بچے سے بار بار چوکھانا چاہیئے اور پھر ہاتھ سے آہستہ آہستہ ملنا چاہیئے اور ہری ہری خوراک جو کہ تر و تازہ اور زود ہضم یعنی اچھی رس دار اور جلدی ہضم ہونیوالی ہو دینا ضروری ہے۔ جو ہری ہری خوراک نہ ہو تو ادبلے ہوئے جو تھوڑا سا گوڑ یا شیرے اور نمک مین سان کر دیجاوے اور نمک دودھ کے بڑھانیکے لئے مزے دار عمدہ خوراک ہے السی کی کانجی بھی بار بار دیجاوے تو فائدہ کرتی ہے۔ اگر انمین سے کسی ترکیب سے دودھ نہ بڑھے تو پھر بچے کو دوسری گھوڑی کا دودھ کبھی کبھی پلایا جاوے یا وہی ہاتھ سے گائے اونٹنی یا بھینس کا دودھ پلا کر پالا جاوے۔ اگر گھوڑی چراگاہ مین بچے دینے سے پہلے رہی ہو تو اُسکو پانچ یا چھ دِن کے پیچھے اگر موسم عمدہ ہو تو پھر لیجانا چاہیئے لیکن اس سے پہلے جو اُس سے کچھ ہلکا کام بھی لینا ہو تو وہ نہین لیا جاوے جب تک کہ وہ کم سے کم تین ہفتہ آرام نہ کر لیوے آرام سے رہے اور پھر جیسا کام اُس سے لیا جاوے ویسے ہی اُسکو خوراک دیجاوے یعنی اُس سے جلدی اور بھاری کام نہ لیا جاوے اور بچے سے کئی گھنٹون کے لئے الگ نہ کی جاوے۔

اگر ہو سکے تو گھوڑی زیادہ کر کے چراگاہ ہی مین رہے لیکن جہانتک ہو سکے کُھلی ہوئی ہوادار جگہ مین رہے۔ گھوڑی اور بچے کا شروع مین یعنی اوّل ہی اوّل یا تو کسی چھوٹے دوڑگاہ یا یہ نہو تو کسی چھوٹے احاطہ یعنی گھیر مین الگ کر کے رکھنا بہتر ہے تاکہ ہنڈنے پھرنے سے اُنکی تندرستی اچھی رہے اور بچہ گھوڑی کے ساتھ چلنا سیکھ جاوے اور اپنی ماں کے ساتھ سے الگ ہونے پر جبکہ چراگاہ مین وہ ہنکائی جاوین ایسی دوسری گھوڑی سے لات مارنے سے چوٹ نہ کھاوے۔ اگر کوئی محنت

نہ لیجاوے اور گھوڑی کو کام بھی نہ ہووے جو کہ اکثر ایسا ہوجاتا ہے تو گھوڑی اور بچے کو دن مین کسی وقت کام نہین یا شام کیوقت کھیتون مین جہانکہ اور جانور چرتے ہون چرانیکو لیجاوین اور اگر ضرورت ہو تو گھوڑی کے پانون مین لنگر باندھ دیا جاوے۔

اس ملک مین گھوڑی سے صرف زین سواری کا کام لیا جاتا ہے اور اُس حالت مین جبکہ کوئی دوڑگاہ یعنی دوڑنے کا میدان یا اور کوئی ایسی جگہ نہ ہو کہ وہ کھلے ہوئے آرام سے پھرین تو پھر بچے کو سواری کیوقت گھوڑی کے ساتھ لینا مفید ہے مگر اتنا اُسوقت خیال رکھو کہ اتنا تیز مست چلاؤ کہ بچہ ہار جاوے۔ اس طرح سے محنت لینا گھوڑی اور بچے والون کو نہایت ہی مفید ہے۔

## بچے کی اچھّی اور بُری باتون کا ذکر

بناوٹ۔ پیدائش کے وقت بچے کی خراب شکل ہوتی ہے لیکن ہمکو بیرونی حالات جس سے مختلف مقامات کے عیب نظر آتے ہین۔ خیال مین نہ لانے چاہئین۔ خواہ وہ بڑی مشابہت عیبون سے رکھتے ہوئے معلوم ہون۔ تھوڑے سے اچھے اور خراب نشان جو اُسوقت مین بچے کے ہوتے ہین بتلاتے ہین۔

اچھی بناوٹ کا حال۔ عام طور سے بچے کی شکل بڑی اور خوش نما یعنی جو اچھی لگی ہوتی ہے۔ سر بڑا اور خوب لگا ہوا ہوتا ہے اور پیشانی یعنی ماتھا گول اور اوبھرا ہوا اور چہرا سیدھا اور چھوٹا اور آنکھین اچھی خوب کھلی ہوتی ہین۔ گردن لمبی اور کچھ کم وبیش پر سیدھی ہوتی ہے۔ مدوّر پیچھے کو سلامی دار پیٹھ کی پشت کا خط کسیقدر محراب کی شکل مین پٹھے سے خوب لگا ہوا۔ کولھے اُبھرے ہوئے دُم خوب سمٹی ہوئی۔ سینہ اور چھاتی بڑی چوڑی اور کہنیون کے پیچھے گول پسلیان لمبی اور محراب کی شکل کی۔ پیٹ گول اور ٹانگین برابر یعنی ملی ہوئی ہون مگر شانہ اور چوتڑ کے بیچ مین زیادہ فرق

ہونا چاہیئے۔

**ٹانگون کا بیان**۔ شانہ جھکا ہوا اُسکی نوک اُبھری ہوئی۔ کہنی اُبھری ہوئی اور بدن کے ٹھیک بیچ کی سیدہ مین ہو۔ اگلی ٹانگ اپنے بالائی حصّے مین بڑی اور موٹی ہو۔ گھٹنا بڑا اور موٹا ہو اور باہر بھیتر کو نکلا ہوا نہ ہو۔ ٹانگ بڑی ہو۔ نسین اچھی اور ہڈیون سے نکلی ہوئی ہون۔ گامچی بڑی اور موٹی ہو۔ کارونٹ بڑے اور سُم کا سینگ سیاہ ہو۔

**پچھلی ٹانگون کا حال**۔ پُٹھے تھوڑے ترچھے لیکن گوشت سے بھرے ہوئے اور لمبے ہوتے ہین۔ کولھا مضبوط اور ران لمبی اور بہت گوشت سے بھری ہوئی کھونچ بڑی اور موٹی ہو۔ مگر صاف اور اندر اور باہر سے نہ نکلی ہوئی ہو۔

پیدائش اور دودھ پینے کے وقت صاف نسل کی گھوڑی ایسی ہی ہین۔ اور کچری اور خراب نسل کے بچے عام طور سے تھارو بریڈ کے نسل والون سے اپنی شکل مین ٹھیک ہوتے ہین۔

## بچّے مین بُری باتین ہونے کا بیان

سر بہت بڑا ہو۔ کان جھکے ہوئے ہون۔ گردن چھوٹی ہو۔ مدوّ آگے کو بہت جھکے ہوئے ہون۔ پشت کا خط سیدھا یا نیچے دبا ہوا لمبا اور پٹھے کے مقام پر جھکا ہوا۔ دُم گری ہوئی بہت نیچے کو ہو۔ چھاتی تنگ اور کم چوڑی ہو۔ پہلو چپٹے اور پسلیان چھوٹی ہون۔ ٹانگین اور جوڑ بدن کے اندر اچھی طرح سے نہ ہون جسکی وجہ سے جانور زمین پر زیادہ دیر تک کھڑا نہین رہ سکتا ہے۔ شانہ سیدھا۔ کہنی بندھی اور جکڑی ہوئی۔ اگلا بازو چھوٹا۔ گھٹنا چھوٹا اور ٹیڑھا۔ ٹانگ چھوٹی اور نسین ہڈیون مین ملی ہوتی ہین۔ گامچی چھوٹی اور گول اور پیر چھوٹے اور سُم کا سینگ سفید۔ پٹھا بہت

ترچھا اور کم ہوتا ہے۔ ران مین گوشت کا کم ہونا۔ کھونچ چھوٹی اور دُبلی۔ یہ سب خراب باتین جو گھوڑی مین ہوتی ہین بتلائی گئی ہین اور جسمین انمین سے ایک کا بھی نشان نہ ہوگا تو وہ بچہ مجھول یعنی خراب گھوڑا نکلیگا۔

## بچے کو دودہ سے چھوڑانے کا حال

بچے کی جدائیگی یعنی اُسکی مان سے الگ کرنے سے ہمارا مطلب بچے کو اُسکی مان سے اُسکا دودھ چھوڑوانا یا دودھ بند کردینا ہے۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ بچہ جب چھ مہینے کا ہو تو اُسکو پھر اُسکی مان سے چھوڑا لینا چاہئے کیونکہ اِسکے پیچھے گھوڑی کا دودہ بچے کو فائدہ نہین دیتا ہے۔ مگر کوئی پکّا قاعدہ اِسکے لئے نہین ہے کہ بچے کو کونسے خاص وقت مین چھوڑایا جاوے۔ کیونکہ یہ بہت کر کے گھوڑی کی حالت پر رکھا گیا ہے سب سے پہلے گھوڑی کا دودھ دیکھنا چاہئے کہ وہ کسقدر اور کیسا دودھ دیتی ہے اور یہ بھی دیکھو کہ گھوڑی کو کام کرنا پڑتا ہے یا نہین اور اگر کرنا پڑتا ہے تو پھر یہ دیکھو کہ ہلکا ہے یا محنت کا۔ اُس حالت مین جبکہ گھوڑی کا دودھ تو کثرت سے یعنی زیادہ اوترتا ہے اور عمدہ بھی ہے تو بچے کو زیادہ دن تک پلایا جاوے اور خاصکر جبکہ کام نہ لیا جاوے بلکہ بچے ہی دینے کو رکھی جاوے اور حاملہ نہ ہو تو اور زیادہ دنون تک نہ چھوڑایا جاوے۔ ایسی حالتون مین جو چاہو تو بچون کو جب تک دودھ پینے دو تب تک دودھ رہی لیکن اگر اِسکے پیٹ مین بچہ ہے تو اُسی صورت مین اُسکا دودھ بچے کو پلاؤ جو وہ پہلی حالت کے مطابق ہے یعنی زیادہ اور عمدہ دودھ ہو۔

اگر اِسکے برخلاف یعنی اُسکے اولٹا ہو کہ کم اور اچھا دودھ نہ ہو تو پھر بچے کو ضرورت سے زیادہ گھوڑی کے ساتھ چھوڑنا کچھ کم ہی فائدہ کرتا ہے اور دُبلی گھوڑی کا بچہ ذرا پہلے چھوڑا لیا جاوے کیونکہ اِس سے گھوڑی کو فائدہ ہوتا ہے۔ جبکہ بچہ ذرا پہلے چھوڑایا جاوے

تو اُسکا تھوڑا سا دودھ نندولہ سے پلایا جایا کرے۔

یہ بھی جتلایا جاتا ہے کہ ملک عرب کے بدّو بچون کو صرف تیس ۳۰ دن تک دودھ پینے دیتے ہین اور اُس کے پیچھے اُنکو اُنکی مان سے چھوڑا کر اونٹنی کا دودھ پلا کر پالتے ہین۔

بچہ تین طرح پر چھوڑایا جا سکتا ہی۔ اوّل قدرتی یعنی آپ سے آپ۔ دوسرے آہستہ آہستہ۔ تیسرے یکبارگی۔

**قدرتی طور سے چھوڑنیکا حال**۔ جبکہ بچہ گھوڑی کے ساتھ چراگاہ مین جاتا ہو تو گھوڑی اُسکو جب وہ خاصکر بچے سے ہوتی ہے اور بچہ آٹھ ۸ سے لیکر دس ۱۰ مہینے کا ہو جاتا ہے پھر دودھ نہین پلاتی ہے۔ اُسوقت مین گھوڑی کے قاعدے کے موافق تھوڑا سا دودھ ہوتا ہے اور یہ دودھ بڑھیا بھی نہین ہوتا ہے اور بچہ اُسکے ساتھ چرنے لگتا ہی اور سانی کھانے لگتا ہے یہانتک کہ اُسکو بھی دودھ کی کم چاہنا ہو جاتی ہے۔

**آہستہ آہستہ چھوڑانیکا حال**۔ اس طریقے کے موافق بچے کو اُسکی مان سے چھوڑانے کے لئے ہمکو یہ کام کرنا چاہیے کہ قریب پندرہ دن کے بچے کو پہلے اُسوقت سے جبکہ اُس کو چھوڑانا ہی پڑے آہستہ آہستہ اُس کی مان سے الگ کرنا چاہیے تاکہ اوّل تو بچے کو دن مین تین ۳ دفعہ دودھ ملجایا کرے اور پھر دو ۲ بار اور پھر یکمرتبہ یہان تک کہ بالکل چھوڑا لیا جاوے اس طریقے سے چھوڑانے کی مین سفارش کرتا ہون اور گھوڑی اور بچہ دونون کو اس طرح سے چھوڑانے سے کسی طرح کا خیال نہین ہوتا ہے۔ گھوڑی کا اس طرح پر آہستہ آہستہ دودھ کم ہو جاتا ہے اور پھر کوئی ڈر دودھ کا تھنون مین بھر آنے اور شیردان کے سوجھ جانیکا نہین رہتا ہے۔ یہ ہی خاص طریقہ ملک صحرائی کے عربی لوگون کا ہے جو کہ بچے کو اُسکی مان سے پہلے ایک دن کو الگ کر دیتے ہین اور پھر دو دن کو اور اسی طرح سے بڑھتے جاتے ہین یہانتک کہ بالکل چھوڑا لیتے ہین۔ بھولانیکے لئے وہ بچے کو اونٹنی کا دودھ شہد مین ملا کر پلانے لگتے ہین۔

**یکبارگی چھوڑانے کا حال**۔ اچانک مین گھوڑی اور بچے کو الگ کر دینا یکبارگی چھوڑانا کہلاتا ہے۔ جبکہ اس طرح پر بچہ چھوڑایا جاوے تو یہی مصلحت ہے کہ اُسکو حفاظت اور آرام کے کھلے ہوئے تھان مین اور بچون کے ساتھ اگر ہون تو باندہ دیا جاوے اور اُس جگہ پر وہ کچہ دنون جبتک کہ اپنی مان کا ہیروا نہ کرے بندھا رہنے دے۔ الگ کی ہوئی گھوڑی اور اُسکے بچے کو ذرا اِتنا دور رکھا جاوے کہ وہ دونون ہن ہنانیکی آواز نہ سننے پاوین کیونکہ نہین تو وہ دونون بےچین اور ناخوش ہوجاوینگے اور اخیر کو اُنکی تندرستی مین فرق آجاویگا۔

بچہ جلدی سے اپنی مان کو بھول جاتا ہے اور کل محبت توڑ دیتا ہے اور اسیطرح سے گھوڑی جبکہ اُس سے اُسکا بچہ چھوڑایا جاتا ہے بھول جاتی ہے۔ لیکن چھوڑانے سے دو تین دن پیچھے تک بچہ اپنی مان کا بہت ہیروا کرتا ہے اور تھان مین برابر بےچین یعنی ہیروے کے مارے اِدھر اُدھر گھومتا ہے اور ہن ہناتا ہے۔ اُس کو کبھی کبھی جاکر دیکھنا اور بولنا اور پچکارنا اور تھوڑا سا کھانا دینا یا نمک کا ٹکڑا چبانا مفید ہوگا۔

## جنابعالی

تین مضمون حسب ذیل :- وٹیری نیری اسسٹنٹ کس طرح عمدہ کارروائی کر سکتا ہے ترقی نسل مویشی - مرض رنڈر پسٹ - جیسی کہ عقل ناقص مین آیا مرتب کر کے واسطے درج کرنے رسالہ انڈین وٹیری نیری جرنل ارسال حضور کرتا ہون - دِل تو چاہتا ہے کہ جیسا کہ تحریز مین ایسے امورات کی بابت لکھا جاتا ہے عملی طور پر بخوبی کیا جاوے گو کہ جسقدر طاقت ہوتی ہے دریغ نہین ہوتا مگر کہانتک ایسی کارروائی کا بہت سا تعلق یا تو گورنمنٹ کے ہاتھ مین ہے اور باقی رہا سہا ڈسٹرکٹ بورڈون کے ہاتھ مین - جو کچھ کہ وقعت وٹیری نیری اسسٹنٹ کی ہے وہ حضور پر بخوبی روشن ہے - ضلع مین اگر ڈسٹرکٹ بورڈون سے روپیہ وغیرہ کا خرچ ہوتا ہے تو یہ صیغے ہین :- تعلیم - سڑکات - میڈیکل اور دیگر متفرق مدات جو تحصیلونکے تعلق ہوتی ہین - اور ٹوٹا پھوٹا ویٹیری نیری صیغہ - سو ہر ایک صیغے کے متعلق کا افسر ڈسٹرکٹ بورڈ کا ممبر ہوتا ہے جو کچھ کام اُسکی مد کے متعلق ہوتا ہے وہ خود بحیثیت ممبر کے ظاہر کرتا اور رائے دیتا اور اُسکے فوائد و نقصان کے دلائل پیش کرتا ہے - مگر اس ٹوٹے پھوٹے وٹیری نیری صیغہ کا کوئی بھی ممبر نہین ہوتا جو اپنے متعلق کی بات کو بخوبی دلائل سے پیش کرے اور اسکی ترقی کے اُصولونکو جتلاوے - دیگر اگر بذریعہ رپورٹ کے بات طے کرنی چاہین تو یہ نہایت ہی مشکل ہے - اوّل تو اتنی قدر ہی نہین کہ رائے دے سکے اور پھر حوصلہ بھی نہین کہ ایک چھوٹے درجے کا ہو کر بڑے انتظام والی باتون کو پیش کرے - کمترین کا حوصلہ بھی کسیقدر حکام ضلع کی خاص مہربانی سے اسواسطے ہوا کہ کوئی کوئی بات جو قابل انتظام ہوتی ہے حاکمون کی خدمت مین پیش کر دیتا ہون - مجھے ضلع کی طرف سے برائے نام انسپکٹر صیغہ وٹیری نیری بنایا ہوا ہے گو جو کچھ ہے سو ہے - اسی واسطے کئی ایک باتون کی

اصلاح حاکمان کی توجہ اور مہربانی سے ہوئی ہے اور آئندہ کو ہونیکی امید ہی مگروہ بڑی بڑی امیدین اور طریقہ جات کارروائی جب ہونگی تو تب ہی درستی اور شکر کا مقام ہوگا۔ جو جو ہدایتین وقتاً فوقتاً حضور کی طرف سے جاری ہوئی ہین یا سالیانہ رپورٹون مین حضور نے تذکرہ فرمایا ہے کئی ایک پر عملدرآمد شروع ہوئے ہین۔ اگر حضور کا اسی طرح دست عنایت و توجہ مبارک رہی تو امید ہی کہ بیج بوئے ہوئے کی طرح روز بروز ثمر بڑہتا جاویگا۔

اس ضلع مین بعہد مسٹر ایچ۔ اے روز صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر و پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ و رائے کیشوداس صاحب بہادر رونیو اسسٹنٹ و آنریری سکرٹری اس صیغہ مین بہت سی ترقی اصلاح ہوئی ہے۔ وٹیرنری ہسپتال جاری ہوا اور اپنا کام اچھا ظاہر کر رہا ہے۔ ہر ایک تحصیل مین جدا جدا وٹیرنری اسسٹنٹ ہوگیا ہے۔ پہلے اس ضلع مین سرکاری ایک سانڈ اسپ اور دو سانڈ خر ہوتے تھے اور صرف لودہیانہ مین تھان تھا اب ہر سہ تحصیلات مین تھان ہوگئے ہین اور ۴ سانڈ اسپ اور ۲ سانڈ خر ضلع مین ہو گئے ہین جنکی ملائی پوری سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ سانڈ کوئی ضلع مین نہین تھا اب ۴ سانڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کے مین۔ ترقی نسل ہویشی کی طرف بھی بہت توجہ ہو رہی ہے گو ابھی ایک حصار کا سانڈ بطور نمونہ منگوایا گیا ہے جب شوق و فوائد معلوم دینگے ضرور ترقی ہوگی گو کہ حصار سانڈ بیل ابھی کافی نہین مگر اس طرح زیادہ ہوتے جاوینگے۔ اس محکمہ کیلئے ہر دو صاحبان نے بہت ترقی کی طرف توجہ فرمائی جو معروضہ بالا تفاوت حال و سابق سے ظاہر ہے۔ گو کہ حضور مین اپنی واویلا کرنے کو بہت سا جی چاہتا ہے مگر طول مضمون باعث ناگواری ہو جاتا ہے اسواسطے اپنی عرض کو مختصر کرکے گذارش کرتا ہون کہ حضور اس طرح ہم لوگون پر نظر عنایت

و باعث ترقی محکمہ ہذا جنہین عوام و زمینداران و گورنمنٹ کا فائدہ ہی مبذول فرماتے رہینگے - نیز گذارش ہی کہ ان مضمونون مین گو عبارت بیڈھنگی اور آگے پیچھے اور لمبی معلوم ہوگی مگر جو کچھ کہ خاص اپنی آنکھ سے دیکھنے مین آیا ہے درج کیا ہی اسواسطے ناظرین کو صرف مطلب سے مطلب چاہئے اور عبارت آرائی کی طرف غور نفرماوین - آیندہ کو امید ہے کہ ترقی نسل اسپان اور گھوڑونکے کسی مہلک مرض کی بابت جس سے زیادہ نقصان ہوتا ہو لکھونگا -

عرضی
گنڈا سنگھ ضلعدار و سوپروائیزر وٹیرنری اسسٹنٹان
وٹیرنری ہسپتال ضلع لودیانہ

## وٹیرنری اسسٹنٹ کس طرح عمدہ کام کرسکتا ہے

تجربہ ہوا ہے کہ جس گاؤن مین وبائی بیماری یا دیگر متفرق بیمار ہوتے ہین - جب وٹیرنری اسسٹنٹ اُس گاؤن مین بطور دورہ جاتا ہے تو دریافت کرتا ہے کہ کوئی وبائی بیماری ہے تو نمبرداران وغیرہ صاف طور پر پتا نہین دیتے بلکہ انکار ہی کرتے ہین خواہ بیماری گاؤن مین ہو اسیطرح سے دیگر متفرق بیمار بھی نہین بتلاتے نمبردار لوگ تو اس سببسے کوئی تکلیف نہ ہو یا کام مین امداد نہ کرنی پڑے اسواسطے اور دیگر زمیندار خوف کے سبب پتا نہین دیتے - چنانچہ پہلی پہل دفعہ ایسا دیکھا کہ جب گاؤن مین گیا اور اسیطرح سے کارروائی ہوئی اور دوسرے مین جا کر معلوم ہوا کہ جس گاؤن سے مین ابھی آیا ہون اور نمبرداران وغیرہ نے کہا تھا کہ بیماری اس گاؤنمین کوئی نہین اُس مین بیماری وبائی ہے اور کئی مویشی مرچکے ہین اور کئی بیمار ہین تو پھر دوسرے گاؤن والون سے چند اشخاص کا نام جو کوئی

اُنکا واقف یا رشتہ دار اُس گاؤن مین جہان بیماری ہے اور اُنکے مویشی بیمار ہین دریافت کیا اور لکھ لیا تو پھر اُس گاؤن مین واپس آکر دریافت کیا کہ فلان فلان شخص کے جو مویشی بیمار ہین وہ کہان ہین تو جھٹ جو نمبردار وغیرہ ہوا جواب دیا کہ ہان جی ایک ماہ ہوا تھا جب بیمار ہوئے تھے۔ (اب تو چنگے بھلے پٹھے کھاندے اور ہل جوڑ دئے ہین) جب مالک سے پوچھا تو وہ بھی دبی زبان سے نمبرداران کیطرف دیکھکر کچھ صاف جواب نہین دیتا۔ اسی طرح سے جب اُسکے گھر پر جاکر دیکھا گیا تو واقعی تین چار مویشی سخت وبائی حالت مین بیمار پائے۔ پھر اسی طرح دوسرے سے تیسرا پوچھتے ڈھونڈھا کہ فلانے کے اتنے فلانے کے اتنے بیمار ہین پتا لگا تو بیسیون مویشی بیمار معلوم ہوئے اور بیسیون ہی مرے معلوم ہوئے۔

اسی طرح سے ایک گاؤن مین گیا تو دریافت کیا کہ کوئی بیماری ہے معلوم ہوا کہ کوئی وبائی بیماری نہین پھر دریافت کیا کہ کوئی اور کسی مرض کا بیمار ہو تو علاج کرینگے کسی نے نہ بتلایا جب کہ مین دوسرے گاؤن جانیکے لئے تیار ہوا تو ایک شخص جو میرا واقف تھا اور ہیڈ کوارٹر پر کئی دفعہ ملا تھا جھٹ آکر بندگی کر کہنے لگا لو جی (اسین تو توہاڈے پاس اُتھی جانا سی بلد ناراج ہے یعنی بیمار ہے) یعنی اچھا ہوا کہ آپ اسی جگہ آگئے ہمنے تو آپ کے پاس جانا تھا میرا بیل بیمار ہے اُسکو دیکھئے۔ اُس نے اسواسطے ایسا کہا کہ اُسکو پورا یقین تھا کہ علاج کیواسطے دیکھینگے اور کچھ نہین اُسکے دکھلانے پر جھٹ چھ سات مویشی یکے بعد دیگرے متفرق بیماریون والے لے آئے۔ جب پوچھا گیا کہ پہلے کیون جواب نہین دیتے تھے کہ کوئی بیمار ہے تو کہنے لگے کہ جی ہمکو خبر نہین تھی۔ ہمنے سمجھا کہ خبر ہے کیا کرینگے۔

غرض اس حال کے لکھنے سے یہ ہے کہ میرے خیال مین عموماً سب ویٹیرنری اسسٹنٹون کو یہ ہی حال دیکھنا پڑتا ہوگا۔ اسواسطے ہر ایک ویٹیرنری اسسٹنٹ

صاحب کو لازم ہے کہ جس علاقہ مین تعینات ہووین اپنے علاقہ کے ہر ایک دیہات مین واقفیت حاصل کرے جس سے وہ اپنے کام کو بخوبی سرانجام دیسکیگا ورنہ معمولی دریافت از نمبرداران وغیرہ بالکل کام نہین ہوگا۔ اور جس گاؤن مین جاوے بخوبی تسلی اُن لوگون کی کردے کہ سوائے اُنکے فائدے کے اور کوئی مطلب نہین ہے اور جسوقت گاؤن مین جاوے اوّل اپنے واقف نمبرداران کی معرفت علیحدہ دریافت حال مرض وغیرہ کا کرے اور جنکے مویشی بیمار معلوم ہون اُنکے نام یادداشت مین لکھ لیوے تاکہ اگر نمبرداران انکاری از بیماری ہون تو اُنکو بتلادیوے پھر وہ خود ہی سمجھ لینگے اِسطرح سے کل حال گاؤن کا معلوم ہوجاویگا اگر گاؤن مین واقفیت نہ ہو تو قبل از بلانے نمبرداران کے کسی اچھے سادہ زمیندار سے سادہ گفتگو مین جسمین اُسکو کوئی خوف یا رعب معلوم نہ ہو بات چیت ہی مین حالات دریافت کرلے۔ اور جہان جہان وبائی بیماری ہو اُسکا حسب قاعدہ انتظام و علاج کرے اور اُنکو سمجھاوے اگر متفرق بیمار ہون تو اُنکا بھی علاج بڑی تسلی دیکر سمجھاوے۔ اور وبائی بیماری جو اِنتظام مناسب ہو اُسکو اُن لوگونکے ہی فواید بتلاکر سمجھانا چاہئے ورنہ وہ اِن باتونکو تکلیف اور رنج سمجھتے ہین۔ جب وہ اپنے ہی فوائد سمجھ لیتے ہین تو وہ خود ہی تسلیم کرتے ہین خواہ وہ اُن سے پورے طور پر واقف ہون یا نہ ہون۔ مگر جو کچھ آسانی سے کرسکتے ہین وہ اُسکو ضرور کرلیتے ہین۔ وبائی بیماری مین تندرستونکو علیحدہ از بیماران رکھنے کے فوائد اور جہان بیمار مویشی کا گوبر پیشاب ہو صاف کرنا وغیرہ جو جو غرضکہ اِنتظام روک بیماری کے متعلق ہو اُنہین کے فواید کے متعلق سمجھا کر کرانا چاہئے اور اگر صرف اُنکو کہا جاوے کہ یہ کرو وہ کرو تو چونکہ اِس کا سرکار کی طرف سے ایکٹ نہین ہے کہ جو کوئی نہ کرے اُسکو سزا ملے پورے طور پر کام کرانے مین کامیابی نہین ہوتی لیکن اگر سرکاری کوئی ایکٹ یا قانون بناویگی تو پھر بیشک

اس طرح سے کہنے سے کام چل جاویگا مگر موجودہ حالت مین نہایت مشکل ہی۔ اسواسطے فی الحال مذکورہ بالا کے بموجب کارروائی کرنے سے ہی کام چلیگا ورنہ نہین۔

گاؤن کے حالات نسبت تعفن وگندگی بھی دیکھنے چاہئے۔ اگر بار بار سمجھانے سے تعفن وگندگی کا انتظام نہ ہو جو اُنکے واسطے خرابی کا باعث ہے تو حکام ضلع کو جسکے ماتحت ویٹیری نیری اسسٹنٹ ہو واسطے صفائی اطلاع کرنی چاہئے۔ گو کہ ابھی ویٹیری نیری اسسٹنٹان کی قدر پورے طور پر جیسی کہ دوسرے محکمونمین ہے نہین ہے۔ مگر امید ہے جب ویٹیری نیری اسسٹنٹان متواتر جیساکہ اب ثابت کر رہے ہین اپنے آپکو پورے طور پر مفید عام وسرکار پر ثابت کرتے جاوینگے تو گورنمنٹ خود ہی توجہ مہربانی فرماویگی۔ اور کل انتظام واشیاء ضروری مہیا ہو جاوینگی۔ ہمین ہمت بڑھانی چاہئے جسکا نتیجہ مل ہی رہیگا۔

راقم گنڈا سنگھ ضلعدار وسوپروائیزر ویٹیری نیری اسسٹنٹان
دو ویٹیری نیری ہسپتال ضلع لودیانہ

# مضمون دربارہ ترقی نسل مویشی

مجھکو جو عرصہ قریباً گیارہ سال سے ضلع لودیانہ کی بابت تجربہ ہوا ہے اُس کی روسے کہتا ہون کہ تین قسم کے چکلہ ہین۔ ایک چکلہ بیٹ۔ دوسرا چکلہ ڈھائیہ۔ تیسرا چکلہ جنگل۔

(ا) چکلہ بیٹ مین وہ حصہ شامل ہے جسکی زمین سیلاب مین ہے۔ اس چکلہ بیٹ مین مویشی کی ترقی کا سلسلہ باقی دونون چکلون سے کمتر درجہ پر ہے۔ کیونکہ اس چکلہ مین کم حیثیت کے لوگ ہین اور چھوٹے چھوٹے مویشی ہوتے ہین سانڈ بیل ڈھیہ ترقی نسل کے واسطے جیساکہ ڈھائیہ اور جنگل کے چکلونمین قریباً

ہر ایک گاؤن نہین ہوتا ہی اسمین نہین ہوتا چہ پانچ جگہ گاؤن ملحقہ مین ایک ڈہٹہ ہوتا ہے وہ بھی چھوٹے سے قد کا - دوسرے طریق ڈہٹہ یعنی سانڈ بیل کے چھوڑنے کا جیسے کہ ڈھائیہ اور جنگل مین ہے بیٹ مین بہت ہی کم ہے کیونکہ ڈھائیہ اور جنگل مین عموماً ہندو لوگ ہوتے ہین جو بطور پُن کے بچھڑے کو واسطے ہونے سانڈ چھوڑ دیتے ہین اور بیٹ مین عموماً مسلمان لوگ ہین جو اس قسم کا خیال کم رکھتے ہین - اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بیٹ کے لوگ ڈھائیہ جنگل وغیرہ سے بیل وغیرہ خریدتے ہین مگر وہ بھی قد مین چھوٹے خریدتے ہین - البتہ بیٹ مین بہ نسبت ڈھایہ اور جنگل کے یہ زیادتی ہے کہ زمین دریا اور نالہ وغیرہ کے گرد کثرت سے واسطے چراند کے ہے جو اسیواسطے بیٹ کے لوگ بھینسین زیادہ پالتے ہین اور اُنکا گذارہ اسی چراند پر ہوتا ہے - بلکہ جب ہر دو چکلہ مین چارہ کی قلت ہوتی ہے تو ایام قلت چارہ کی گذرانی کے لئے لوگ جوق درجوق بیٹ مین مویشی واسطے چراند کے لے آتے ہین -

(۲) چکلہ ڈھائیہ مین عموماً لوگ آسودہ حال ہین اور طریق ترقی نسل کا یہ ہے کہ گاؤن مین کوئی نہ کوئی شخص بطور پُن کے کوئی بچھڑا چھوڑ دیتا ہے جو اپنی نسل کے مطابق بڑا ہو کر کام سانڈ کا دیتا ہے جس سے جب سانڈ ہوتا ہے بچے پیدا ہوتے ہین - مگر چونکہ سانڈ چھوڑنے کا کوئی امتیاز نہین ہے اسواسطے کوئی چھوٹا اور کوئی بڑا اور کوئی اوسط قد کا سانڈ ہوتا ہے - بعض گاؤن مین ایک سانڈ بیل اور بعض مین تین تین بھی دیکھے جاتے ہین اور بعض چھوٹے گاؤن مین کوئی نہین بھی ہوتا - جن جن دیہات مین ایک سے زیادہ سانڈ ہوتے ہین ایک اُنمین سے اچھے قد کا ہوتا ہے دوسرا چھوٹا ہوتا ہے اور اُن گایون کے مطابق نہین ہوتا وہ فالتو سمجھا جاتا ہے - مگر بطور پُن کے اُسکو لوگ بھی چھٹا رہنے

دیتے ہین - گائین بھی اچھی اوسط قد کی ہوتی ہین - اگر بارش نہ بھی ہو تو مویشی کا چارہ چاہات پر لوگ موسم کے مطابق کر لیتے ہین - چراند کیواسطے زمین بہت ہی کم چھوڑی ہوئی ہوتی ہے - بلکہ بعض دیہات مین بالکل نہین ہوتی -

(۳) چکلہ جنگل مین وہ حصہ شامل ہو کہ جسمین بہت بڑے قطعات زمین کے ہین اور زیادہ بھروسہ بارش پر ہے - اگر بارش بخوبی ہو جاوے تو چارہ ایک سال کا اگا ہوا تین چار سال تک کے لئے کافی ہوتا ہے اگر دو تین سال تک بارش نہ ہو تو چارہ کی قلت کے سبب بہت مویشی تلف ہو جاتے ہین - لوگ مویشی لے کر دریاؤن وغیرہ کے کنارون پر چلے جاتے ہین اور بہت سی بے رونقی ہو جاتی ہے جیسا کہ اب آ پچھلے سال مین ہوا ہے - البتہ جہان جہان نہرین ہین وہ کچھ بچ جاتے ہین - مویشیان اس چکلے کے اچھے قد کے اور مضبوط ہوتے ہین طریقہ ترقی نسل کا مطابق چکلہ ڈھائیہ کے ہے -

عمدہ طریق ترقی نسل کی درستی کیواسطے میری رائے مین صورت مندرجہ بالا مین یہ ہو سکتا ہے کہ جہان سانڈ بڑی یا اچھی نسل کا سرکار کی طرف سے نہ ہو اور ہر ایک گاؤن مین ہونا بھی فی الحال بہت محال ہے چکلہ ڈھائیہ اور جنگل مین اسقدر سانڈ چھوڑنے کیوقت امتیاز ہونا چاہئے کہ بچھڑا جو چھوڑا جاوے چھوٹی اور بیڈھب گائے کا نہ ہو اور کوئی عارضہ بچھڑے کو نہ ہو کیونکہ چھوڑنے والے کے دل مین صرف پُن کا خیال ہوتا ہے اُسکو آیندہ نسل کا خیال نہین ہوتا اِسواسطے اگر وہ چھوٹا یا بیڈھب یا عارضہ والا ہوگا تو اُسکی نسل سے کچھ فائدہ نہین ہوگا بلکہ کھیتون کو خراب کریگا جس سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہین ہوگا - اگر گورنمنٹ اِسکو پرائیویٹ معاملہ خیال کر کے مداخلت نہ کرے مگر غور سے دیکھا جاوے تو یہ عمل خاص فوائد زمینداران کے لئے بلکہ ہر ایک جو گائے رکھتا ہے ہونگے - اور کسی کا

بھی ہرج یا نقصان کسی قسم کا نہین ہی اور اس بات کو عمل مین لانیکا طریق بھی آسان
ہوسکتا ہے کہ عموماً جو بات دیہات مین عام کے فائدہ یا نقصان کی ہوتی ہے وہ
لوگ دروازے گاؤنمین یا جہان لوگ عام بیٹھتے ہین ذکر کردیتا ہے کہ اس طرح
سے کرتا ہے تو جسوقت کوئی پُن کے خیال سے بچھڑا برائے سانڈ چھوڑنے لگے
تو اگر کوئی نقص مندرجہ بالا مین سے ہو تو اپنا ہی فائدہ سمجھکر اُنکو سمجھا دیوین کہ
(پُن سے کرتا ہے تان کوئی چنگا جیہا وچہ تان چھڈ) اوّل تو امید ہے کہ وہ کوئی
اچھا بچہ چھوڑیگا ورنہ اُس خراب کو چھوڑنے سے جو عوام کو بعد مین ہر طرح کا نقصان
پہونچاوے چھوڑنے سے بندرہیگا - اور جس گاؤن مین اچھا سانڈ یا اچھا بچھڑا سانڈ
کیواسطے نہ چھوڑا ہوا ہو اور گائین اُس گاؤنکی عمدہ ہون تو اُس جگہہ ترقی نسل کی
درستی اس طرح پر ہوسکتی ہے کہ کوئی عمدہ بچھڑا جو سرکاری سانڈ کی نسل سے ہو اور
ایسا نہ ملنے کی صورت مین اچھی گائے اور اچھے دیسی سانڈ کا بچھڑا جو ابھی مان
کا دودھ پینے سے الگ ہوا ہو بہت کم قیمت پر دستیاب ہوسکتا ہے یا از خرچ
ڈسٹرکٹ بورڈ یا از خرچ دیہہ جو گاؤن والے ایسا عمدہ نتیجہ اُٹھانے کے واسطے
ایسی قلیل قیمت کو بخوشی تمام ادا کرنے کو خوش ہونگے خرید کر گاؤن مین چھوڑ دیا
جاوے تو ان صورتون مین مویشی کی حالت نہایت عمدہ ہوجاوے اور چھوٹے
چھوٹے بیڈول اور کمزور بیل گائین وغیرہ جنکی خوراک و پرورش پر اوتنا ہی خرچ
اور تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے تو ایسی بیہودہ جانورونکی نسل منقطع ہوجاوے جسقدر
کہ عمدہ جانور پر اور اُس سے عمدہ نتائج ظہور مین آوین - گو کہ ان صورتون کو عمل
مین لانیکے لئے اوّل ذرا مشکل معلوم ہوتی ہے مگر دیکھا جاتا ہے کہ پہلے لوگ اسبات
کی مطلق پرواہ یا خیال نہین رکھتے تھے اب بہت دیہات مین جہان لوگون کو
سمجھایا اور ترغیب دیجاتی ہے اور اُنکے نفع و نقصان ترقی نسل مویشی کے متعلق

اُنکو بطور دوستانہ جبکہ وہ بخوشی گاؤن کے دروازے یا تکیہ مین بیٹھے ہوتے ہین۔ سادہ گفتگو سے سمجھائے جاتے ہین۔ تو وہ اس بات کو بہت مدنظر رکھتے ہین مگر کثیر التعداد بہت ہی کم پرواہ کرتے ہین۔ جو لوگ بخوبی سمجھکر اپنا فائدہ سمجھتے ہین۔ دیکھا گیا ہے کہ جن گایون کو وہ یون ہی وقت گرم ہونیکے جو سانڈ چھوٹا بڑا ملجاوے پڑجانے دیتے تھے۔ اب اِسقدر احتیاط کرتے ہین کہ جب اُن کو معلوم ہوتا ہے کہ گائے گرم ہے تو اُسکو رسہ باندھ کر جس گاؤن مین اچھا بڑا اور مضبوط قد کا سانڈ ہوتا ہو لیجاتے ہین مگر ایسے اشخاص کی تعداد ابھی بہت ہی کم ہے گو کہ زمیندار لوگون کا اِس طریق کی بھتری مین بہت حصتہ ہے مگر یہ بھی ساتھ ضروری ہے کہ کسی قدر سرکار کی طرف سے بھی مداخلت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ زمیندار لوگ عموماً کم سمجھ ہوتے ہین وہ اپنے فوائد کو خود ہی درستی پر لانیکے لئے تیار نہین ہوتے جبتک کہ کچھ اشارہ سرکار کیطرف سے نہ ہو کیونکہ انجان بچہ جب کوئی اپنے ہی لئے تکلیف کا کوئی کام کرتا ہے تو مان باپ دھمکی سے اُن کو سمجھا دیتے ہین گو کہ فائدہ بچے کا ہوتا ہے نہ مان باپ کا اور دوسری طرح سے مان باپ کا بھی ہوتا ہے کیونکہ بچہ اُسکا ہوتا ہے اِس طرح سے تعلق گورنمنٹ اور رعایا کا ہے۔

ترقی نسل مویشی کے طریق کی درستی جسکو غور کرنے سے بہت بڑا ضروری امر معلوم ہوتا ہے اور جسپر زمینداران کی آسودگی اور گورنمنٹ کی خوشنودی منحصر ہے میرے خیال مین جسقدر کہ ضروری ہے ابھی تک اِسکو بہت ہی کم ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ شاید وہ دِن آویگا کہ جب اِسکی ٹھیک طور پر ضرورت خیال کیجاویگی جسکا آغاز پار سال سے قدرتی طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ مویشی کی تعداد پہلے سے کم معلوم ہوتی ہے اور قیمت دوگنی تگنی ہوگئی ہے آمین

کچھ شک نہین کہ اس معاملہ کو جو کسیقدر دبا ہوا معلوم ہوتا تھا سول ویٹیرنیری ڈیپارٹمنٹ نے ہی روشن کیا ہے جسکا بہت ساحصہ ہمارے مہربان عالیجناب معلے القاب ویٹیری نیری کپتان پییز صاحب بہادر سابق اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل بہادر سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ وحال پرنسپل لاہور ویٹیری نیری کالج سے ظہور مین آیا اور آرہا ہے اور انکے جانشین جناب کپتان گن صاحب بہادر حال اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل بہادر بھی چلا فرمارہے ہین -

چکلہ بیٹ مین اصلاح ہونیکے لئے باقی دونون چکلون کی نسبت یہ امر ضروری ہے کہ یہ لوگ پہلے اپنی گائین رکھنے مین بھی ذرا خیال کرین - اور ڈھایہ سے نر کوئی اچھی نسل کا درمیانہ بچھڑا ترقی نسل کیواسطے بڑے گاؤن مین ایک اور چھوٹے دو تین گاؤن کے واسطے ایک جو چھوٹی ڈ ایک سال کی عمر کا بہت کمی پر مل سکتا ہے - چھوڑین یا چھوڑانے کی کوشش کرین یا حکام ضلع کی طرف سے چھوڑین تو عمدہ نتیجہ ظہور مین آسکتا ہے - یا جن دیہات ڈھایہ مین ایک گاؤن مین چھوٹے قد کے ایک بڑے سانڈ کے علاوہ سانڈ ہین اور جنکو زمینداران فالتو سمجھتے ہین وہ بیٹ مین لائے جاوین - جنکی وہان اچھی گنجایش ہوسکتی ہے -

راقم

گنڈا سنگھ ضلعدار و سوپروائیزر ویٹیری نیری اسسٹنٹان

ویٹیری نیری ہسپتال ضلع لودیانہ

# رنڈرپسٹ یاموک

مرض رنڈرپسٹ سے جو کثیر التعداد مویشیان تلف ہوتی ہین - مین نے کسی اور بیماری سے ہوتی نہین دیکھی - ایک ایک گاؤن مین ڈیڑھ ڈیرھ سو اور دو دو سو تک نقصان ہوجاتا ہے - مین اپنی عقل کے مطابق نہایت حیران وششدر رہتا تھا کہ جب کوئی حکم وغیرہ نسبت دریافت حال مرض مہلک ہونے یا احتیاط رکھنے یا اطلاع کرنیکی بابت ہوتا تھا تو اُسمین مرض رنڈرپسٹ کا نام بھی نہین ہوتا تھا گو کہ انتھراکس از قسم ملک ننٹ سور تھروٹ وغیرہ بڑے مہلک امراض ہین - مگر عموماً دیکھا گیا ہے کہ جہان یہ بیماری ہوئی تو کچھ تعداد کٹون بچھون وغیرہ کی یا بھینسون کی ضایع ہوتی ہے اور زیادہ عام مثل رنڈرپسٹ کے ہوئی نہین دیکھی اور مرض رنڈرپسٹ نے جن دیہات یا جن گھرونمین اپنا مُنہ دکھلایا ہے وہ مدت مدید تک اپنا منہ اوجلا نہین کرسکتے -

مرض رنڈرپست بلالحاظ موسم ووقت کے ہرایک سمت مین ہوتے ہوئے پایا گیا - اور یہ ایک عجیب بات دیکھی گئی کہ جب ایکسال مین قریب کے دس گاؤن مین مرض رنڈرپسٹ ہوا اور اُنکے ساتھ ہی کے دو گاؤن مین مرض رنڈرپسٹ نہین ہوا تو دوسرے یا تیسرے سال اُن ہی گاؤن مین ہوگیا جنمین نہین ہوا تھا اور اِن دیہات مین جنمین ہوچکا تھا اُسوقت نہین پایا گیا - بعض بعض دیہات مین اور بیٹ مین خاصکر جو دیہات نشیب مین ہے برس برس بلکہ اِس سے بھی زیادہ عرصہ تک رنڈرپسٹ جاری رہا یعنی بیچ مین بیماری ختم ہوگئی پھر ایک ماہ بعد پھر کچھ مویشی بیمار اور ضایع ہوئے پھر کچھ روز بند رہی پھر ہوگئی گویا

وہ بند نہ ہوئی جاری رہی۔ مگراب معلوم ہوا کہ مرض رنڈرپسٹ کے عظیم نقصان
کی گورنمنٹ کے کان تک بھی خبر پہونچ چکی ہے کہ اور بیماریون کو چھوڑ کر خاص
اسی بیماری کی تحقیقات پر جناب ڈاکٹر لنگارڈ صاحب بہادر بکٹر یولاجنٹ
تعینات ہوئے ہین۔

مرض رنڈرپسٹ مین جو دیہاتی لوگ علاج کرتے ہین۔ اِس ضلع مین اور شاید
دیگر اضلاع مین بھی اسی طرح سے کرتے ہونگے۔

جب مرض رنڈرپسٹ کسی دیہہ مین شروع ہوتا ہے اور کچھ جانور مرجاتے ہین تو
زمیندار لوگ جسوقت دروازہ وغیرہ دیہہ معمولی روزمرہ کی حالت مین بیٹھے ہوئے ہوتے
ہین تو وہان ذکر چلتا ہے کہ (بھائی اس قبل دا کوئی او پاؤ کرو ایہہ قبل تان رب
نے بُری دہری ایہہ تان ربدی طلب اے ایہہ کوئی بیماری ہوئی) تو پھر
عموماً بوڑھے لوگ تو کہتے ہین (پُن کرو جگ کرو دانے پنڈون کٹھے کرکے جگ
کرو یا ٹونا کراؤ) تو بس جھٹ بحث ہونے لگ جاتی ہے کہ ٹونا کرنیوالا کونسا اچھا
ہے کوئی کہدیتا ہے فلانے گاؤن مین اچھا فقیر ٹونا کرتا ہے کوئی کہتا ہے فلانا
فقیر اچھا ٹونا کرتا ہے۔ غرضیکہ بحث مباحثہ ہو کر جوان جوان جٹ یعنی زمیندار
جنکو دیہاتی چوبر بولتے ہین تین چار جا کر ایک فقیر کو لا بٹھلاتے ہین۔ اور دانے
یعنی غلہ دیہہ سے اکھٹا کرکے اور دودھ کل گاؤن سے اکھٹا کرکے دودھ چاول
یعنی کھیر پکاتے ہین اور ایک بڑے کڑاہے مین پانی و دودھ ملا کر وہ فقیر دروازہ
دیہہ مین یا دیہہ کے راستہ پر لیکر بیٹھ جاتا ہے۔ اور حکم دیدیتا ہے کہ کل دیہہ کے
مویشی قطار باندھ کر اسی طرف ایک راستے سے نکلتے جاؤ۔ اور وہ اُن پر اُس
دودھ ملے پانی سے چھینٹے دئے جاتا ہے جس سے تمام دیہہ مویشی اکھٹے مل مل
جاتے ہین گاؤن کے لوگ اُس فقیر مکار کو کچھ دے دلا کر رخصت کرتے ہین۔

چونکہ بیماری کی لاگ بسبب اکھٹے ہوجانیکے مویشیان مین پھیل جاتی ہی۔ اگلے ہی دن سے یہ معاملہ ہوجاتا ہے کہ آج پانچ مرگئے آج دس مرگئے آج اِتنے مرگئے پر لگاتار موت شروع ہوجاتی ہے حتے کہ نصف گاؤن خالی ہوجاتا ہے اور اس ٹونہ پر وہ جاہل لوگ اسقدر ہٹ و بھروسہ رکھتے ہین کہ وہ منع کرنے یا سمجھانے سے باز نہین رہتے اور اگر وہ کچھ سمجھکر کچھ رُکین بھی تو وہ چوبر بالکل اُنکی پیش نہین جانے دیتے۔ چونکہ اِسکی بابت کوئی ایکٹ نہین ہے اِسواسطے سرکار کی طرفسے اِسمین کوئی مداخلت نہین ہوتی اِس جاہلانہ طریقے سے نہایت ہی نقصان ہوتا ہے۔ جسکا ابھی تک کسی طرفسے بھی نوٹس نہین لیا جاتا۔ اور جن دیہات مین یہ بیہودہ رسم خود بخود یا ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے بطور دوستانہ سمجھانے کے نہین کرتے وہان اِسقدر نقصان نہین ہوتا۔ اور مزید برین یہ ہے کہ جب ٹونہ سے زیادہ بیماری پھیل جاتی ہے تو جھٹ پھر صلاح ہوتی ہے کہ یہ ٹونا کرنیوالا اچھا نہین تھا دوسرے کو لاؤ پھر بحث مباحثہ ہوکر ایک اور کو لایا جاتا ہے جو وہ بھی اِس طرح سے کرتا ہے۔ چنانچہ مین نے ایک گاؤن مین پانچ پانچ چھہ چھہ ٹونہ ہوتے ہوئے دیکھے ہین۔ جس سے وہی نتیجہ ہوتا ہی جسکا اوپر ذکر کر آیا ہون۔

مرض رنڈرپسٹ مین زمینداران کی لاعلمی سے بعض مویشی زیادہ دن بیمار رہنے کے بسبب کچھ نہ کھانے کے بھی اگر بچنے کی بھی امید ہو تو مرجاتے ہین۔ زمیندار بعض تو اِس مرض مین کچھ بھی نہین دیتے اور بعض ماش کی روٹی یا چنون کی دال کا پانی دیتے ہین۔

ایک بڑی خرابی کی اور بات یہ لوگ جو کرتے ہین وہ یہ ہے کہ جو بیمار جانور ہوتے ہین اُنکو بھی کھولکر اُسی چاہ کے گنڈ پر پانی پلاتے ہین۔ اور دوسرے تندرست

مویشی بھی اُسی کنڈ پر پانی پیتے ہین -

بعضے رنڈرپسٹ کے مریض بینے کھلے دیہہ کے کوچون مین دیکھے ہین جو بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ جب مالک نے دیکھا کہ بہت بیمار ہے اور موک سے اندر سٹر اند ہوگئی ہے تو اُسکو گھر سے نکال کر گاؤن مین کھلا چھوڑ دیا ہے - جسکا اثر دیگر مویشیون پر زہر قاتل سے بھی زیادہ ہوتا ہے - غرضیکہ ایسی ایسی خرابیان واقع ہوتی ہین -

رنڈرپسٹ مین جن علاجون سے فائدہ ہوتے دیکھا حسب ذیل ہین :-

اس مرض مین شروع حالت مین جب قبض ہوتا ہے تو بیشک گھی یا تیل سادہ یا السی کا تیل بقدر نصف سیر پختہ پورے قد کے مویشی کو جو میسر ہو سکے فائدہ ہوتا ہے - بحالت کمزوری اور دست صرف شراب دیسی پانی مین دو دو تین تین گھنٹے کے بعد دو دو چھٹانک دینے سے فائدہ ہوتے دیکھا ہے - اور فینایل ایک ایک اونس دو پونڈ پانی مین دینے سے بھی فائدہ دیکھا ہے - اور سوہاگہ چاولونکی کانجی مین بھی دیتے ہین - نیم کا پانی یعنی جوشاندہ بھی دیا جاتا ہے - اور جسوقت جانور کو زیادہ دن بیمار ہوے کو ہو جاوین تو اُسکی صحت قایم رکھنے کا ضرور خیال ہونا چاہیے یعنی اُسکو اندر اُدھار رکھنے کیواسطے ضرور خوراک دینی چاہیے - یعنی چاولونکی کانجی یا کھل کا پانی - یا جَو کے دل کا پانی پلانا چاہیے - اس مرض مین جانور کو حد سے زیادہ پیاس لگتی ہے تو جب پانی پر چھوڑا جاتا ہے اس بیتابی سے پانی پیٹ بھر کر پی جاتا ہے کہ پھر تھوڑی دیر بعد اس زور سے موک یعنی دست جاری ہوتے ہین کہ بعد مین جانور نڈھال ہو جاتا ہے اسواسطے ایک وقت مین بہت پانی نہین پلانا چاہیے بلکہ کئی بار تھوڑا تھوڑا پانی پلانا چاہیے - اور باقی احتیاط جیسی کہ چھوت والی بیماری مین قاعدہ ہے ہونی چاہیے -

علامات رنڈرپسٹ صرف ناواقف زمینداران کے واسطے بھی کافی ہین -

آنکھو نمین گید - آنکھین سُرخ - کان ڈھیلے - مُنہ سے رال گرنا - بال کھڑے ہوئے اور منتشر جیسے کہ زیادہ سردی لگنے سے ہوجاتے ہین مُنہ عموماً نیچے کو اور بہتون کو دست بو والے اور بعضون کو خونی دست جو اخیر مین ہوتے ہین - بعضونکو دم کشی - اور کئی ایک مریض گاؤنمین ہوجاتے تو جانئے کہ یہی مرض موک ہے -

راقم
گنڈا سنگھ ضلعدار سوپروایزر ویٹیری نیری اسسٹنٹان
وو ویٹیری نیری ہسپتال ضلع لودیانہ

# بیان خواص ادویہ

## بابت کریولین

## مصنفہ ویٹیری نیری کپتان ایچ - ٹی - پیز صاحب بہادر پرنسپل لاہور ویٹیری نیری کالج

مترجمہ بابو پربھو لعل ہیڈ کلرک ویٹیری نیری کالج لاہو

مین یقین کرتا ہون کہ جیز کا عرق اور کریولین اس ملک مین کثرت کے ساتھ استعمال مین آتے ہین اور بہت مفید ڈس انفکیٹ و انٹی سپٹک ڈریسنگ کا کام دے سکتے ہین انکے استعمال کیواسطے ذیل کا بیان دلچسپ ہے -

**رنگ ورم** ایک گھوڑی کی پشت ادر مدّھو رنگ ورم سے جسکو انگریزی مین ٹرائی کوفی ٹن ٹانشبیو ریٹس بھی کہتے ہین مریض ہوگئی - یہ مریضہ عام طور پر تندرست و اجبی حالت مین معلوم ہوتی تھی پہلی علامات - گردن و

مدھو کی جلد مین خراش کا ہونا پایا گیا مریضہ اپنی عیال کو کُھر سے رگڑتی تھی۔ جس سے اِس جگہ کے بال اوڑ گر حصّہ برہنہ رہگیا جسپر آبلے نمودار ہو گئے جو کہ بعدہٗ بہت سے چھوٹے چھوٹے خشک بھورے رنگ کے کھرنڈ بنگئے جلد ہی یہ مرض مدھو و پشت تک پھیل گیا اور وہان چھوٹے چھوٹے گول دھبہ ہو گئے بال سیدھے کھڑے و باہم چسپیدہ معلوم ہوتے تھے۔ اِنکو اُکھاڑنے پر یہ جلد سے علیحدہ ہوجاتے تھے اور اِنکے نیچے کی سطح چکنی و سیاہ رہجاتی تھی۔ علیحدہ شدہ بالونکے گچھے کی جڑین ایک قسم کے سفیدی مایل مادّے سے جمی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ جب اس مادّے کی مجموعے کو خوردبین کے شیشے پر رکھکر اور پانچ فیصدی کی کاسٹک پوٹاس سے تر کرکے امتحان کیا گیا تو بہت سے چھوٹے چھوٹے بیضوی اجسام جو کہ بعض وقت باہم ملے ہوئے مثل چھوٹی چھوٹی زنجیر دنکے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے سیدھے اجسام بالونکی شکل کے ظاہر ہوتے تھے۔ یہ اِس بیماری کے پیدا کرنیوالے کرم ہوتے ہین جسکو انگریزی زبانمین ٹرائی کوفی ٹن ٹان شیورینس کہتے ہین۔ خراش اتنی زیادہ تھی کہ اِنسان کے ہاتھ کی برابر بڑی بڑی جگھونمین جلد بالکل برہنہ ہوگئی تھی اور جانور کے اپنے آپکو رگڑنیکی وجہ سے آبلہ اور کھرنڈ سے دیکھی گئی تھی۔

علاج جو اُسکے لئے تجویز کیا گیا صرف یہ تھا کہ تین روز تک ایک دفعہ یومیہ پانچ فیصدی کے جیز فلیوڈ اور پانی کے سلوشن سے ڈریس کرتے رہے مگر قبل ازین حصّون کو ملایم صابن و گرم پانی سے برش کے ذریعے پورے طور پر دھو لیتے تھے تب ڈریس کرتے تھے دو روز بعد خراش کم ہوگئی اور بیماری کا پھیلنا بھی بند ہوگیا۔ تین روز بعد کھرنڈ گرنے لگے اور کوئی تازہ کھرنڈ پیدا نہین ہوا اور جانور اپنے آپ کو بہت کم رگڑتا تھا۔ پھر دو روز بعد تندرستی ہوتی گئی اور جلد صاف

ہوگئی تین روز بعد بال آگنے شروع ہوگئے صرف تیسرے روز ڈریس کرنیکی ضرورت پڑتی تھی یہانتک کہ گیارہ روز مین جانور بالکل اچھا ہوگیا اور اپنے کام پر بھیجدیا گیا۔

**رنگ ورم** ایک گھوڑا گیلاڈنگ برنگ کمیت ٹرائی کوفی ٹن ٹانشیور یگنش مین مبتلا ہوگیا بہت خراب کیس تھا گھوڑی کا مالک اُسکا خود علاج کرتا رہا اور اسے خراب کردیا۔ مرض تمام جسم پر پھیل گیا تھا۔ یہانتک کہ گردن شانون اور اگلی و پچھلی ٹانگو نکے اندرونی جلد کے بہت سے سطح برہنہ ہوگئے تھے جانور کو گرم پانی وصابن سے صاف کیا گیا اور جسم پر کوئی بال باقی نہ رہا۔ گردن وجسم کی جانبین کی جلد مین بہت شکن پڑ گئی تھی اور جلد بہت دردمانتی تھی اس وجہ سے پہلے ہفتے کے لئے صرف سادہ گندک کا مرہم اوپر لگانیکو اور سلائین ادویات اندر پلانیکو تجویز کی گئین۔ یہ ۲۶ جولائی کو واقع ہوا۔

۳۔ اگست کو جلد مین درد کم تھا اور شکن بھی جسم پر کم ہوگئی تھی گھوڑیکو روزمرہ پانچ فیصدی کے جیز فلیوڈ سے ڈریش کرتے رہے۔

۵۔ اگست کو تبدیلی ہوئی اور علاج بدستور جاری رکھا۔

۸۔ اگست کو جلد مین خراش کم ہوگیا لیکن اور کوئی تبدیلی واقع نہین ہوئی۔ آدمی بہت شاکی تھے کہ گھوڑے کو ڈریس کرنا ذرا مشکل ہے۔ اسلئے جیز فلیوڈ۔ ایک اونس اور تیل۔ ۸ اونس تجویز کیا گیا۔ مگر یہ کچھ مفید ثابت نہونے کی وجہ سے بند کیا گیا۔

۱۱۔ اگست کو قدرے تبدیلی واقع ہوئی جیز فلیوڈ ۵ اونس گندک ۱۰ اونس تیل سنو اونس باہم ملاکر بلارگڑے حصے پر ایک مرتبہ روزانہ لگانا تجویز کیا گیا اور گھوڑے کو ہفتہ مین ایک مرتبہ غسل بھی دیا جاتا تھا۔

۱۸۔ اگست کو صحت کے آثار عمدہ نظر آنے لگے۔

۲۵۔ اگست کو بہتری معلوم ہوئی اور جلد پر شکن کم ہوتی گئی اور جلد اُسقدر درد نہین مانتی تھی اور بال بھی اُگنے شروع ہو گئے۔

یکم ستمبر کو صحت مین بہت ترقی نظر آنے لگی اور بال جلد جلد بڑھنے لگے اس لئے جیز فلیوڈ کا استعمال بند کیا گیا اور گندھک و تیل ایک و دس کی طاقت کا لگانا شروع کیا گیا۔ ۸ ستمبر کو شکن گردن کی بالکل رفع ہو گئی۔

۲۲۔ ستمبر کو علاج بند کیا گیا اور جانور بالکل اچھا ہو گیا۔

## گندے زخم

ایک اختہ گھوڑا برنگ سبزا کے دونون گھٹنونمین خراب قسم کا بروکن نیز ہو گیا تھا اور دائین گھٹنے کی کارپل ہڈیان کیسقدر ننگی ہو گئی تھین گھوڑے کے مالک نے چندروز تک حصّہ پر گرم پانی سے سیک کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حصہ پر بہت سا ورم ہو کر بہت سا اخراج بہنے لگا اور لیسر ٹینڈ ٹشو مین سڑاند پیدا ہو کر بدبودار اخراج پیدا ہو گیا۔ گھوڑے کا مالک علاج کرانا چاہتا تھا مگر میری رائے مین کوئی اُمید آرام کی نظر نہین آتی تھی۔ اسلئے مین نے اُسکے مالک کو چند اونس کریولین دیکر اُسکو ہدایت کر دی کہ حصّونکو صبح و شام ایسی ڈریس کرتا رہے اور روئی کی گدی پانچ فیصدی کے سلوشن مین تر کرکے ہلکا دباؤ دیکر لگاتا رہے قریب ایک ہفتہ کے بعد مین نے جانور کا دوبارہ ملاحظہ کیا تو بدبو رفع ہو گئی تھی اور زخم بہت چھوٹا سا رہگیا تھا مین نے مالک کو یہ رائے دی کہ چونکہ اس جانور کے علاج مین بہت خرچ پڑیگا اس کا ہلاک کرنا بہتر ہو گا اور اگرچہ انجام بھی تسلی دہ نہ تھا مگر کریولین نے اپنا اثر دکھلا دیا یعنی بدبو رفع کرکے زخم کو ڈس انفکٹنٹ کر دیا۔

## تھرش

گذشتہ تین مہینے مین تھرش کے بہت سے مریضونکا علاج حصّے کے پانچ فیصدی کے کریولین کے سلوشن سے ایک

یا دو روز تک ڈریس کرنیکے ذریعے کیا گیا اور جب اِخراج بند ہو گیا تو کریولین بیٹل فیصدی کے حساب سے میتی لیٹڈ اسپرٹ مین ملاکر ڈریس کیا گیا تو اس سے سب مریض اچھے ہو گئے ۔

**گریس یا چھیپر**

گذشتہ چند سالون تک مین گریس کی عفونت رفع کرنیکے لئے جیز فلیوڈ یا کریولین کا تین سے ۵ فیصدی تک سلوشن استعمال کرتا رہا ہون جسوقت مرض پھیلا ہوا ہوتا ہے تو مین بہت سے گرم جوکر کی پولٹس کو تین فیصدی کے کریولین سے تر کرکے لگاتا ہون ۔ بعدہٗ اسکو اوتار کر حصتونکو گرم پانی سے دھوکر خشک کرلیتا ہون پھر سلفٹ آف زنک اور ریسٹیٹ آف لیڈ وغیرہ کا سفید لوشن استعمال کرتا ہون ۔

**رنگ ورم انسانونمین**

دو سائیسونکو جوکہ مریض گھوڑون کو ڈریسنگ کیا کرتے تھے گھوڑونسے رنگ ورم کی بیماری لگ گئی اور وہ میرے پاس علاج کیواسطے آئے دولون کے اگلے بازونمین رنگ ورم ہو گیا تھا اور ہر ایک بال کی جڑہ مین گھرا سا چھلا بنا ہوا تھا اور بہت سی جگھونمین جلد کے اوپر سے بال ٹوٹ گئے تھے یہ دولون آدمی خصوصاً راتکیوقت بہت زیادہ خارش کے شاکی تھے ہر ایک مریض مین یہ بیماری ایک ہفتہ یا کچھ زیادہ عرصہ بعد رفع ہو گئی ۔ علاج بذریعہ کریولین ایک حصہ اور لینولین یا کوئی دوسری چربیلی شے چار حصہ ملاکر کیا گیا اور صفائی پر بہ احتیاط خاص توجہ رکھی گئی ۔

**کریولین**

گھوڑونمین رنگ ورم اور لائیس یعنی جوون اور کسی خاص جلد بیماری کے لئے بہت عمدہ و مفید ڈریسنگ ہے عفونت دار اخراج اور ناتندرست زخمون کے لئے یہ بہت طاقتور اور مفید ڈیس انفکٹنٹ شے ہے اور اگر ایک ڈرام کی خوراک السی کے آٹے و شیرہ یا گوڑ کے ہمراہ گولی بناکر دیا جاوے تو

معدہ وانت مین سے خراب عفونت دار عمل کو باز رکھتی ہین -

مین نے اپنے مطب مین کریولین کو ایک بیش بہا ڈس انفکٹنٹ لکھا ہے کیونکہ اوّل اوزارون کے بارہ مین نصف سے ایک فیصدی تک سلوشن اوزارون مین سبلی منٹ کار بالک ایسڈ کی طرح اثر نہین کرتا - دویم اگر اسکا ڈھائی فیصدی کی طاقت کا سلوشن جائے اپریشن پر اور اپریشن کرنیوالے کے ہاتھون پر لگا دیا جاوے تو کار بالک کے موافق جلد پر خراش پیدا نہین کرتا - سویم اپریشن کے بعد زخمون کے لئے روئی و کپڑے وغیرہ کے ساتھ گاز کی شکل مین کریولین کا ڈریسنگ عمدہ ہے -

کار بالک ایسڈ بمقابلہ پرکلورائڈ اف مرکری پروفیسر کروک شنک نے بہت سی تحریر کی ہین اس غرض سے کہ پرکلورائڈ آف مرکری اور کار بالک ایسڈ کے ڈس انفکٹنٹ اور انٹی سپٹک خاصیتون کو ثابت کرے اور اسکے نتیجے مین وہ کار بالک ایسڈ کی بہت تعریف کرتے ہین -

لاہور دام اقبالہٗ

بحضور فیضگنجور خداوند نعمت جناب پرنسپل صاحب بہادر اڈیٹر انڈین ویٹیری نیری جرنل

مودبانہ التماس ہی کہ کمترین حضور کے فیض رسان انڈین ویٹیری نیری جرنل کے مطالعہ سے ایسا محظوظ ہوا کہ فدوی کا غنچہ دل جو ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کے بدگوہونگی شنیدگی سے پژمردہ ہوگیا تھا۔ از سرنو رسالہ مذکور کے مطالعہ سے شگفتہ ہوگیا۔ کمترین حضور کا اور اپنے بھائی مریدحسین ویٹیری نیری اسسٹنٹ کا جو اسوقت جبلپور فورٹینتھ بنگال لینسر مین ملازم ہے جس نے فدوی کو یہ جرنل براد مطالعہ بھیجا ہے تہ دل سے مشکور وممنون ہے۔ جرنل ہذا مین جناب سید سردار شاہ صاحب و مہتاب شاہ صاحب کا سبجیکٹ قابل تعریف وناصح ومفید الویٹیری نیری اسسٹنٹان ہے۔ کمترین ڈاکٹر امیر شاہ صاحب خان بہادر و بابو پربھو لعل صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہون نے ایسی جانفشانی سے جراحی زخم و سینگ کے بارہ مین ترجمہ فرمایا ہے جیسا کہ ترجمہ کرنے کا حق ہی۔ ترجمہ کی عبارت ایسی زود فہم اور سلیس ہے کہ پڑھنے والے کو ایک ذرا سی بھی دقت معلوم نہین ہوتی۔ جرنل ہذا سے فدوی نے ایوڈ ایڈاف سٹارچ نوایجاد دوائی کا استعمال زخم والسر پر کیا۔ ایسا مفید پایا کہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ بیشک یہ نوایجاد پوڈر قابل اندراج اس جرنل کے تھا۔ جو ویٹیری نیری اسسٹنٹان کو بہت فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ لطف یہ ہے کہ برسات کے موسم مین اس سے زخم سلکش ہونے نہین پاتا۔ چونکہ جرنل ہذا مین نوایجاد دوائی کے اندراج کروانیکی ضرورت ہے۔ لہذا چند نوایجاد ادویہ وعلاج جو کمترین کے فہم ناقص وعقل قاصر کے تجربہ سے گذر چکے ہین۔ پیش حضور کیا ہے اگر مناسب خیال فرماوین تو اندراج فرماکر بندہ کو ممنون و مشکور فرماوین۔ فقط زیادہ حد ادب۔

# خواص ادویہ

## لوکوڈرما یا برص کے واسطے نو ایجاد دیسی دوائی کا تجربہ

یہ کیس مقام ٹیکم گڈھ ریاست اور چھبہ مین تین ماہ تک کمترین کے زیر علاج رہکر صحت یاب ہوا۔ کیس مذکورہ ایک ویلر بے میر تھی۔ دیسی سالوتری نے جو وہان پر پیشتر ازین تعینات تھا۔ ہز ہائینس سے التماس کی کہ گھوڑے مذکور کا علاج ڈاکٹر صاحب سے کروانیکا حکم صادر فرماوین۔ سو کمترین کو اُسکے علاج کا حکم ہوا۔

**علامات۔** (سرکولر وائٹ سیالٹس) یعنی گول سفید داغ لبون۔ انیس۔ فیس اور کان پر تھے۔ فدوی نے بیماری کو لوکوڈرما یا برص قرار دیا۔ اور علاج شروع کیا بموجب فرمانے وٹیرنری میجر رمینٹ کے جو صاحب موصوف نے اپنے مینول مین تحریر فرمایا ہے۔ ٹنگچر آئوڈین۔ وکاربالک ایسڈ اور مرکیورل اینٹمینٹ نے مقامی علاج کیا۔ اور چونکہ اُس بیماری مین جلد کے پگمینٹس کا لاس ہوجاتا ہے۔ لہذا واجبی طور پر الٹریٹو اور ٹانک فائدے کے واسطے ایک اونس لائکوار ارسینک کیلیس دانہ مین اِس غرض سے دیتا رہا۔ کہ پگمینٹس کو ترقی ہو گھوڑی مذکور کی مالش اپنے سامنے اچھی طرح سے کرواتا رہا۔ ایک ماہ کے منقضی ہونیکے بعد کچھ فائدہ ظہور مین نہ آیا بلکہ روز بروز سفید داغ زیادہ منتشر ہونے لگے۔ حتےٰ کہ گھوڑی کا رنگ بوجہ سفید داغون کے بجائے بی کے آرن ہوگیا۔ تب کمترین نے دِلمین ٹھان لیا کہ صاحب موصوف اپنے مینول تالیف شدہ مین سچ فرماتے ہین کہ یہ بیماری لاعلاج ہے۔ دلمین شرمندہ ہوا کہ ہز ہائینس نے یہ پہلا کیس کمترین کو علاج کے واسطے دیا ہے۔ اور مین نے بھی نادانی سے علاج شروع کردیا ہے۔ خیر ہمت مردان مدد خدا۔ ایکروز

فدوی کے دلمین خیال آیا کہ دیسی دوائی جو ہیومن ہینگ یعنی انسانی طبابت مین برتی جاتی ہے۔ اُسکا آزمانا کچھ حرج کی بات نہین۔ چونکہ کمترین کو انسانی طبابت سے بھی کچھ بہرہ ہے اور انسانی اور حیوانی طبابت کی عربی فارسی ہندی سال ہو تر کے کتب کے مطالعہ کا بہت شوق ہو۔ لہذا ایک روز مطالعہ کرتے ہوئے۔ اکسیر اسپ سے ایک نادر نسخہ بیماری متنازعہ کے بارے مین ملا۔ جو انسانی طبابت مین بھی برتا جاتا ہے۔ جو یہ ہے لیمون جوس اور لنسد ائل ہموزن کا ایملشن بنا کر ملنا۔ سو کمترین بموجب نسخہ اکسیر اسپ فارسی ایملشن مذکورہ بالا کی ڈیڑھ ماہ تک مالش کرواتا رہا۔ اور داخلی طور پر سرسریکتولہ و گندک ایک اونس دانہ مین دیتا رہا۔ لیکن ہر پانچوین روز اس پوڈر کے بعد السی کا تیل ایک پانٹ اسپ مادہ مذکور کو دیا جاتا تھا۔ اس عرصہ مین اُن داغون پر بلسٹر کا اثر پیدا ہو گیا۔ اور تمام سُرخ پڑ گئے۔ بعد ازان بموجب کتاب مذکورہ جنگن کا عرق لگانا شروع کیا۔ دو ماہ مین گھوڑی مذکورہ بالکل تندرست ہو گئی۔ اور تمام سفید داغ و بال دور ہو کر اپنے اصلی رنگ بدن پر آگئے۔ دلمین بہت خوش ہو کر گھوڑی کو بمراد ملاحظہ ہز ہائینس لے گیا۔ حضور گھوڑی کا ملاحظہ کرکے غایت خوش ہوئے۔

**نوٹ**۔ اس نادر نسخہ کے تجربے سے کمترین کا دل اور بھی بڑھ گیا۔ اور دیسی ادویہ کیطرف دل راغب ہوا

## اِنسانی طبابت سے جانورون پر دوائی کی خوراک مقرر کا طریقہ

جب کبھی کمترین نو ایجاد دیسی دوائی انسانی مطب سے حیوانی پر برتتا ہے۔ تو ہمیشہ مذکورہ ذیل طریقہ مندرجہ لوزالوجی بنہسم عمل مین لاتا ہے۔ جس سے کمترین کبھی نقصان نہین اُٹھاتا چونکہ یہ طریقہ قابل اطلاع ویٹیری نیری اسٹنٹان ہے لہذا مندرج ہے۔ اگر کوئی دوائی کسی بیماری مین اِنسان کو دیجاوے اور وہی دوائی اُسی بیماری مین لور انیملز یعنی حیوانان پر استعمال کرنی ہو تو اُتنی ہی دوائی کی

خوراک کُتّے کے واسطے کافی ہے اور اُس سے دوگنی اور تگنی خوراک بھیڑ بکری کو اور ۱۶ گنا گھوڑے اور مویشی کو یہ نسبت جوان جانوروں مین ہے۔ اور بموجب عمر کے یہ تناسب ہے:۔

تین سال سے زیادہ کے جانور کو ایکحصّہ + ۱ سال سے ۲ سال تک نصف حصّہ
۹ ماہ سے ۱۸ ماہ تک - ۱/۴ حصّہ + ۴ ماہ سے ۹ ماہ تک - ۱/۸ حصّہ
۱ ماہ سے ۴ ماہ تک - ۱/۱۶ حصہ +

جو نسبت دوائی کی ہیومن بینگ اور لور اینملز مین بتلائی گئی ہے۔ اُس مین چند اور نارکاٹک وایری ٹنٹ مستثنےٰ ہین۔ جو ذیل مین درج ہین۔

لاڈنم - یہ دوائی انسان سے تین گُنا اکثر دیجاوے تو کتّے کو اثر ہوتا ہے۔

کیالومل - یہ دوائی کتون کے سٹمک اور آنتون کے واسطے ایسی اری ٹنٹ ہے۔ کہ اگر کسی آدمی کی خوراک کی برابر دی جاوے۔ تو اُس سے دو کتّے ہلاک ہوتے ہین۔

ایلوز - کتّے کو جس مقدار مین دیا جاتا ہے دو آدمیون کو مار سکتا ہے۔ کیلومل کے برخلاف بے کار بالکل ایسڈ۔ کتون کے واسطے زہر کا اثر رکھتا ہے۔ جس کے واسطے میجر سی نے اپنے انڈین نوٹس ایباوٹ ڈاگز مین تحریر فرمایا ہے۔

کامن سالٹ یا نمک خوردنی - یہ مزے دار چیز جو ہر فرد و بشر کو لذیذ معلوم ہوتی اور موافق آتی ہے کتون کے واسطے نارکاٹک ادویہ گھاس کھانیوالے جانورون کی نسبت سب چیز کھانیوالے اور گوشت خور جانورونکو کم دیجاتی ہین۔

## مسٹر ڈائیل کا ٹیمپی نائیٹس مین انٹی فرمنٹ ثابت ہونا

اِس تیل کو ہوآن یعنی نفخ شکم مین کمترین نے تقریبًا تین سو کیس پر ازمایا ہے۔ یہ ایسی دوائی ہے کہ فدوی کو تا ہنوز نہ تو ٹرو کار کی ضرورت اور نہ ہی دوسری دوائی دینے کا موقعہ ملا۔

## اوپیسٹی آف کارنیا کیواسطے جدید دیسی نسخہ

چونکہ یہان پر کمترین کو گورنمنٹ ڈیری یعنی گئو سالہ کے جانورونکا علاج کرنا پڑتا ہے لہذا ایک کیس جس پر یہ نسخہ ازمایا گیا - درج کرتا ہے۔

ماہ مئی ۱۹۰۹ء مین ایک بچھیا گوسالہ سے بمراد علاج سیک لائز مین آئی - کیس مذکور کی آنکھ پر ایسی سخت چوٹ لگی تھی کہ آنکھ کا ڈیلا یعنی آئی بال بھی نظر نہین آتا تھا کمترین نے وائٹ لوشن کی بنڈیج لگا دی جو ہمیشہ اس دوائی سے تر رکھا ۶ روز مین بعد انفلامیشن رفع ہونے کے بچھیانے آنکھ کھولی - تمام کانیا سفید نظر آئی - کمترین سلفٹ آف انک لوشن ایک اور ۹۶ کی طاقت کا دس روز تک استعمال کرتا رہا اور کاسٹک لوشن بلوشلون کا بھی تین روز آنکھ مین ڈالا گیا - لیکن اسکی سفیدی اگرچہ دور نہ ہوئی لیکن کسی قدر کٹ گئی بندہ نے انسانی طبابت کا نسخہ یعنی برگد کا دودھ چند قطرے دن مین دودھ ڈالنا شروع کیا - دس یوم مین آنکھ بالکل صاف ہوگئی -

## اوپیسٹی آف کارنیا کیواسطے سٹمولنٹ لوشن کا دیسی بدل

کمترین اِس ٹرینسپورٹ مین جب کبھی اس بیماری کا کیس آتا ہے تو صرف مسٹر ڈائل کی ۴ بوند اسکی آنکھ مین چھوڑ دیتا ہے - آنکھ بالکل چند روز مین صاف ہوجاتی ہے - یہ نسخہ بھی برگد کے دودھ کا ہم پلہ ہے کچھ کم نہین ہے -

## سور کے واسطے جدید دیسی دوائی

فدوی نے عموماً سور کے بہت سے کیسون پر گور بچھہ دیسی دوائی کا استعمال کیا بہت ہی مفید پائی - یہ دوائی بازارون مین کوڑیون کے بھاؤ مل سکتی ہے - اِسکا باریک پوڈر بنا کر استعمال کرنا چاہئے - جس سور پر اس دوائی کا پوڈر لگا ہوا ہو - طاقت نہین کہ مگس بھی پھٹک جاوے - لطف یہ ہے کہ تارپن کے تیل مین

کام دیتی ہے۔ اگر اُس کا اس بیماری کے واسطے بدل سمجھا جاوے تو بجا ہے۔ میگٹس (کیڑی) ہون۔ اس پوڈر کو چھڑک کر پٹی باندھنے سے کل اپنا جی لیکر بھاگتی ہین یا مرجاتی ہین۔

## انسانی دوائی فی نی سی ٹین کا حیوانی تجربہ

انسان مین یہ دوائی ۴۰ مقدار ۵ گرین بخار مین دیجاتی ہے۔ کمترین نے ایک بیل کو جس کا ٹمپریچر ۱۰۵ کا تھا۔ دِی دو روز مین آرام ہوگیا۔ خوراک ۶۰ گرین یا ایک ڈرام سے ۸۰ گرین تک۔

نوٹ۔ اگرچہ کمترین کے تجربہ سے بہت سے عجیب کیس پورانی بیماریون کے گذر چکے ہین۔ لیکن چونکہ باقی بیان مین سے انفرمیشن لینا ضروری ہے۔ لہذا مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون۔ اگر حضور پرنسپل صاحب بہادر اجازت فرمادین گے۔ تو وہ پورانے کیس بھی آیندہ جرنل مین بمراد اندراج پیش کیے جاوینگے جس سے دوسرے ویٹیری نیری اسسٹنٹان کو بہت سا تجربہ حاصل ہوگا۔ تمم بالخیر۔

موہن لعل ویٹیری نیری اسسٹنٹ اسطرح رقم طراز ہی

## ٹرینسپورٹ ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے واسطے عزت کے آثار کی اطلاع

بموجب گورنمنٹ چٹھی نمبر ۴۲۱۰ مورخہ ۲۵۔ اگست ۱۹۰۶ء تمام ٹرینسپورٹ سلوتریان جنکے پاس لاہور ویٹیری نیری کالج کا فسٹ کلاس ڈپلاما ہے۔ آیندہ ٹرینسپورٹ ویٹیری نیری اسسٹنٹان کہلائے جاوینگے۔

۲۔ انکونیٹوئن کمیسنڈ افسر کارینک بجائے فالور کے گورنمنٹ عالیہ کی طرف